

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَوْتٌ

## مرثیہ میرزا دبیر جلد دوم

لے الحمد والمنة کہ ان ایام فرخندہ فرجام نصارت نظام ندرت التیام میں گنجینہ حزن و بکا خزینہ دلسوز  
و جانفروا ذخیرہ ہوش ربا دما تم افزا ذریعہ وصول برکات دنیوی و سیلہ حصول نجات اخروی مشتمل  
حالات پر صعوبات حضرات شہدائے کربلا علیہم التحیۃ و الثناء مصداق ہمالیائی و ہمار یحانتاے  
و الحسن و حسین سید اشباب اہل بحبہ سراپا نظم و نظیر اعمی جلد دوم مرثیہ ہای مرزا دبیر تصنیف لطیف  
نخلبند گلستان سخنوری گل سرسب بوستان برتری شہیرہ امصار و دیار و حیدر صحرائے روزگار فخر  
ہندوستان مستغنی عن الوصف البیان موجد مضامین روشن ضمیر میرزا سلامت علی صاحب مغفول  
المخلص بہ دبیر جنکا کلام جملہ عیوب سے پاک مصداق ورجحی بلاغت کا شہرہ قاف سے تاقاف ہے  
اور تمام زمانہ جن کا و صاف بخوشحالی و صحت تمام بمساعی جمیلہ سنجیدہ کارپردازان

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع نشی نوک شہر واقع لکھنؤ چھپکرا شائع ہوا

۱۹۲۶ء

## اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لئے موجود ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کتاب کو بچا یہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین صلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزانی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہیں ان میں بعض کتب علم فقہ وغیرہ عربی و فارسی مذاہب امامیہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی ہو۔

قیمت	نام کتاب
	<h2 style="text-align: center;">فقہ عربی اہل تشیع</h2>
<p>۶</p> <p>۷</p> <p>۸</p> <p>۹</p>	<p>مختصر النافع۔ اس میں فقہ مذہب امامیہ کے تمام ضروری مسائل کا بیان ہے از علامہ ابو القاسم جعفر ابن اکسن جن کی دیگر علوم و فنون میں بھی بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔</p> <p>تراوالمعا و مترجم۔ معہ فتاویٰ و حجت الاسلام۔ اس کے حاشیہ پر دعائے جوشنیں اور بین السطور میں فارسی ترجمہ درج ہے۔ از علامہ محمد باقر مجلسی اس کی تمام عبارات معرب ہے۔</p> <p>زین المتقین۔ اوراد و ارذکار و احکام و شرع مذہب اثنا عشری میں نہایت معتبر اس میں بہت سے مسائل بطور سوال جواب درج ہیں تمام مسائل فقہیہ آداب نماز و حج وغیرہ کا بیان نہایت واضح طور پر کیا گیا ہے۔</p> <p>مجموعہ دعائے جوشن صغیر و کبیر۔ مع درود طوسی مترجم از خواجہ نصیر الدین طوسی۔</p>
<p>۱۰</p> <p>۱۱</p> <p>۱۲</p> <p>۱۳</p>	<h2 style="text-align: center;">فقہ فارسی اہل تشیع</h2> <p>ترجمہ شرائع الاسلام موسوم بہ جامع الرضوی فقہ اثنا عشری میں یہ کتاب مشہور اور داخل درس ہے جملہ حلال و حرام کے مسائل کا بیان ہے اصل کتاب شیخ ابوقاسم جعفر بن محمد کی تصنیف سے عربی میں تھی مگر چونکہ ہر کوئی اس سے مستفید نہیں ہو سکتا تھا لہذا مولانا عبدالغنی صاحب کشمیری نے اس کو فارسی میں ترجمہ کیا۔</p> <p>جامع عباسی بسبب بابی۔ تمام مسائل فقہ امامیہ کی جامع کتاب ہو۔ حاشیہ پر ترجمہ صلوٰۃ وغیرہ چڑھے ہوئے ہیں صنفہ خاتم المجتہدین شیخ الاسلام مولانا بہار الدین۔</p>



بِعَوْنِ اَبْنِ اَبْنِ وَجْهِ فَضْلِ خَلْقِ زِيَادِ

مُحَرَّرٌ فَوْضَلُ شَيْخِ شَيْخِ دُشَيْنِ جَامِعِ مَسْأَلَتِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمِيدِ تَبَوَّلَ بِهَرِ صَغِيرِ وَكَبِيرِ

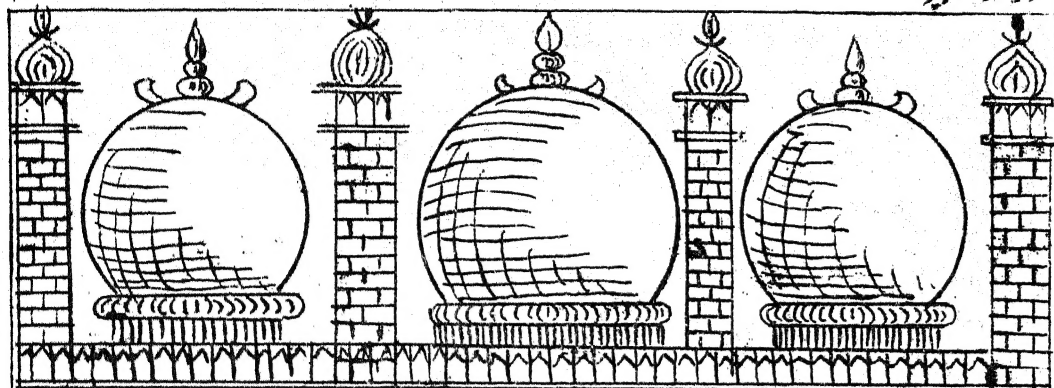


مَشْرِيقِ مِزَانِ



اَزْ كَلَامِ بَلَاءِ سُلْطَانِ اَكْرَمِ دَوْلَةِ اَشَاعِ مَقْصُودِ اَبْنِ كَاهِ قَبْرِ اِسْلَامِ عَلٰی مَنْفَعَةِ خَلْقِ وَكَيْفَرِ اَبْرَارِ

مَطْبَعِ مَشْرِيقِ مِزَانِ كَلْبُورِ كَلْبُورِ كَلْبُورِ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>۴۴</p> <p>کبریا شہدین کی مسکند باد کیون با سیکھتہ پر تو میری میند حقین علی کبر کے کیا کیا انا بن بایہ کا کلا دنگا میں کیوں نہ انا</p>	<p>۴۵</p> <p>مشرقی کا اُس یارین کہ لنگو گھر تہ تیغین کی طرح جاگ لنگو گھر گھر زلفین کھنکھائی پیران کچھ کچھ کبھی کبھی قیدی بھی بنان</p>	<p>۴۶</p> <p>جس روز ختم ہو لادہ عاکا لائی تہ شہد عا شور بھی پیغام کا نزد شہد سببیں پیراں جاکا سمر نام کے مانتہ کلا ایل عاکا</p>
<p>۴۷</p> <p>کیا مہدرن بندہ کے بھی واسطی آئے ہمشکل پیہر کا ہون میں جائے اوئے</p>	<p>۴۸</p> <p>کہ کتو تھے ہاتھ اُسکو وہ مل کدو ہن سے اوسمات بندھینے پر ترے ہاتھ رسن سے</p>	<p>۴۹</p> <p>ہر ایک طرف مشغلہ نوحہ گری تھا فرزندِ ایدہ العرجہ سحری تھا</p>
<p>۵۰</p> <p>دادا نے ڈاکٹر کا اپنا بندھا لیا صدیق نبی کے تو یہ بڑبڑندیاں لیا نفلہ بے زور شہد مری علی بنی پاپا گھر کو میں شہادت کیلئے تاتھ پون لیا</p>	<p>۵۱</p> <p>وہ دلی کہ تو تم تو تھو پون تھان بن بایہ پچھلے بنی بنادو مری شان شہر بے شہد سبب چچ میں عی مرغان کل کچھ پچھلے بھی تو پچھی کاو سامان</p>	<p>۵۲</p> <p>یوں حال شب قتل کا اونچی ہو کھا خانہ جو فریضہ سے عنائے ہو کھا غیمین کے بیبیوں کو یاس ہو کھا اودھ پچھلے کیا پوچھتے ہو کھا</p>
<p>۵۳</p> <p>گردن ہو مری خنجر نولاد کے خاطر سب ظلم اسیری کے ہن سجاو کے خاطر</p>	<p>۵۴</p> <p>بہلا تارقیہ کو میں تھا نوحہ گری میں کھاگی طمانچہ تو مگر سب پدیری میں</p>	<p>۵۵</p> <p>آغوش سہدین میں تو دختر کی جگہ تھی ادر بہلوں میں فاسم واکبر کی جگہ تھی</p>

<p>۴۰ مملکتوں میں بہترین اور سب سے زیادہ محبوب و عزیز بادشاہ کے لیے یہ کچھ نہیں دو بیوی نکاح جال سنا ان کے جسم صنعت کو بھی چھوٹے اور کھالانی</p>	<p>۴۱ تو یہ حشمت کا ہے باز و بیجا اب باختر میں نہ بھولتی کہ کچھ زینب کی اکبر کا تو بندہ سے سوا نہی بھی ہے میں فلاں تو بیجا</p>	<p>۴۲ میں چاکھڑی تان تم نورانی دہ دہی کہ اور تم کو کشتہ نہ بھینا اگرچہ وہ ایک مہینہ کی روز کا پیاسا تو کو غلام اور نہ کچھ دیتے آغا</p>
<p>رو کر کہا یہ پیاس کے ہن سج و قلق میں ارشاد کیا تیسرے فرزند کے حق میں</p>	<p>اب مرتیوان درو کا شاہ مدنی ہے اکبر جو حشمتی ہے تو قاسم حسنی ہے</p>	<p>غلہ جو مرے خیمہ میں ہے آہ جلے گا قائد شکنی کے لیے وہ تم کو ملے گا</p>
<p>۴۳ میرے لیے جو درو بیجا ملک میں کی بیانی بان کیلئے اگر دن کیلئے میں نے کوئی نہ دیا راہ کی رو سے یہ میں سے مریاض چچا کھڑے</p>	<p>۴۴ میں نے کہا اور ناخدا و بیجا جو چھوڑا اسطرح ہے آج کا بیجا میں نے کہا کہ اس کی تو ہی ہو بیجا ان جا بیگی لائے ہے یہ بال</p>	<p>۴۵ یہ کہ تھا تیسرے جو بیجا ملک میں اور بیجا کی بیانی کیلئے حضرت نے کہا اسے کچھ نہیں مظلوموں کے مظلوم غم میں</p>
<p>۴۶ اولاد یہ اپنی تو یہ اکرام و عطا ہے بن باپ کے بیٹے کے لیے دینے کو کیا ہے</p>	<p>۴۷ با مال بدن ایسا ترا ہو گا ستم سے مکڑے ترے لاشے کہ نہیں اٹھنے گم سے</p>	<p>۴۸ لو ملک مامت کی امیری بھی مبارک زند ان بھی بیٹی بھی امیری بھی مبارک</p>
<p>۴۹ میرے بلکہ بیٹے گم سے میرے بیٹے بیجا ملک میں میرے بیٹے بیجا ملک میں میرے بیٹے بیجا ملک میں</p>	<p>۵۰ تو یہ میرے بیٹے کا بادل غم تو یہ میرے بیٹے کی صحبت نہ غم تو یہ میرے بیٹے کی خدمت نہ غم تو یہ میرے بیٹے کی خدمت نہ غم</p>	<p>۵۱ اب تک تو میں تھا قسرت طہار کا شکر میں نے اس پر نہ تھیں قافلہ سالار وہ بولے کہ میں خیر تھا بیجا بیجا آزار مراد ہو گیا اب ت کا آزار</p>
<p>اب خلد کی جاگیر مجھے دیتے ہو عمو یا زور زنجیر مجھے دیتے ہو عمو</p>	<p>زند ان کی آفات ہو اور زور گری ہے بے پردگی و بیسی دور بدری ہے</p>	<p>عہدہ جو مرے واسطے تجویر کیا ہے کچھ آپ نے بیمار سے بھی پوچھ لیا ہے</p>

<p>۱۰۴ اگر دین خدا میں جی طوفی لگا کر باقیوں میں مبارک شمس صلیب اور بارامت سے کہ وہ ہم</p>	<p>۱۰۵ قصہ سے غائب ہو چکے ہیں اس وقت دین میں عباس کیا کرتا ہے جو عباس جس کے خیمہ میں بیٹھ کر</p>	<p>۱۰۶ افکار یہ فہم کے سزا دینا چکنا مرغان و خنزیر کا خون یہ چکنا اور بنو خود کا وہ ہر سمت لکنا افکار کا خیمہ میں بیٹھ کر</p>
<p>حال اپنا یہی گر کے نہ بستر اٹھنے بوجھ اٹھنے بھلا رک تن لاغت اٹھنے</p>	<p>نے پیار ہی فرزند کا نہ سوتے ہیں عباس سرتے کھڑے رو بفلک تے ہیں عباس</p>	<p>کھا آب روان بند جو اس فرج خدا پر لوگوں نے تیم کیا بس خاک شفا پر</p>
<p>۱۰۷ شہنشاہ گاہی نہ صلیب کے نئی شہادت سے صلیب کے اور تیر سال کی شہادت کے</p>	<p>۱۰۸ جو حق سے وصال میں ہیں آئین سلاش میں ہیں اور یہ ہے کہ میں کہہ کر</p>	<p>۱۰۹ اگر نہ اذان کی سزا نہ عبادت میلان میں طالع ہوا خورشید امت اور یہ سون کوڑے لگے پیار</p>
<p>جو نیزہ میں آہن ہی دہی تیر میں آہن جو بیخ میں آہن دہی زنجیر میں آہن</p>	<p>شہ نے کہا فتنہ کہہ کیا کرتے ہیں عباس وہ بولی کہ مرنگی دعا کرتے ہیں عباس</p>	<p>اگر شیر شہادت کی بہتر یہ ہوئی ختم آغاز ہوئی آخر سے اور صفر یہ ہوئی آخر</p>
<p>۱۱۰ کہہ جا چکی ہے کہ کھانہ سے کیا کہہ جا چکی ہے کہ کھانہ سے کیا کہہ جا چکی ہے کہ کھانہ سے کیا</p>	<p>۱۱۱ شرف کی طرف دھونڈا صلیب کے کہہ جا چکی ہے کہ کھانہ سے کیا کہہ جا چکی ہے کہ کھانہ سے کیا</p>	<p>۱۱۲ دان و فتنہ سے تصدیق ہو چکی ہے بان لیت کا فتنہ نہ پڑ کر نظر آیا دان کاٹ کے عباس کی کھانہ سے کیا</p>
<p>کہتے ہیں کہ سر نذر شہنشاہ احم ہے اک عہد ہی اب قوی ہے اور ایک قسم ہے</p>	<p>میدان میں کھار علم کھولی ہے ہیں لو صبح ہوئی مرغ سحر بولی رہے ہیں</p>	<p>نہ بھوک سے نہ پیاس سے نہ ظلم و ستم سے آخر ہوئے شہ اکبر و عباس کے ظلم سے</p>



<p>۴۵ دن خلتا تھا اور عین کھنکھاتی تھی پیارے کے اچھے اچھے دھڑکے لشکر کو جو کچھ تو ہر اک سر کا خبر لاٹون پر نثر کی تو جگہ کیا لکھا</p>	<p>۴۶ فرمان کے منہ سے نہ رہا فرمان کے منہ سے نہ رہا فرمان کے منہ سے نہ رہا فرمان کے منہ سے نہ رہا</p>	<p>۴۷ مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر</p>
<p>۴۸ سہ پونچھتے تھے خون ہر اک زخم بدن سے گہ غش میں لہو لالتے تھے اپنے دہن سے</p>	<p>۴۹ مشمیوں کی عرض جو حکم شدہ دین ہو اک ضرب میں یہ فوج نہ گردون نہ زمین ہو</p>	<p>۵۰ بس اڑ چکا اب میرے نواسے کو بٹالے مظلوم کو مجروح کو پیاسے کو بٹالے</p>
<p>۵۱ مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر</p>	<p>۵۲ قہقہہ پر چڑھے شاہ گنہگار تھا نظر الہام کا وہ عاشق باری ناگاہ صدارتی جی جی میں</p>	<p>۵۳ جلالیت وہ تھی شاہ کرب و دیاری بس نانا کی منت پر دم کھجانی میں کچھ چکی تیکہ کیس کی رانی</p>
<p>۵۴ وہ کہتی تھی اللہ نہ لیجائے وطن میں ہمشیر کو پہلو ہو نصیب آپکارن میں</p>	<p>۵۵ کہا زور پر شہر کا دکھلاوے گہب کو لو کھنچ لو شمیر کو منظور ہو رب کو</p>	<p>۵۶ ہر چند بہادر مرے بابا بھی بڑے تھے پیاسے کبھی چو بیٹی بہرے نہ لڑتے تھے</p>
<p>۵۷ مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر</p>	<p>۵۸ مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر</p>	<p>۵۹ مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر مرثیہ مرزا دہر</p>
<p>۶۰ اک جنگ شہ کرب بھائی مہنین دیکھی مظلومی تری دیکھی لڑائی مہنین دیکھی</p>	<p>۶۱ گو تیغ بھی شعلہ تھی مگر آب بھی کیا تھی کیا معجزہ تھا آتش و آب ایک ہی تھی</p>	<p>۶۲ لڑنے سے قہا ہت ہوئی فی الفور زیادہ زخمی جو ہوئے پیاس ہوئی اور زیادہ</p>

<p>۴۳ کچھ بونو نادی میاں تیں تھیں بہودہ کافر دھرمین تیں پیر بہویشک ہوا اپنیس سے شہر کا حلقہ ہر لگ لگائی تالو سے زبان پیر</p>	<p>۴۴ کھانچا کہدھاناہ پش سنگھڑی اگر نہ تیں پشاور خون جاری ظاہر کریم کی علامت ہوئی ساری بہویشک پیر پیر اور خالق پیر</p>	<p>۴۵ ہر تیں بے عمل لے لیس صاحب تہ اگر تیں تیں خالص شہر اب اور پش پش تیں ہوا لگ لگائی پیر پیر پیر پیر پیر پیر</p>
<p>جہنشی ہی نہ تھی نطق امانم دو بہان کو طاقت یہ کہان پیرین جو ہو تہ پیران کو</p>	<p>خالق سے خدا یہ تھانہ حق اس کہدھانا پر فرق ہی تھا کہ یہ بندہ وہ خدا تھا</p>	<p>کیا رتبہ ہے یہ بخشش اترت کی طلب کا جو کچھ مری قدرت میں ہوا لگ لگائی</p>
<p>۴۶ تالو سے زبان پیر پیر تالو سے زبان پیر پیر تالو سے زبان پیر پیر تالو سے زبان پیر پیر</p>	<p>۴۷ اس تہ تہ فضل آلی کا تہ نہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ نہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ نہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۴۸ مناں ہوا کچھ تہ تہ تہ تہ مناں ہوا کچھ تہ تہ تہ تہ مناں ہوا کچھ تہ تہ تہ تہ مناں ہوا کچھ تہ تہ تہ تہ</p>
<p>غل تھا کہ بڑی پیاس ہو شاہ شہد کو شہریر زبان سوکھی دکھا تہ تہ خدا کو</p>	<p>خالق کے سوا دھیان کسی کا نہ رہا تھا فرزند پیر ہر تہ تہ تہ تہ خدا تھا</p>	<p>پیکانے لگے قطرے پر وبال سورن میں شاید کہ کوئی بوند گرستہ کہدھان میں</p>
<p>۴۹ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۵۰ کھانا تھا بھائی تہ تہ تہ تہ کھانا تھا بھائی تہ تہ تہ تہ کھانا تھا بھائی تہ تہ تہ تہ کھانا تھا بھائی تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۵۱ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ ہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>
<p>کچھ اور جو ہر تہ تہ تہ تہ بہر تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>بیو اسطہ قربان خدا ہوتا ہی نہیں اور تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>جز زخم غدا اب مری دنیا میں نہیں پانی مری خاطر کسی دریا میں نہیں</p>

<p>۴۴ اور خاک و گندہ و حلاوت و کثرت جلالتی زین کے پائے کی ہے یہ ہے شہادت یہ جو ہیں</p>	<p>۴۵ مظلوم نے آہستہ غلام کیا داغ و زنا بین زمر کا یہ جلا آخر خجہ گم گونج اسد جلا ناامرا بابا مرثیت آیا</p>	<p>۴۶ مولائے دو عالم کا سخن غنیمت وان فاطمہ کا آنا ادھر کا آنا زہرا کا قہقہہ کہ کچھ سے گلانا اور عمر کا وہ خلق جو خیر کو چلانا</p>
<p>۴۷ اس طرح تربیت و محمد کا خلف تھا کہ وہی جانب تھا کبھی یائین طرف تھا</p>	<p>۴۸ غش و اہنی جانب کے پہلو میں بنی ہن اور باین طرف خاک پہ بیہوش علی ہن</p>	<p>۴۹ اسوقت دو عاشق ملے مولا کی گلے سے خیر بھی ملا مان بھی ملی آگے گلے سے</p>
<p>۵۰ شکستہ غریب گھڑی تھرا مولا کے شہید بنسا اور یہ لولا متم صابر بنا کر خیر بہت سے شہدا بھڑوٹا اب کیا ہو رہا ہے کیا</p>	<p>۵۱ ناامرا جس وقت کچھ پیش کیا پلٹے کو لڑا سے ہی رہا تو جو رہا تو یابا بھی جس غش کی فاقہ جو رہا تو مظلوم حسین آدم کی کھڑی رہا تو</p>	<p>۵۲ زہرا نے نبی سے کہا اُمّیت کیا گوئی میں تو میری محبت کی جگہ کہ شہید بن گیا لیکن میں بن گیا کہ حکم و آرا کیا بے سیرا</p>
<p>۵۳ زینے پرین ہوں نہ تہ تیغ کلا ہے بتاب ابھی سے پسر شیر خدا ہے</p>	<p>۵۴ اس سمت پلٹا ہوں پیر کے گلے سے جانا ہوں آدھرنے کو حیدر کے گلے سے</p>	<p>۵۵ ماحقہ پہلوں خون حسین ابن علی کا اب عرض ہلا دون میں جناب احمدی</p>
<p>۵۶ میں نے کہا کہ اب یہ شہید ہے یار کیا تھا سا سبک دینے کے لیے بالاں تھجا ہوا اب یہ شہید ہے مفتاد و دون شہید ہے</p>	<p>۵۷ یہ ہے جانے تو زخمی زینت لافا یہ ہے کہ یہ شہید زینت ہے یہ ہے جو سبب شہید بننے کے ہے ان جی مری آئی ہیں جو زینت ہے</p>	<p>۵۸ میں نے کہا کہ اب یہ شہید ہے لے لے لے درد و سیدہ مری و دختر لے</p>
<p>۵۹ الزام شجاؤ نکاحی اسد شہ دین پر حیدر کے پسر ہو کر تہ تیغ ہو زمین پر</p>	<p>۶۰ ہٹ جا تجھے تعزیر ندب بٹی نی کی تحم انا کہ دیدن میں قسم روح علی کی</p>	<p>۶۱ زہرا نے ملاخون پسر کا جو جین پر بس ماتم شیر ہو عرض برین پر</p>

۱۰۴

آقا کو دیر ایسے عداوت سے بدستور  
کیا تیرا عجز نامانی میں اسے تو فہم نہ  
ہے خیرشیں عالم تو نامی دربان اہم دور  
اب واسطہ خاک شقائق سے دعا کہ  
بہجوس شفا سارے مرثیہ کو عطا کہ

۱۰۵

جب فضل ابو تراب ہو جاتا ہے  
نزا کا لگ کر شہزاد ہو جاتا ہے  
جلتا ہی جو شب کو قبر حیدر ہو جاتا ہے  
وہ صبح کو آفتاب ہو جاتا ہے

۱۰۶

اگر شان نجف نہ مرثیہ انور ٹھہرا  
میران میں یہ بھاری وہ کیتر ٹھہرا  
اس پید میں تھا نجف اور اس پید میں  
بہجونا وہ فلک پید یہ زمین پید ٹھہرا



<p>۴۸ میں نے اپنے دل سے کیا عباتیں نامور توئی کہ حسین کی حالت ہو جیو اکبر سے بھی گائیو لگا نینہ کارگر سبیل کی طرح شمع سے نینہ لگا پیر</p>	<p>۴۹ میں نے اپنے دل سے کیا عباتیں نامور توئی کہ حسین کی حالت ہو جیو اکبر سے بھی گائیو لگا نینہ کارگر سبیل کی طرح شمع سے نینہ لگا پیر</p>	<p>۵۰ میں نے اپنے دل سے کیا عباتیں نامور توئی کہ حسین کی حالت ہو جیو اکبر سے بھی گائیو لگا نینہ کارگر سبیل کی طرح شمع سے نینہ لگا پیر</p>
<p>رہنے مسافر کے عیان حق کا نور تھا نزدیک تھا بہشت وطن آن سو دور تھا</p>	<p>باناو پکاری خیمہ سے مولایہ کیسا ہوا شہر بے حق کی راہ میں اکبر فدا ہوا</p>	<p>بھر سنگ صبر رکھ کر دل پاش پاش ہوا اکبر کا ہاتھ رکھتے تھے اصفہر کی لاش ہوا</p>
<p>۵۱ میں نے اپنے دل سے کیا عباتیں نامور توئی کہ حسین کی حالت ہو جیو اکبر سے بھی گائیو لگا نینہ کارگر سبیل کی طرح شمع سے نینہ لگا پیر</p>	<p>۵۲ وہ ایک تفتہ اور وہ حرارت پختاب وہ نصف روز اور وہ کرنی بے حساب تھی آفت و بلا و بولین بولیاں</p>	<p>۵۳ وہ ایک تفتہ اور وہ حرارت پختاب وہ نصف روز اور وہ کرنی بے حساب تھی آفت و بلا و بولین بولیاں</p>
<p>مازون سے پرورش چو کیا تھا الم نے عباس ٹھو سہر کی طرح شہ کے سامنے</p>	<p>کیا درو تھا جگہ میں شہ تشہ کام کے کرتے تھے آہ بھی تو کلیجہ کو حقام کے</p>	<p>سبقت جو آب کر گئے مر نہیں بھائی سے کیا بھائی ہم جینے تھاری جدائی سے</p>
<p>۵۴ میں نے اپنے دل سے کیا عباتیں نامور توئی کہ حسین کی حالت ہو جیو اکبر سے بھی گائیو لگا نینہ کارگر سبیل کی طرح شمع سے نینہ لگا پیر</p>	<p>۵۵ میں نے اپنے دل سے کیا عباتیں نامور توئی کہ حسین کی حالت ہو جیو اکبر سے بھی گائیو لگا نینہ کارگر سبیل کی طرح شمع سے نینہ لگا پیر</p>	<p>۵۶ میں نے اپنے دل سے کیا عباتیں نامور توئی کہ حسین کی حالت ہو جیو اکبر سے بھی گائیو لگا نینہ کارگر سبیل کی طرح شمع سے نینہ لگا پیر</p>
<p>آئی تھی آفرین کی صدا کا کنا سے زہرا بلا میں لے رہی تھی دنوں ہاتھ سے</p>	<p>آئے تھی اس سفر میں مہینہ آغوش کو جاتے نہیں ہو فاطمہ صغیر کو لینے کو</p>	<p>اب کر بلا ہان سے آہی قریب ہو فرزند فاطمہ کی زیارت نصیب ہو</p>

<p>۱۰۱ چون کہ خندون بود و ششیا بولا جاسے سائے اینا یو کل نام شاید و اضیحا یو کر تا جو یہ کلام لے بچا جس یو یو فوج اور نام</p>	<p>۱۰۲ یار و معصاری فوج کا دیکھ کر بوسے عدو و حقیقا یو کیسی دیکھ کر مزاراں کو دیکھ کر ایک سے دیکھ کر</p>	<p>۱۰۳ آپا بھائیوں کے بلات و فوج کرنے کی فوج آکر بھائیوں کے بلات</p>
<p>اور سر بلند نہ رہے جو یہ خنام بہن انہیں پرید کے مشقی تمام بہن</p>	<p>پہلے یہ کہہ مراد ہے کیا اس کلام سے فرمان کچھ پرید کا لایا ہے شام سے</p>	<p>اقبال ہو زیادہ شہر مشرقین کا لشکر تو فضل حق سے بڑا حسین کا</p>
<p>۱۰۴ رہا تو وہ خند و ششیا اکبر کا بار بار تو کیلے یہاں نام دست ہوئی تو قتل کیا اس کو ششیا</p>	<p>۱۰۵ کیا ہوئی پرید کی اس فوج کی خبر بھجوا کر ان سے دیکھ کر کیا فوج دشمن کو سب پرید کے ار پچھ کر اپنی کو ایک سوا سوا بھجوا کر</p>	<p>۱۰۶ پہنچا تو وہ خند و ششیا دشمن کو سب پرید کے ار پچھ کر اپنی کو ایک سوا سوا بھجوا کر</p>
<p>عباس نامور کی جو فوج کو تلاش ہے بے گورہ پڑی ہوئی دریا پالاش ہے</p>	<p>بکیس ہے وہ غریبے اور تشنہ کام ہے ہر جاوہ بھی قتل تو قہہ تام ہے</p>	<p>ہو چکا میں کب ہوں ان کے راہ فراد پر جب یاں چہرے ہیں سبط پیغمبر ہمارے</p>
<p>۱۰۷ شکر کیا خان شہ کا ہے بچا سردار تو قتل کیا اس کو ششیا سادات تو قتل کیا اس کو ششیا</p>	<p>۱۰۸ شکر کیا خان شہ کا ہے بچا سردار تو قتل کیا اس کو ششیا سادات تو قتل کیا اس کو ششیا</p>	<p>۱۰۹ شکر کیا خان شہ کا ہے بچا سردار تو قتل کیا اس کو ششیا سادات تو قتل کیا اس کو ششیا</p>
<p>جھوڑا نہ ہے کوئی شہر مشرقین کا مارا ہوا چھ مینے کا بچہ حسین کا</p>	<p>کس جا جوس سید عالم مقام ہے اور کس طرف کو خیمہ دربار عام ہے</p>	<p>دو چار روز گریبان میل مقام ہو اغلب ہے دان مدینہ من صغیر امام ہو</p>



<p>مضنون جو عابد بجا نہ پڑھا قاسم کی ان کا حال غیب کی کیا رکڑ نیال فاطمہ صغرا بن گیا نہ بدوین بن ہو پختون بن گیا</p>	<p>عابد کو جو جا کے عیدان میں بیٹھا کمر کو کھینچ کر کبیرا کیا پڑھنے لگا صغرا کو کبیرا کیا اک ایک کو کو تنہا کھا کھا کھا کھا</p>	<p>نہ سنے صغریٰ صغرا کا حکم بیل صغریٰ کو کیا آئے از دام نہ بیٹے کی عیون کی آواز نہ کلام نہ کو پڑھو کہ عیدان میں نام</p>
<p>قاسم تو بے کفن سیڑا قتل گاہ میں بھیو گی اور نہ بھیو گی تم کس کے یہاں</p>	<p>بابا سے مخفی یہ عرض بہن کب بلاؤ گے اکبر کو تھا پیام کہ لینے کب آؤ گے</p>	<p>کیا جائے فلک بہن اب کیا دکھائیگا صغرا سے ہم ملین کہ خدا جب ملائیگا</p>
<p>اس گفتگو اور قیامت ہوئی کیا حضرت نے نامہ اتھری جا کب لکھ لیا بادت رو کھولے لاکھ کس کی تلبا زندہ تو جو رہن نفاذ سے اسے خلا</p>	<p>عجائب کو کیا تھا یہ بجا نہ پڑھا تعم کج کو چاہئے ہوا سی کی تھیں ہم کوئی نہ کچھ بہن نہایت نہ ہم جلدی آنا لاؤ کہ جان لب لب ہم</p>	<p>نہ سنے صغریٰ صغرا کا حکم بیل صغریٰ کو کیا آئے از دام نہ بیٹے کی عیون کی آواز نہ کلام نہ کو پڑھو کہ عیدان میں نام</p>
<p>لو الوداع پھر کے نہ اب نہ آؤ لگا اکبر کی لاش کو خط صغرا سناؤ لگا</p>	<p>مشکل کشائی کرتے تھے عید جہان کی جان بخشی آپ کچھ اس ناتوان کی</p>	<p>بینا کی خط کے پڑھنے کی اب مطلقاً نہیں اکبر کے غم سے نور عبارت رہا نہیں</p>
<p>چھو کا غنود واد تھو کو طلب کیا کاغذ لیا جو ہاتھ میں تو کس نے پڑھا نفس نے لاسے پاس قلمدان کھلایا زنجیر تھیں تکی چکیاں خون پڑھا</p>	<p>قاسم کو یہ لکھا تھا لڑائی نہ پڑھا تعم ہی سفر میں بھول گئے کجا جانی خاک کیا مصافقہ اب آؤ ہم کو جان بلوئی سے جاہ میں بد لائیں کجا</p>	<p>دعویٰ بیکاری نہ پڑھا جانی نہیں خط بھی کس طرح سے پڑھا جانی نہیں نہ سنے کما کہ دیکھو تو آؤ خاموش غش میں یہ آکر تھیں بن پڑھا</p>
<p>صغرا کو نامہ لکھتے تھے اس اوداسے گر گر پڑا قلم تہ بیکس کے ہات سے</p>	<p>ڈالوئی آجیل اور نہ مٹھدی لگاؤ لگی بھینا مختارے پیراہین میں بھی آؤ لگی</p>	<p>اکبر گمان جو خواہر شید کا خط پڑھے عابد کو لاؤ وہیری صغرا کا خط پڑھے</p>



<p>۴۱۱</p> <p>الغاب خورشید کیجا بادل و شمع اینا اثری وصل پیر قلم سے کیا چھو کو دنیا حال کھوئی حال نہ صبر تھو کہ بے پیر یون مگر</p>	<p>۴۱۲</p> <p>ارٹا دشاہ کے کو ترو دان ہوا پودا زمین تھی ماتم شمشیر کی صلہ صغیر کا نامہ صغیر تھا و صغیر کی نظر اس مخبر کیو کچھ کی رنگل کا کار کیا</p>	<p>۴۱۳</p> <p>قاصد نے ارض کی اطلال تھانے بعد از آمد آکا تھا ہوا بھینا ترانہ کی سب زیادہ تو بجایاں جو کھیلے آتی بن کے</p>
<p>دوسرے تین رہیں یہ شد کم سپاہ کی اک تیرے دیکھو کی اک اکبر کی بیاہ کی</p>	<p>سب دواع پھر وہ شیر و وہان ہوا ہو کر دواع قاصد صغیر ار دان ہوا</p>	<p>واللہ کھیل میں نہیں مشغول تھی ہون تیرے بیان کرتی ہون میں ادھرتی ہون</p>
<p>۴۱۴</p> <p>اگرچہ اگلے بیان تھیں پانچا قلم اگرچہ کبھی کبھی نہیں کرتے قلم اس حرف پر نام کیا تب خطیم لے پڑا وقت و جگہ کی یاد دہن</p>	<p>۴۱۵</p> <p>اس قسم کہ سکینہ دل شاہ فاعل لوٹری کی اپنی لوٹری کر کچھ پھیر قاصد سے چلے پوچھو کچھ پوچھو انجانی کے ذرا قیاس و پوچھو</p>	<p>۴۱۶</p> <p>قاصد نے پھر شیخ کو کہا سو کچھ مولا اب ایک بات کا ہون میں دین نظر جاؤنگا با پیادہ دین میں دین نظر اس تیرے سکینہ کی یاد دہن</p>
<p>پانی کو منع میں نہیں کرتا ہون چھو جب چھو تو پیاس مری یاد دہن</p>	<p>لشکین دل نہو کی کسی کے بیان سے جب تک نہ پوچھو تو کئی میں اپنی زبان سے</p>	<p>اعدا بنی کی آل کو دور در پھر نہیں گے کم عمر سے یہ ظلم اٹھائے نہ جانے گے</p>
<p>۴۱۷</p> <p>مرزا نے کو دنیا نامہ سب کیجا باز صاف نامہ سب کیجا تو کیسی کئی نامہ سب کیجا</p>	<p>۴۱۸</p> <p>اگرچہ میں سکینہ کو شمشاد تھا کیا اور سر سے ایک اپنی طرحی تھا کیا قاصد کے پاس لاکر یہ بوسے شمشاد تو کیسی کئی نامہ سب کیجا</p>	<p>۴۱۹</p> <p>لشکینے کہا میں دو نہیں جو دوا پیر جو غرض خدائے کبھی میں ہوا سر باز صاف میں میں اس کا کا کا کا کا رجا کے میرے اس کے لئے نہ زبان سے</p>
<p>پہونچا خط مدینہ میں کار تو اب ہے صغیر کے نامہ بر سے تو پھر کو جاب ہے</p>	<p>یہ لاڈلی سکینہ مری اشک بار ہے صغیر کا نام لیتی ہے اور بقرار ہے</p>	<p>قاصد دھن میں تو جو اسے لیکے جا رہا یاں شمر کے تھائے بھلاؤں کھا رہا</p>

<p>۴۴۴</p> <p>اور اس کے منہ پر ملدی شیون کی طرح خاک سوئیلا کے فقہ کو با جان درد ناک قاصد کو کیجے لاشون پر آئے الامریک</p>	
<p>۴۴۵</p> <p>دو کر کہا کہ گھر میں تو وہ شورشین ہے قاصد بیان یہ حال سپاہ حسین ہے</p>	
<p>۴۴۶</p> <p>پس اس کے رکتھڑانے گئے شاہ مجرب خط کو قریب زخم رکھا انکی لاش پر ہر کمپون پر پوسد کے کمالے جوان پر</p>	
<p>۴۴۷</p> <p>کیا سو رہے ہو خواب جوانی کو کم کرد اکھو جواب عرضی صف رشاد تم کرد</p>	
<p>۴۴۸</p> <p>خاف مری مدد سے کیوں خاطر شریف کے نہ سے غدر دیکھے یہ مطبوعہ لطیف بے ناتوان غلام ترا اف فلک مرغیب</p>	
<p>۴۴۹</p> <p>فسر باد یا حسین کہ اب اضطرار ہے امداد یا حسین کہ غم ہیشما رہے</p>	

<p>۴۸ میان کوا و عابد و سلطان میان کونین و آفتاب میان یک کوا و آواز کوا میان یک کوا و آواز کوا</p>	<p>۴۹ میان کوا و آواز کوا میان کوا و آواز کوا میان کوا و آواز کوا میان کوا و آواز کوا</p>	<p>۵۰ میان کوا و آواز کوا میان کوا و آواز کوا میان کوا و آواز کوا میان کوا و آواز کوا</p>
<p>کیا با تو شیرین کی شیرین کو لا چھی دل آئینہ تصدی تھا تو جان آئینہ امی</p>	<p>و اللہ بدو پی بھی مجھے نیک نظر ہے دو آنکھیں ہیں برسب پر میری ایک نظر ہے</p>	<p>بھجواؤں جو سوغات نہ رکھو میری شکل میں پکاروں تو نہ رکھو میری</p>
<p>۵۱ ان کی شہین کی شہین کیا شہین کی شہین آرستہ بالوں کی شہین آرستہ بالوں کی شہین</p>	<p>۵۲ شہین کی شہین کی شہین شہین کی شہین کی شہین شہین کی شہین کی شہین شہین کی شہین کی شہین</p>	<p>۵۳ شہین کی شہین کی شہین شہین کی شہین کی شہین شہین کی شہین کی شہین شہین کی شہین کی شہین</p>
<p>سجاک میں تم فاطمہ کی نور بر ہو ہے عین خوشی میری جو منظور نظر ہو</p>	<p>شیرین کوئی چیز آئے اب سے نہ لگی اک روز وہ ہو گا کہ یہ چادر کھینچ لی</p>	<p>عابدی عجب طرح جدا ہوتی ملتی شیرین یان رونے تو سجاد ہاں دلی تھی شیرین</p>
<p>۵۴ شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین</p>	<p>۵۵ شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین</p>	<p>۵۶ شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین شیرین کی شہین کی شہین</p>
<p>مطلب تو یہ خوشنودی شاہ و جہان ہے بخشا دل و جان اس بخشا دل و جہان ہے</p>	<p>فطرس کا شرف آج مجھے حق دیا ہے شہزادہ جبریل نے آزاد کیا ہے</p>	<p>دنیا کا مجھے سب قسم و جاہ ہوا کبر اور سوئے سہریے لڑا بیاہ ہوا کبر</p>

<p>۴۱ ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد</p>	<p>۴۲ ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد</p>	<p>۴۳ ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد ایسا غرض ہے شیریں کی تم کو فریاد</p>
<p>دو وزن سے عیان قدرت رسانی ہے بس نام خدا ایک بنی ایک علی ہے</p>	<p>پیا سائی دیکھا ترے گھر آویگا پتھر پیا سائی ترے گھر سے چلا جاوے گا پتھر</p>	<p>باقی کی ہوا آئی یہ مظلوم ازل سے تقدیر میں اکبر کی فقط جرحی کابل سے</p>
<p>۴۴ کے بیان کرتی تھی وہ عاشق مولا مرے آئین کو در شمع کرتی</p>	<p>۴۵ دہلی بھلا جاوے گا بنی ایک ظفر سے نہ کھائے گا بنی ایک</p>	<p>۴۶ تو شہنشاہ کی محبت میں تو شہنشاہ کی محبت میں</p>
<p>وہ کہتا تھا تو انکی میں ان کا یہ گھر انکا تقدیر یہ کسے تھی کہ آویگا سر اسکا</p>	<p>کچھ یہ دعا چین طعم سے ہمیں بھی آزاد خدا کرے جہنم سے ہمیں بھی</p>	<p>یا شاہ میں صدقے میں خدا پھر ملو گے اس طرح جو رہتے ہو تو کیا پھر ملو گے</p>
<p>۴۷ دن چھٹا تھا مولا کو جو شہر نہ کہتی تھی شمع سے یہ عاشق</p>	<p>۴۸ بے خبر یہ شام کے تھا مسکن میں بے خبر یہ شام کے تھا مسکن میں</p>	<p>۴۹ اب دوسرے قصیدے بنائے اب دوسرے قصیدے بنائے</p>
<p>کستاری بول بیگے مولا مرے گھر میں یا ماہ صفر میں دیا ماہ صفر میں</p>	<p>ویدار ہمیں سر کا ملا دین خدا کا روشن کیا شیریں نے گھر اس میں خدا کا</p>	<p>میراث بنی پالی ہی فرزند علی سے فطرت کی ضیانت تو نہ رو کی تھی بنی سے</p>



<p>۴۱ شیرین کو عجب گفت سلطان بھی میرزا کا کہہ مشتاق قدم بھی نکھائی کو صورت بادو بھی پہلی صفت قبلہ نما سوے حرم بھی</p>	<p>۴۲ تقدیر بان دیدار آقا کھجانی شیرین بیان در پیرانی کھجانی گم گئے کھجانی کے نیچے آرائی گم گئے آقا جاب کے منہ لہرائی</p>	<p>۴۳ اگر زخماں سے تفصیل پائی پانچ کی نیت کو دھونے میں پائی مسلم کوئی حضرت خلیفہ کا جانی مسلم کوئی دن پائی کی ایک ذیلی</p>
<p>غش کرتی تھی اقرار امام و جہان پر اسکی نہ خبر تھی کہ سر آبیگا سنان پر</p>	<p>دنیا میں میں ہوں اور میں دنیا کی خبر لوگوں کو تھیں کچھ دلبر زہرا کی خبر ہے</p>	<p>کی آب دم تیغ نے نہانی مسلم غزوة کو ہوئی کوئے میں قربانی مسلم</p>
<p>۴۴ وہ بھی پسلاؤں کو کر کے آنا اور شام کو دروازہ پر دے چکا جانا گو صبح کو لا کیلئے فرشتے بچھانا اور شام کے نزدیک بصدیاں بچھانا</p>	<p>۴۵ کیا کی جو نہ اس نے خبر سب کچھ پہلی چھپے ہوئی تارک زلزلہ مخطر کھجانی کیا کھجانی آبا بستر پہلی چھپے فرشتے درون بستر</p>	<p>۴۶ گزارا کچھ ایسی کھجانی کیا کھجانی چاند حرم کا کلب کیا کھجانی چاند حرم کا کلب کیا کھجانی چاند حرم کا کلب</p>
<p>۴۷ شہ کیلیے تیار کھی کرتی غنڈا کو مولا جو نہ آئے تو کھلا دیتی گدا کو</p>	<p>اندیشوں نے یہ حال کو تبدیل کیا تھا پوشاک بدن بھی عرض چھوڑ دیا تھا</p>	<p>شہروں سے مسلح باندھ ہو آتی ہن فوجیں کوئی کو شہن روز چلی جاتی ہن فوجیں</p>
<p>۴۸ کاغذ ہوا شاہ سے برگشتہ زانا جابر کیا فرزند شیش کا ستانا مسلم کا مذہب سے ہوا کہ نہ میں آنا میرزا کو کہہ شاہ بھی شیش زانا</p>	<p>۴۹ سہا سناں کھجانی بنایا کی حال پوشاک جو تھی تو کھجانی ہو بی حال پہلی چھپے کھجانی نظر آتا ہی سال دریافت کھجانی کو نہیں ہوا ہر حال</p>	<p>۵۰ سب لشکر کی جو شیش کا ستانا جابر کیا فرزند شیش کا ستانا مسلم کا مذہب سے ہوا کہ نہ میں آنا میرزا کو کہہ شاہ بھی شیش زانا</p>
<p>۵۱ وان پہلے بنی قبر سے اور شاہ وطن سے یان روح نکلتی لگی شیرین کے بدن سے</p>	<p>۵۲ پوشاک کی کچھ خبر کو خبر ہو نہ روا کی اندیشوں اب خبر کرے آل عبا کی</p>	<p>۵۳ لے لشکر کو کہد کہ دل میرا حزن ہی یہ جنگ حسین ابن علی سے تو نہیں ہی</p>

۴۶  
وہ بوسے کہ معلوم نہیں نام  
مختے میں کہید کا کلا کا شاہو کا  
ہیں چند سانس نغین عم را  
دین کیا شیریں کو در ہست و در

۴۷  
وہ یابین و اسوقت قیامت  
اور ظالموں کی تھوہین غیبی  
آتش کے تلے سید مجتبیٰ  
باقی کی تھوہین غیبی

۴۸  
تکسا سا شاہو شیریں  
کھچا کھچا کھچا کھچا  
عالم میں یو بانی وہ نمناہ وہ

۴۹  
یہ فوج تم قتل کو سید کی جلی ہے  
سید تو زما نہیں حسین ابن علی ہے

۵۰  
وان مہر گن میں تھا غم شاہ زمین  
یاں طوق سو خورشید قیامت تھا گن میں

۵۱  
یہ قمر جو زائل ہوا مولا کا کرم ہے  
دنیا میں ابھی مالک دنیا کا قدم ہے

۵۲  
شیریں پر بدلوئی از شیریں  
خانہ کو قتل میں بھر گھر ارباب  
تا طوطی یاد کو سے نغمہ شاہ  
اور عصر کے ہنگام چھوٹا

۵۳  
وہ یابین ہی جا کھڑا کھچا  
بک بک کی شہادت پر میرا کھچا  
شیریں چھوڑ کر گیا چھوڑ کر  
نہر سے کھچا چھوڑ کر

۵۴  
چوٹ کے تلے ہوئی شیریں  
اب کھچے پتہ یابین چھوڑ کر  
جس کے کھچے باطل و ملامت  
اس کا کو تاؤں پہ سبیل مصیبت

۵۵  
یاں سر ہوا گردن سے جدا سبط نبی کا  
وان لئے لگا خیمہ حسین ابن علی کا

۵۶  
تو نے بھی سنا شور جو بالاسے ہوا ہے  
تا عرش برین ہا حسینا کی صدا ہے

۵۷  
سجاد شتر یان بنے آل عبا کے  
نیزوں پہ رکھے ظالموں نے شہدا کے

۵۸  
لکھا جو سب عالم دن ہو اسم  
یا عالم بالائے و بالا تو اسم  
پوشیدہ کہ گن میں ہوا نبی عظیم  
بن در ہست و در وہ کے لئے

۵۹  
اس وقت پندون کی تباہی ہو کر  
حوالہ جان دیکھو سیاہی ہو کر  
عزت کی ہے جا فر گئی ہو کر  
ہوئی جو زمین خشک ہو کر

۶۰  
مرزا شاہ نہ پڑا چو بانی  
تیرے سب کو خف کر کے یہ تقریب تباہی  
خاق کو تو سر نہ کیے دغا خے دکھائی  
وہ بدین شیریں ہے جو کھو عدو دکھائی

۶۱  
آکر جو علی بیٹے کے لائے سے ملے تھے  
اس صدر سے چون طبع اکبار تھے

۶۲  
یا فاطمہ کا لاڈلا مقبول ہوا ہے  
یا حج کوئی بندہ مقبول ہوا ہے

۶۳  
یا شاہ نجف دیکھو تو کیا کرتا ہے شہر  
وہ مدد کو اک سر سے وفا کرتا ہے شہر

<p>۴۳ زیر کی صدائے کہ شیر کی جاو عند یقیون بن دو دود و تری جاو آواز جی آئی تے تانید غدا ہے بین خیر جوارق ہون غدا نور ہے</p>	<p>۴۴ شور سے دم صبح دھڑا کلک مٹی کی جاو سے تانید و دود پید جوارق مرا تان افندے جا آؤدہ شب کو بین کجا کلج جی تھو جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۴۵ بان سے تانید و دود پید جوارق مرا تان منزل سے صبح دھڑا کلک مٹی کی جاو ہنگام ذوال ایک ملک جی جی جی جی لکھن میں جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۴۶ نیکین مراد عدہ بھی وفا جیو شیر آمت کو قیامت میں بجایو جیو شیر دیکھا ہر اکھی محرابین شیر پریم بھی بہت تھو اٹھیں صدمے جی جی</p>	<p>۴۷ دیکھا ہر اکھی محرابین شیر پریم بھی بہت تھو اٹھیں صدمے جی جی دیکھا تونہ اکبر نہ حسین ابن علی ہے اک نیز سے یہ لکھن سر مشعل جی جی</p>	<p>۴۸ دیکھا تونہ اکبر نہ حسین ابن علی ہے اک نیز سے یہ لکھن سر مشعل جی جی دیکھا ہر اکھی محرابین شیر پریم بھی بہت تھو اٹھیں صدمے جی جی</p>
<p>۴۹ افظمہ لیم عرب کو ہے جیو مقل سے کو تمام جلا لکھو غلا کیا سبط جیو جی صرافت میں کواہ کہ ایک عجاڑ سے کتا تھا سر شاہ</p>	<p>۵۰ ارٹھ کا تپہ دیکھنے میں شاہ خوش رفا ابین آویان کرتی ہون ان لکھ تو نے آج جلد تھو دیکھ جی جی جی کنا مری جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۵۱ لکھن میں جی جی جی جی جی جی جی چلنے میں جی جی جی جی جی جی جی نیز جی جی جی جی جی جی جی جی کر جی جی جی جی جی جی جی جی</p>
<p>۵۲ شفاق مری شام و سحر رہی شیرین بوجھو کوئی رستے تین کہ عہری جی شیرین آقا جو مراد جی کہ کرا کر رہی ہے شیرین کیسو کہ شباب آؤدہ کرا کر رہی ہے شیرین</p>	<p>۵۳ آقا جو مراد جی کہ کرا کر رہی ہے شیرین کیسو کہ شباب آؤدہ کرا کر رہی ہے شیرین گردن نہ اٹھاتی ہن ادھر کو نہ ادھر کو بچے لیے گو دہین جھکا ڈھوسے سر کو</p>	<p>۵۴ گردن نہ اٹھاتی ہن ادھر کو نہ ادھر کو بچے لیے گو دہین جھکا ڈھوسے سر کو آقا جو مراد جی کہ کرا کر رہی ہے شیرین کیسو کہ شباب آؤدہ کرا کر رہی ہے شیرین</p>
<p>۵۵ آؤدہ کے رہی شیرین کا لکھ خواب نہ تھو دیکھ کر حسین ابن علی ہے آؤدہ کے رہی شیرین کا لکھ خواب نہ تھو دیکھ کر حسین ابن علی ہے</p>	<p>۵۶ آؤدہ کے رہی شیرین کا لکھ خواب نہ تھو دیکھ کر حسین ابن علی ہے آؤدہ کے رہی شیرین کا لکھ خواب نہ تھو دیکھ کر حسین ابن علی ہے</p>	<p>۵۷ آؤدہ کے رہی شیرین کا لکھ خواب نہ تھو دیکھ کر حسین ابن علی ہے آؤدہ کے رہی شیرین کا لکھ خواب نہ تھو دیکھ کر حسین ابن علی ہے</p>
<p>۵۸ وعدہ تر لایا ہے ہمین دشت ہلا سے پیکو بھی ہن پیا سے ہی جا لکھ بھی پیا جب نفع سے تھو اب تو بڑی ہو گیا اکبر شیر کے پہلو میں گھر سے ہو گیا اکبر</p>	<p>۵۹ وعدہ تر لایا ہے ہمین دشت ہلا سے پیکو بھی ہن پیا سے ہی جا لکھ بھی پیا جب نفع سے تھو اب تو بڑی ہو گیا اکبر شیر کے پہلو میں گھر سے ہو گیا اکبر</p>	<p>۶۰ وعدہ تر لایا ہے ہمین دشت ہلا سے پیکو بھی ہن پیا سے ہی جا لکھ بھی پیا جب نفع سے تھو اب تو بڑی ہو گیا اکبر شیر کے پہلو میں گھر سے ہو گیا اکبر</p>

کیا داری انی ہوئی جو تین تاج  
مان شیعی مسیحین کے ہونے پر  
ایک کا حکم دیا تو وہ حال  
اندر لگا تو وہ حال

بن ایک سطر نیندی کو کونہ  
از سر کی زبان کی ہوئی ہوئی  
آپسین پانی میں وہ جلا دیا  
نیکو ای ملک کے تے انویو چلی

نیکو ای ملک کے تے انویو چلی  
منجھدی کوئی باغی نہیں اور  
انصاف کے دیکھو کہ تین تاج

آگ تھیں یہ سب پردہ نشین بلوچین  
دارت بے دھار کر گئے بے داری سب میں

بندی یہ یہ سب پردہ نشینان عرب کی  
توان سے خبر لہو چھو سلطان عرب کی

ہر دھار کھتا رہ رہ کے مرے دہلیں بلوچ  
نیز یہ جو اتر دیکھو سے لگا لون

یہ تین تاج اور تین تاج  
دل تھام کے لہو چھو سلطان عرب کی  
از سر کی زبان کی ہوئی ہوئی

آپسین پانی میں وہ جلا دیا  
نیکو ای ملک کے تے انویو چلی

منجھدی کوئی باغی نہیں اور  
انصاف کے دیکھو کہ تین تاج

مظلوم اسے کہتی ہیں جبکہ یہ سر ہے  
اور فوج جو یہ گرد ہے سب فوج عمر ہے

پوچھا یہ سکینے کے لوگو کہ ہر آئے  
بولاسر شیر کہ شیرین کو گھر آئے

ان دودھ بھری باجھو نہ دیا کی فدا ہو  
ملے ہیں دودھ اور دھم ان کی چارہ

رشتہ تین تاج اور تین تاج  
پر ان نظر آجے اک لشکر غدار

اک لشکر کو کھڑے ہوئے تمام غدار  
نیز تین تاج اور تین تاج

منجھدی کوئی باغی نہیں اور  
انصاف کے دیکھو کہ تین تاج

نسبت نہیں اس فوج شیرین سے  
یہ فوج تو بندہ کی آئی ہے کہیں سے

زلف سر شہ بھری ہوئی منجھدی پڑی  
نیز دن کے تے فاطمہ سر شہ کی گھر تھی

نہی سر کی طرف کر ڈی کو کھیلے سکینے  
نہی سر کی طرف کر ڈی کو کھیلے سکینے

<p>۴۵ تقدیر نے یہ شوق شہرین کو کیا دل سے کما دے فاطمہ کو آریا اُڑی جوتے قلندر کو ملتا ہو یا قیدی ہیں سرخان کے چھوڑ دیا</p>	<p>۴۴ دور کر کہا بونہ کہ یہ شہرین کو میں پوچھ کہان اور کمان بالو کو تو بونہ کی فوٹو کا بچہ ہم دی بستر سر ہزار ملک خاک روزی سرچرچا</p>	<p>۴۳ بابی علی اکبر کا ناچو چل خدا نکلا سب کچھ بچو بچو میں مسکاتیں سال گزرتی ہو اس سال سے اٹھارہ بچو بچو</p>
<p>نیز و نیم شہید ن کے کئے سر نظر آئے شب کو کئی طور شہید برابر نظر آئے</p>	<p>دھونڈھ گئی تو ایسے کہین ناشاد ہو گئے ہم ایسے لے میں کہ بھر آباد ہو گئے</p>	<p>مان باب کو اکبر کا خدا بیاہ دیکھائے شہزادی کی فچھکو دھن اٹھ کھائے</p>
<p>۴۲ بان بالو نے شہرین کو جو کچھ بازا بابت بیل چلے آئے گھر کے سکینہ سے لگی کتھے وہ کیا میرا ہے میں تو بان مرانم لکھا</p>	<p>۴۱ بانو تو دیندی ہے بانو بان جگ نہ گے گا کو کون حنین کا کون شہرین کا باب جی میں بنی شہر نہ سائنز بزم کو کہ باشندہ لکھا</p>	<p>۴۰ بہشتی سر اجلی بانو ضبط غش کھا کر عا اور کرا دی علی اکبر بہشتی میں شہرین جو کچھ لکھا پچان لیا اور کما دے مقدار</p>
<p>بہجان لے شیرین کین اسباہ غضب موقوف صدا ہا حنینائی بسا بزم</p>	<p>سدا بنو کر عین سے چین اپنا فقط ہے مسلم کا مواخون یہ سچ کر غلط ہے</p>	<p>اب لاکھ تم انکار کرد کسک لفقین ہے کیون قیدیو یہ بانو شیرینین ہے</p>
<p>۳۹ بانو تو بانی بان بانی نور الیاس سوس بانو نے اور کھلے دی بندہ انھو کو شہرین کو بانی بان او کھڑو کھڑو</p>	<p>۳۸ بانو تو شہزادی کی شہرین آنا نہ گے شہرین میں سکنا خچر کچھ جی جی جی جی جی نہ جادو خادو بالانو جی</p>	<p>۳۷ کچھ</p>
<p>گو خاکہ تم حال غریب سے ہو بی بی پر کیسی مستایہ مری بی بی سے ہو بی بی</p>	<p>آباد تو بی بی مری شہزاد بکا گھر ہے اب گود میں پوتا ہر دیا کوئی پسر ہے</p>	<p>بانو نہ ہی بانو کی ہمشکل تو تو سے زہر کی صدا آئی ہی میری بہو ہے</p>



<p>۴۳ دہ بولی دراد او دھنی بالو لڑا دھانی دہ بولی دراد او دھنی بالو لڑا دھانی دہ بولی دراد او دھنی بالو لڑا دھانی</p>	<p>۴۴ کھانا تو کھا لیکے مگر نہ کھا لیا کھانا تو کھا لیکے مگر نہ کھا لیا کھانا تو کھا لیکے مگر نہ کھا لیا</p>	<p>۴۵ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>
<p>زینت سے کہا گو تو رد الایگی شیرین شیرین کو کس طرح سے کفایتی شیرین</p>	<p>اب حامری آقا میں تے مرنے کی لاؤ دو تین دی تیرے بیویوں کو کھلاؤں</p>	<p>دہ بولی تو جل آگے تراو مہبان کدھر شیرین تے ہاتھ پیرنی زاد بیکاسرے</p>
<p>۴۶ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>	<p>۴۷ زینت سے کہا گو تو رد الایگی شیرین شیرین کو کس طرح سے کفایتی شیرین</p>	<p>۴۸ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>
<p>۴۹ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>	<p>۵۰ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>	<p>۵۱ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>
<p>۵۲ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>	<p>۵۳ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>	<p>۵۴ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>
<p>۵۵ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>	<p>۵۶ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>	<p>۵۷ ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب ادرا کو کرب کی بی بی اکا لکھا کرب</p>



<p>۱۱۱ شیرین نے دیکھ کر دھڑکنے لگا۔ اور دونوں سے مائی کی سفارش کی گئی۔ بے وارث و بچا ہے اور سبکیں دنا چاہے۔ ٹھٹھلا کو کسی ادب سے اسکو یہ ہے جیسا۔</p>	<p>۱۱۲ یہ بیڑی مجھے یامرے شوہر کو پھندا دو بن باب کے بچے کی مگر جان بچسا دو</p>
<p>۱۱۳ شیرین تو سماجت سے بھی کرتی تھی گفتار۔ اور گھبرے خاص سیدانوں کو شکریہ گفتار۔ غش کھا کے گریہ کا قدم نہ شیرین جا بجا آؤنگا۔ غش میں بھی آج بکھین غشیں کھینچ کر کھلاؤں گا۔</p>	<p>۱۱۴ یاں رونی تھی شیرین وہاں بیوہ نکا بکا تھا تا عرض برین ماتم شاہ شہد اٹھا</p>
<p>۱۱۵ تالوعہ و نظم اب تو دیر آہ و فغان ہے شیرین جیسے کہتے ہیں یہ وہ نظم بیان ہے صراحت ہر اک مرتبہ کا نغیر روان ہے اس نظم کی تعریف کا مقدور کسان ہے</p>	<p>۱۱۶ منصف ہو تو دعویٰ نہ کرے لاف زنی کا سکتے ہیں مرے نام پہ شیرین سخنی کا</p>

<p>۱۰۰ خداوند عالم! کس سے کہیں خود بخود غیبی طور پر کتاب کی آمد پر خداوند زور میں</p>	<p>۱۰۱ دن خود زینت جو عالم پر ہو ظلمت تلک سے موعود ہو ابھو کہ کس کا کاش جو موعود ہو</p>	<p>۱۰۲ بالاں پر نور صدفی نور خلق کی پیشانی سے دہ نالہ سے آہ دل فطر وہ راز غور خندید گدردن پر خیر</p>
<p>۱۰۳ مانند براق بنوی رخش ہے زمین روح القدس کے ہیں خورادیکے جلومین</p>	<p>۱۰۴ عالم ہے ستاروں کا جو کاش ٹھوکی چمکے ہستی پر زمین دروڑ کے دانوں کی ٹلکے</p>	<p>۱۰۵ الیاس فخر کو ہوں سپر زمین ہے ستاروں کو ثابت ہو کر اب خیر زمین ہے</p>
<p>۱۰۶ خشتہ جہاں صدف نشان آواز کس ہیں ہوا میں موعود کاشی آواز جنت پر صدف ہیں کس کی سیلابی آواز</p>	<p>۱۰۷ کیا میں کاشی در در شرمین ہے راش پر کاشی کہ زمین غرض میں ہے جودہ جو غور خندید گدردن میں ہے</p>	<p>۱۰۸ ابھو کہ کس کا کاش جو موعود ہو ظلمت تلک سے موعود ہو ابھو کہ کس کا کاش جو موعود ہو</p>
<p>۱۰۹ پروا تو ہے قاف میں بیہوش ٹھہریں پر خود ہی بال بدل لال گھرے ہیں</p>	<p>۱۱۰ اس مہرے ذوق کی جھلک میرا لڑی ہے دن کو رنج غور خندید گدردن پر</p>	<p>۱۱۱ اکدم قدم کا وزین جہم نہیں سکتے گردش میں ہیں خطبہ میں خاک جہم نہیں سکتے</p>
<p>۱۱۲ نہیں غصہ غم کی ہے آواز رشتہ میں نہ تھے نہ خود کی آواز اعلام میں ہر شے دلدار کی آواز</p>	<p>۱۱۳ خشتہ جہاں صدف نشان آواز کس ہیں ہوا میں موعود کاشی آواز جنت پر صدف ہیں کس کی سیلابی آواز</p>	<p>۱۱۴ بالاں پر نور صدفی نور خلق کی پیشانی سے دہ نالہ سے آہ دل فطر وہ راز غور خندید گدردن پر خیر</p>
<p>۱۱۵ بالائے زمین کرد سواہی کی نہیں ہے پردے میں بلا گرد زمین چرخ برین ہے</p>	<p>۱۱۶ یہ صحنہ رخ بلبولان کے پیش نظر ہے ہر باغ میں سپارہ گل زیر دربر ہے</p>	<p>۱۱۷ اللہ سے اثر محبت شاہ زبان کا دل سوز شریذہ کا ہی ماہ تان کا</p>

<p>۱۰ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>	<p>۱۱ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>	<p>۱۲ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>
<p>گردش مدد غور شد کو گرد نہ نہیں ہے یہ بتلایا بھرتی ہر دم باز نہیں ہے</p>	<p>گلیوں کے گشت گشت ہستی سے مرے ہیں صیادوں کے بلیں سطح ہوش اڑے ہیں</p>	<p>وان سورہ میں اک زیر ہے یاں شان جگر یاں زیر نہیں پشت پہ تا مگد خدا ہے</p>
<p>۱۳ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>	<p>۱۴ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>	<p>۱۵ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>
<p>ربا لیسے خود برق کو پر کا ہے بھی جل بہر جا بیکے توار دن کے جو بھی بھل</p>	<p>تین ہیں بنیا مین مگر آب نہیں ہر لوگ ہیں ملے جوتے پر تاب نہیں ہر</p>	<p>اڑنا نہیں کچھ زمین کوئی خاک لڑ لگا دن ہو گا نہ بن ہو گا وہ دن آج پڑ لگا</p>
<p>۱۶ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>	<p>۱۷ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>	<p>۱۸ کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو کسی کی گنجائش نہ ہو</p>
<p>کالی کی رپ اور لوگ آج کہاں ہے بن بکے خمر دل لگا درین نہاں ہے</p>	<p>تلی تو ہر اک اڈ میں مڑ گئے نہاں بنیانی مگر بدہ مردم سے روان ہے</p>	<p>اڑنا نہیں در پیش عذاب ایڑ لیے ہیں اڑنا نہیں بھلستا ہر جو اعمال کیے ہیں</p>



<p>۱۰۰ ایک دفعہ میں نے اپنے بھائی کو لکھا کہ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۰۱ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۰۲ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>
<p>۱۰۳ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۰۴ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۰۵ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>
<p>۱۰۶ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۰۷ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۰۸ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>
<p>۱۰۹ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۱۰ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۱۱ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>
<p>۱۱۲ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۱۳ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۱۴ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>
<p>۱۱۵ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۱۶ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>	<p>۱۱۷ میں نے تم کو بہت سے خط لکھے ہیں مگر تم نے ان کو نہ دیکھا ہے</p>



<p>۱۰۰ بولایا کہ یہ تو بلی کی ناحق کا یہ دوسرا غلہ جو بلی کی جی چاہی تو کھائے اس کے ان غلے میں ازرا جو حسین کے تھے یہ غلہ تو بلی کی</p>	<p>۱۰۱ عکس رخ پور درون نگیا این فالوس کا یہ ہے جو بلی کا این کاٹے غلے میں نہ کھائے تو بلی کی بزدل ہو بلی کی کہ بلی کا غلہ کھائے</p>	<p>۱۰۲ دو بولے کہ اس کو غلے غدا کی تو نہیں پانی نہ دینے غدا کی ایسا وہ دن کے لئے کھائے بلی کی</p>
<p>۱۰۳ ایسا کوئی حیدر کے گھر نہیں حضرت سادو العزم زبانی نہیں</p>	<p>۱۰۴ یہ دھوپ پہ عکس رخ گل رنگ پڑا ہے یا تختہ الماس پہ یا قوت جڑا ہے</p>	<p>۱۰۵ روضہ کو چمکے عزا خانہ کرونگا رورو کے دین تاجم اکبر میں مرونگا</p>
<p>۱۰۶ یہ زکریا جو نور کا چرخ نظر آریا جموہور قادت کا مفتح نظر آریا بیت و مسکن حسن کا مفتح نظر آریا نور شہید فقط شرم کا مفتح نظر آریا</p>	<p>۱۰۷ چمکے اس کا مفتح تر قیام کو اور شہر کے اس کا مفتح تر قیام کو اور شہر کے اس کا مفتح تر قیام کو اور شہر کے اس کا مفتح تر قیام کو</p>	<p>۱۰۸ وہ بولے کہ یہ سیات تو غلہ غدا کی تو مفتح تر قیام کو بلی کی نرا بلیا کہ بلی کی بلی کی بلیا کہ بلی کی بلی کی</p>
<p>۱۰۹ بولے کہ لہا باد بہاری نظر آری سرتاج سیلماں کی سواری نظر آری</p>	<p>۱۱۰ استادہ ہر اخص و جمہور کے آگے ناری نے قیام کے کیا نور کے آگے</p>	<p>۱۱۱ اللہ پر روشن ہر مہم کا میں جہوں بجھو نہ اسام پانی قاطرہ نہ جہوں</p>
<p>۱۱۲ کہا کہ یہ قدرت باری نظر آری کہا کہ یہ گل باد بہاری نظر آری کہا کہ یہ سلطان کی سواری نظر آری کہا کہ یہ کمانت ہمارے نظر آری</p>	<p>۱۱۳ کہا کہ یہ حاضر ہے قیام تر قیام کہا کہ یہ انصاف ہے حکم جو سلطان کہا کہ یہ انصاف ہے حکم جو سلطان کہا کہ یہ انصاف ہے حکم جو سلطان</p>	<p>۱۱۴ کہا کہ یہ حضرت کی کراہی نظر آری کہا کہ یہ قیام تر قیام تر قیام کہا کہ یہ قیام تر قیام تر قیام کہا کہ یہ قیام تر قیام تر قیام</p>
<p>۱۱۵ یاشاہ خجف کہ کے جو شکر پہ چمکے ہم کیا ہیں درشتوں ہمارے نہ گھمکے</p>	<p>۱۱۶ یہ لکے کہ اب بند کرونگا میں دہان کو امت کیلئے شرع کو لونگا زبان کو</p>	<p>۱۱۷ ہے بہر زمان نہر کا تالاب کا پانی حضرت کے کوئی پھر بے آب کا پانی</p>

<p>۴۱ چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی</p>	<p>۴۲ چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی</p>	<p>۴۳ چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی چو بخت تو کس کو نواست پس بخت کی</p>
<p>۴۴ یا نیک حقیقت نہیں ہو سکتا نہ دیکھ و کھلا کے بہاؤ دیکھ مگر نہ کو نہ دیکھ</p>	<p>۴۵ تنبہا بہ نہ سب لوٹ پڑیں جا طرف کی ایک ایک لکے حسیہ نہ صفہ کو ظن کی</p>	<p>۴۶ تھا ماہ دو ہفتہ کہ گن سے نکل آیا ٹاؤس خیابان چین سے نکل آیا</p>
<p>۴۷ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>	<p>۴۸ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>	<p>۴۹ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>
<p>۵۰ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>	<p>۵۱ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>	<p>۵۲ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>
<p>۵۳ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>	<p>۵۴ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>	<p>۵۵ نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>
<p>۵۶ چاہوں کہ بھی غرق بحر میں جہان ہو نوارہ مرے خون کو کوثر کاروان ہو</p>	<p>۵۷ تھام کر جو خلق خیر کے سپر سے نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا نہاں کرنا</p>	<p>۵۸ باہر چو ہوئی میان نخل تو یہ اصل کے مردانہ دلہن تھی ہی جہاں سے نکل کے</p>

[illegible]



<p>۴۱۸ ان نایاب و نیکو خلق شرم کو کھو گئی حکمران و تاجدار سب اس کی سحر سے سکڑ پڑے کہ کتنا تھا اس کے بیکار کی بیکار تاجداروں کی دنیا میں یہی دیکھو</p>	<p>۴۱۹ گنہگار کی تہ بندہ نظر آتی گنہگار کی غم زدہ نظر آتی گنہگار کی گنہگار کی نظر آتی گنہگار کی گنہگار کی نظر آتی</p>	<p>۴۲۰ پانچ سو دہان غل معمران آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی</p>
<p>دستے ہوئے لگ جاتی ہر اک لگ بدین شعلہ غضب حق کا ہر شور کے دہن میں</p>	<p>کرنے کا کہوں دھنگ یا جاہل کا عالم تھا ابرو و شمشیر میں بھوکا لکھ کا عالم</p>	<p>سن او سکا گھٹا تھا جو دلیرانہ طبع تھا منہ کی دہی کھاتا تھا جو تھکا سکتا تھا</p>
<p>۴۲۱ عالم تھا عالم کا صفہ گنہگار بہن کی مثال ہوئی تھی شہر کی پلو مردار کی نظیر تھا دل کی پلو نہج سے کلائی تھی جلا شائے بازو</p>	<p>۴۲۲ علی گڑھ کی شہریت شہریت کا علم بہن کی مثال ہوئی تھی شہر کی پلو مردار کی نظیر تھا دل کی پلو نہج سے کلائی تھی جلا شائے بازو</p>	<p>۴۲۳ پانچ سو دہان غل معمران آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی</p>
<p>بے ضرب عیان فصل تھا اصل تن پور دھڑلوتا تھا خاک پہ ستر ستر پور</p>	<p>وہ تودہ ہی تیر و لکاوہ چاہے کمانکا کاٹا ہوا جنگل ہے وہ لشکر کے نشانکا</p>	<p>سرعت میں جو بغل در آتش نظر آیا خوشید بھی سیلاب بر آتش نظر آیا</p>
<p>۴۲۴ نہج کا عالم ہے کائنات کا غل تھا تھا پہلے کائنات کا بان سر پادان و صے کائنات کا جیران غل و ظلم کائنات کا</p>	<p>۴۲۵ گنہگار کی تہ بندہ نظر آتی گنہگار کی غم زدہ نظر آتی گنہگار کی گنہگار کی نظر آتی گنہگار کی گنہگار کی نظر آتی</p>	<p>۴۲۶ پانچ سو دہان غل معمران آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی وہ بھی وہ شہر وہ چھٹی وہ نظر آتی</p>
<p>اس شمع کی سایہ کا زمین میں ہو گزرتھا قبور میں کسی مڑو کی گردن پہ نہ سرتھا</p>	<p>کب کبھی میں صورت سیف دو سر کرے ہاں موت نظر کرے تو یہ بھی نظر کرے</p>	<p>جادو تھا کہ اعجاز و کرامات تھا گھوڑا پھل میں تھا جھڑا تھا ہلستا تھا گھوڑا</p>

<p>حکم درماندہ جو در فلک مسوومین شمر خوار شد و قمر اسکی کابینہ پر شمر غیشیں ہم جولان ہوئی ساتھ کجی</p>	<p>حکم بہار شمع ہی میں طر تر کیا پا ساتھ اسے چلے کو کی جیسے ننگا سورج کی عیال کیا پا</p>	<p>حکم بہار شمع ہی میں طر تر کیا پا ساتھ اسے چلے کو کی جیسے ننگا سورج کی عیال کیا پا</p>
<p>تدیت ہوئی گھوڑا تو لگا ہونے نہان ہے اتنا حرکت و دنوں رکا بھین عیان ہے</p>	<p>شبہ یز فلک چلنے میں تو سو سے طہین کوچہ نہیں یہ پھر تھا وہاں کوچے طہین</p>	<p>سجدہ کی تنہا ہی جو رہے ہر کے خلف کو سمہ پھیر دیا کرے میں قبلہ کی طرف کو</p>
<p>حکم آپ کو درخیز اسے سطر و نظر آئے سایہ چھوڑا ساتھ چکائے نظر آئے آج جو غرق ہیں تارے نظر آئے میل پھر قطعاً ابرو کے نشا و نظر آئے</p>	<p>حکم دھنسنے لگی باپ کی کوئی غلطی کی کہ نہیں جلیجے باہون کی کہ نہیں جلیجے باہون بال نظر شاہی جانب اگر دوں</p>	<p>حکم چو گو در و کرکستہ پیدائش کے کنارے آج جو غرق ہیں تارے نظر آئے میل پھر قطعاً ابرو کے نشا و نظر آئے</p>
<p>یکتا ہو کل تین فرس و دنوں جہان میں یہ رہیں ہی اور دلہان رفعت ہر جہان میں</p>	<p>ہو کہ دم فرض قدیر ازلی ہے اب طر کا ہی عصر کہ دوپہر ڈھلی ہے</p>	<p>تجویر یہ ظالم کی زالی ہے جہان سے صلی ہے زبان آہ کہوں کیا میں بان سے</p>
<p>حکم قور زید کا لکچہ اور کمر کی خجین کوئی دم ہوئی ملک کی چلنے میں فرور کی جو بین نظر آئی چلے اسکو خبر آئی زانو خبر آئی</p>	<p>حکم جلانی تضاد و وفائی کی گھر کی حک کہ نہ متع نہ ازلی کی گھر کی اب نہیں غلطی جہان کی گھر کی دور سے غلاموں کی مانی کی گھر کی</p>	<p>حکم اندلس اسکو فتح میں جلائے خجین کوئی دم ہوئی ملک کی چلنے میں فرور کی جو بین نظر آئی چلے اسکو خبر آئی زانو خبر آئی</p>
<p>سرعت سے و خور کو یہ سکھائی ہے اسی دیکھی ہیں فلک سیر کا میں بھی کسی نے</p>	<p>فردوس سے زہرا کے اب میں ہی ساعت دربار خداوند میں جانیکی ہی ساعت</p>	<p>ہاں خیمہ زنگاری شہر جلا دو اس گھر کو مع صاحب ظہیر جلا دو</p>



<p>۱۰۱ تقلید خجائین و مقتدری و تبدیل و انانیت پر شکست داری نہ ترکتے تابل نرسن کیلئے و تہجاری قاسم کی جوانی پہ بھی تری بوجھ</p>	<p>۱۰۲ ہیسا بھی تھی ہم تھی یہ گفتار جو حرد لایا دیوان تو سے بوجھ تیار اور غور سے جا کر شہر کی ہزار بناھوں کو کھینچ کر دیا عصوم نے اکبار</p>	<p>۱۰۳ کھلا کر اس سانس حسین کا بھجلی سا شہنشاہ فخر و حسن کا اور سر دھوا کر اس کے غصہ و عین کا اور دیکھ کر اس کی لڑائی و جنگ کا</p>
<p>دیکھو تو وہاں بانی بیلاد کھڑی ہیں تیغ و نوکوں کا لے ہوئے جلا و کھڑی ہیں</p>	<p>بولاکھ چا جان پر میرے نہ سہ کر حاضر ہے ہر اس مری گردن کو قلم کر</p>	<p>دم نکلا گئے سی کہ لہو بہہ گیا ہی منہ دیکھ کے سکتے ہیں چارہ گیا ہی</p>
<p>۱۰۴ وہ بولاکھ کے انہیں ہم بھی پان ٹھکانوں کے کھڑے ہیں ہم بھی پان تبدیل و انانیت پر شکست داری قاسم کی جوانی پہ بھی تری بوجھ</p>	<p>۱۰۵ عادل پر خدا بھول نہ وصل خاکو کیا قلم کر گیا سے غلط ہم چا کو یہ نہ تھے ہی کیا گیا شاہ شہداد کو اور سید پر کیا گیا اس ماہ افکار کو</p>	<p>۱۰۶ آریا کیا گیا ہے ہم کو کربا آریا کیا گیا ہے ہم کو کربا آریا کیا گیا ہے ہم کو کربا آریا کیا گیا ہے ہم کو کربا</p>
<p>رکنے کا نہیں سینہ میں جبکہ مراد ہے اس وقت چچا پاس جاؤں تو ستم ہے</p>	<p>فرمایا جو گزری وہ گزر جائے دوپٹا آتی ہی بلا صبر کر دآنے دو بیٹا</p>	<p>ملنے کو شہید و لہو مری جان سدھا کر لیکن غیبت کا کہ پر ارمان سدھا کر</p>
<p>۱۰۷ کیا گیا ہے ہم کو کربا کیا گیا ہے ہم کو کربا کیا گیا ہے ہم کو کربا کیا گیا ہے ہم کو کربا</p>	<p>۱۰۸ میں نے کیا گیا ہے ہم کو کربا میں نے کیا گیا ہے ہم کو کربا میں نے کیا گیا ہے ہم کو کربا میں نے کیا گیا ہے ہم کو کربا</p>	<p>۱۰۹ پان شہر میں کیا گیا ہے ہم کو کربا پان شہر میں کیا گیا ہے ہم کو کربا پان شہر میں کیا گیا ہے ہم کو کربا پان شہر میں کیا گیا ہے ہم کو کربا</p>
<p>سینہ سولہٹ کر کہا کیا حال ہے حضرت منہ زد ہوئے خون بدن لال ہو حضرت</p>	<p>گردنہ گئی آہ شہر تشنہ دہن کی تھرانے لگی قبر میں نین حسن علی کی</p>	<p>بڑھ کر قد راندا زون نے دکھلایا ہنر کو غزال کیا سینے کو پہلو کو جگر کو</p>





<p>حالا ظہر نے کہا میری مروت کی بار انسان نظر آتے ہیں لیکن کھو کر قطع نظر اس کے مجھ کو احسان نہیں سہجہ سے کہہ لاکے دیا میری بھجھ بھجھ</p>	<p>حالا میرزا نے سب عید کی تیغ سے عطا کی جو جو تھا چھوڑ دیا تیرے شاہ کا آج اس کا کچھ بھوکا ہے میری شہت پر</p>	<p>حالا افسوس فرشتوں کو بھی صحت اعلیٰ استے زمین جنبہ پائی کہ نہ ہر ملک میں دار و دیوار میں تو نظر آتی یہ سودا سہجہ سے کہہ لاکے دیا میری بھجھ بھجھ</p>
<p>مکس نہیں شہر ٹھہرنے حکم و عاف بوجھنا مجھے اس رقم میں خدام کو جزا ہے</p>	<p>ایسی کسی سہل کو اذیت نہیں دیتے جلا دے تیرے کی بھی ہمت نہیں دیتے</p>	<p>زیر اوٹ میرے کفن خون میں بھر دین منہ پنا علیٰ خلق پریدہ پہ دھریا ہین</p>
<p>حالا غیر فرشتوں کی کیا شاہی امرا پاک دل مددگار زاری ہوا زار انکار میں حضرت کی کائنات کے ناچار کسی عرض کہ جنبہ میں ہم ہیں یہ</p>	<p>حالا میرزا نے سب عید کی تیغ سے عطا کی جو جو تھا چھوڑ دیا تیرے شاہ کا آج اس کا کچھ بھوکا ہے میری شہت پر</p>	<p>حالا ظہر نے کہا میری مروت کی بار انسان نظر آتے ہیں لیکن کھو کر قطع نظر اس کے مجھ کو احسان نہیں سہجہ سے کہہ لاکے دیا میری بھجھ بھجھ</p>
<p>خیر آئے جانیکو کہا جاتے ہیں حضرت پر حکم خدا لے لے ابھی آتے ہیں حضرت</p>	<p>پھر جانب مقل ابھی پرواز کرین ہم جا کر مدد شاہ سراز کرین ہم</p>	<p>کیون بھائی سفر میں یہی عہد تھا ہین لاشے پہ رلاؤ لگا مجھے لاکے وطن سے</p>
<p>حالا آئی یہ نیک جاوا اجازت ہو خدا کی امداد و مالک تسلیم و رضا کی پائی جو فرشتوں نے رضا دے رکھی بہشت میں جہان سوسے و شہت دلائی</p>	<p>حالا آئی یہ نیک جاوا اجازت ہو خدا کی امداد و مالک تسلیم و رضا کی پائی جو فرشتوں نے رضا دے رکھی بہشت میں جہان سوسے و شہت دلائی</p>	<p>حالا آئی یہ نیک جاوا اجازت ہو خدا کی امداد و مالک تسلیم و رضا کی پائی جو فرشتوں نے رضا دے رکھی بہشت میں جہان سوسے و شہت دلائی</p>
<p>نواکھی تغین ہین اور اک اسکا گلا ہے پیارا ترے پیار کیا کرتا رہا ہے</p>	<p>یہ شوق مددگاری شاہ دہان تھا رستے میں آغوش سانس کا لہنا بھی لانا تھا</p>	<p>وارث ہی میداغین نہ بچے رہے گھڑین کیا ہو گیا یہی غیب میں پہرین</p>

۱۱۱

آئے تھے مدد کو وہ فرشتے جو زمین پر  
صفت باندھ کے روئیکے لاشِ شہیدین پر  
یارِ ی کی نہ صدقے ہو اس غشِ بین پر

ہمچشمون کو تھاب تو دکھایا نہیں جاتا | کیا حکم ہے گردون پہ تو آیا نہیں جاتا

۱۱۲

بیابانی آواز کر اب حق کا ہر فلک  
میانوں پہ لاشِ شہید کے گیسبان  
وضعین کردا تم شہید کا سامان

احسانِ خدا کا یہی حکم خدا کا | دوا کے مجبُون کو ثواب اپنی بُکا کا

۱۱۳

کیا تم کو دیکھو رضا میں تب چین  
نہیں دیکھتے عزا دار دُعا میں  
یہ مثنوی پہ پہ پہ کے نشون کو سنا میں

دنیا میں اگر دولتِ عقباری تو یہ ہے | باقی مے دل میں جو مٹا ہی تو یہ ہے

<p>۴۸</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>	<p>۴۹</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>	<p>۵۰</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>
<p>گو کہ تلوار پھری خلق یہ شتر باری شکر بر خالق باری کا کیا ہر باری</p>	<p>خلق ترک کرے بین قصاب بھی قربان کا قطرہ امت نے نہ سید کو دیا یا نیک کا</p>	<p>جلد دہی تو ستر گار کو خوش آتی تھی ترغیبی آب بھی شکر پہ لٹک جاتی تھی</p>
<p>۵۱</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>	<p>۵۲</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>	<p>۵۳</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>
<p>شرط نامی ہو کہ جمعہ ہو تو ناخیر کرو جمعہ کو وقت نماز اسکو نہ کبیر کرو</p>	<p>اُسکے سینہ پہ چڑھا شمر کلیا دیکھو جلے آداب پہ یہ بدعت بیجا دیکھو</p>	<p>المطش کی تھی صدا خلق شہر دیشان سے بیاس کے مارے زبان کاٹے تھو دندان سے</p>
<p>۵۴</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>	<p>۵۵</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>	<p>۵۶</p> <p>میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان میرزا قلی محمد خان</p>
<p>شرط یہ ہے کہ کار نہ دکھاؤ اسکو فوج کے پہلے قضا سہ ڈراؤ اسکو</p>	<p>شاہ اسکو وہ سو شاہ اُمم دیکھتے تھے فوج ہو تھی حسین اہل حرم دیکھتے تھے</p>	<p>شہنشاہ سے قلع دودھ نہ مینے کا تھا تیسرا قلعہ اور سن چھ مینے کا تھا</p>

<p>۱۰ آہ فریاد کی تھی جس کی طرف دودھ کا پودہ نکلا تو آنا تھا نہ نکلا نہ نہ نکلا کیونکہ یہ بیچا تھا بالو کا لال</p>	<p>۱۱ آہ فریاد کی تھی جس کی طرف دودھ کا پودہ نکلا تو آنا تھا نہ نکلا نہ نہ نکلا کیونکہ یہ بیچا تھا بالو کا لال</p>	<p>۱۲ آہ فریاد کی تھی جس کی طرف دودھ کا پودہ نکلا تو آنا تھا نہ نکلا نہ نہ نکلا کیونکہ یہ بیچا تھا بالو کا لال</p>
<p>۱۳ مان کا دل سکا سار کیونکہ لیتا تھا دودھ کی ہوتی تھی خواہش وہ دودھ دیتا تھا</p>	<p>۱۴ دیکھ کے زخمینہ کو آہ و بکا کرتے تھے آہ کرتے تھے اور امت کی دعا کرتے تھے</p>	<p>۱۵ ہو کے بہوش گری جب سے دن گھوڑی سے ساتھی کو دپڑا شمر لعین گھوڑی سے</p>
<p>۱۶ ایک بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا کئی بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا علی صغیر کا بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا</p>	<p>۱۷ ایک جان لکھ کر دیا عیاد آباد بیت سے تیرے بھائی بوجھا عیاد آباد نہ کوئی یاد نہ رہا عیاد آباد</p>	<p>۱۸ ایک بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا کئی بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا علی صغیر کا بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا</p>
<p>۱۹ منہ سے مان باپ کا بھی نام نہ لیا بے زبان بچے کو پر حمر لے مار لیا</p>	<p>۲۰ اپنے رتبہ کا کسی کو نہ نشا ساد دیکھا دیکھا پیاسے جسے خون کیا ساد دیکھا</p>	<p>۲۱ سینے دنیا میں مے بعد مجھے نہ لے بھوکھ کو کچھ اپنے پیوں کے لئے کہنا ہے</p>
<p>۲۲ ایک بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا کئی بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا علی صغیر کا بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا</p>	<p>۲۳ ایک جان لکھ کر دیا عیاد آباد بیت سے تیرے بھائی بوجھا عیاد آباد نہ کوئی یاد نہ رہا عیاد آباد</p>	<p>۲۴ ایک بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا کئی بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا علی صغیر کا بھائی نہ نکلا تھا علی صغیر کا</p>
<p>۲۵ ہنسلیوں والا کہو اور چھ مہینے والا ماسے بن پانی مواد دودھ کا پیئے والا</p>	<p>۲۶ ابھی بی بیوں باقی نہیں ہیں نہ لال جاہو پانی دو مجھے جاہو نہ دو پیاسا ہوں</p>	<p>۲۷ اور اتنا تو مری سوچ یہ احسان کرنا دیکھ سیدانیوں کو سر کو نہ عریان کرنا</p>





۵۲۸

مکھو وقفہ ندایا ہے اخی ہا ہے اخی  
جلد سر کاٹ لیا ہے اخی ہا ہے اخی  
نئے پانی نہ پیا ہے اخی ہا ہے اخی  
فتح پیا سا ہی کیا ہے اخی ہا ہے اخی  
اس طرح نہ رہیں چھوڑے کی بھائی ہے  
کہ کھو وینست بھی نہ کی آپے مان جائی ہے

۵۲۹

نہیں کے وقت جو موتی بین ان فلک اربین  
بھی تم سے سکتی ہے غمبار اربین  
بن کر آپ بچوں کی ہے نچو اربین  
کیکن اب ظلم سے اعدا کے اور اجا اربین  
فوجن جاتی ہے سو سے آن پیر بھائی  
دارائی کی ہے تی کی کروا کھ کھ بھائی

۵۳۰

اٹھو بھائی کہ عزیز نے اٹھو ہوا  
اٹھو بھائی کہ گئی خیمہ میں فوج کھوا  
اٹھو بھائی کہ تہ تیغ ہے پٹیا پچوا  
یون بین بھائی کہ ہے وقت میں کچھ پچوا  
بھائی صاحب ٹھوڑے زینے عداوت وین  
بھائی کہ ہے بھائی کا زور ہوا

۵۳۱

اٹھو بھائی کہ شا بھائی کا زور ہوا  
اٹھو بھائی کہ کیمپیہ کے طاغی مارا  
شہر زور میں ہے شہر نکا ہوا دل بارا  
بیں دیویر اب نہیں خام کہ زور کا مارا  
کہ کہ حاسد نہ کہ ہے شے کی تو قیام  
کہ کو کامی اور شہنشاہ زور کی تو قیام



<p>۴۰ اویہ وقت کہ آریا تو اس لشکر سے لکھ کھڑا تا اویہ پہنچے شکر سے سرا لڑائی کیا کیسے فنا سرور سے نہیں مٹتا اویہ زخمی تو سرور سے</p>	<p>۴۱ آج یہ عظیم گھر قطار و اینکا چھ مہینے کو بھی جو نہین دھلا آج یہ سون پر اور نظم کا دریا ہو غیر آب جہاز نبوی دیتا</p>	<p>۴۲ یہ وہ ساعت کہ جب جلی و زہر سیرم سے سزا دے سبارک پر ہوا اویہ وقت کہ سر لشکر چون خواب آج یہ عید کہ کو دین کے اے اے</p>
<p>اویہ وقت بہت شاکہ آتی ہو بول لاشہ جو کوروا اپنی ڈھائی ہو بول کشتی آں نبی آج تا ہی میں ہو</p>	<p>شور دریا میں ہو خورشید سیاسی میں ہو کشتی آں نبی آج تا ہی میں ہو</p>	<p>کفنا فسوس علیٰ خلد میں ملتا ہوگا خجرا بخلق پہ شہید کے چلتا ہوگا</p>
<p>۴۳ آج یہ گھر پر جب جا بیداری ہو بال کجس کو اندر و بیادری ہو آج باغ اسدا شادی بیداری ہو آج سبزی ہر ایک جی زادی ہو</p>	<p>۴۴ آج یہ سون کے لو کا جو یہ باریک دست پا زار تو میں جانم دوسر مار نہیں ظلم کے دریا کا کنارہ بنتا نا خدا خلق کا ہو مصیبت میں پڑتا</p>	<p>۴۵ یہ گھڑی دم کو کہ غصے میں شہید کر اور طرہ بھی لگا تا ہوا سے بد گھر تھوڑے جانی اویہ کب شب کی فوج ہو شہید بانیس کی ہو لاشتا جلیو</p>
<p>لٹ رہا احمد مختار کا گلزار ہے آج دودا غرض میں پڑا عابد بیمار ہے آج</p>	<p>آب تو غرق مصیبت ہو جاتی ہیں حسین کشتی است کی مگر بار لگا تو ہیں حسین</p>	<p>ہی یہ وہ وقت کہ محبوب خدار دیتے ہیں ننگے اونٹوں پہ سوار اہل حرم ہوتے ہیں</p>
<p>۴۶ آج خاکد کیلے طوق بنا ہو بھاری پاک اہل حرم کے تین آرزو زاری آج جو تو کسب نہیں ہے شوہر واری</p>	<p>۴۷ اویہ وقت کہ اب غصہ کا زدی کیا دو پہر و بھلتی ہو چاہے کسی گھر سے ایکے چاہتا ہو خاتمہ آل عی</p>	<p>۴۸ اویہ وقت کہ فاطمہ نے کھو جال نار و زخم کو کہ اس وقت کمال لاش چھوڑی اب بھوتی ہو جال ہو وقت کہ لاش کو آہو جال</p>
<p>خاک پر عرض معظم بھی گر چاہتا ہے شمر مظلوم کے سینہ پہ چڑھا چاہتا ہے</p>	<p>پسر فاطمہ پر جبکہ بڑی آفت بھی یہی دن تھا میں تیار ہی ساعت بھی</p>	<p>روتے ہیں جو روملک فاطمہ کی جانی کو شیراب تا ہو لاشوں کی نگہبانی کو</p>

[illegible]

<p>۴۷          طوق کا نینک لگا کر بوجھ          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>	<p>۴۸          باہر دروازہ کھول کر          تھا جو بیٹے بھی کچھ غم نہ ادا ہو          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>	<p>۴۹          لکھنا طوق کا نینک لگا کر          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>
<p>قتل فرزند کو یہ ہونے نہیں دیو گیا          طوق کا بیٹا بھی خوش ہو گیا</p>	<p>پیریاں چھ کو بھاؤ تو قدم حاضر ہیں          عذر کس بات کا ہر طرح سے ہم حاضر ہیں</p>	<p>وہ کم سہو قید رہونا لہ و فریاد کرو          کلمہ گو یوں کو جہنم سے برا زاد کرو</p>
<p>۵۰          اور یہاں تک کہ          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>	<p>۵۱          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>	<p>۵۲          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>
<p>باب کے سامنے بیٹے پر تم ہونے لگا          وہ ادھر روئے لگا باب ادھر روئے لگا</p>	<p>ہاتھ کیوں دینے بندھا نہیں است کیلئے          ہتھکڑی آئی ہو بیٹا تری بیعت کیلئے</p>	<p>قید سے اتنا سہو قید رہونا لہ و فریاد کرو          کلمہ گو یوں کو جہنم سے برا زاد کرو</p>
<p>۵۳          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>	<p>۵۴          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>	<p>۵۵          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا          اسکا بیٹا اسکا بیٹا</p>
<p>عذاب کوئی بھی درپیش جو تو لاویگا          قتل یہ نازوں کا بالا بھی ہو جاویگا</p>	<p>کیوں مصیبت میں سہو قید رہونا لہ و فریاد کرو          کلمہ گو یوں کو جہنم سے برا زاد کرو</p>	<p>تنگے سہو قید رہونا لہ و فریاد کرو          کلمہ گو یوں کو جہنم سے برا زاد کرو</p>



<p>۴۳          عالم کی جانب دنگی تھی تیرا کچھ بچا تھا          اودھے بچے کی جانب سے تیرے بچے کی طرف          حق کو جو بچہ کی طرف سے تیرے بچے کی طرف</p>	<p>۴۴          جلیبہ رو دار تو تیرا کچھ بچا تھا          قافلہ دہا ہوا تیرے بچے کی طرف          لا کر منتقل میں تیری زاد کو کچھ بچا تھا          اسی فریاد سے میدان تیرے بچے کی طرف</p>	<p>۴۵          بچہ کی جانب سے تیرے بچے کی طرف          داری تیرے بچے کی طرف          موتی تیرے بچے کی طرف          بلکہ تیرے بچے کی طرف</p>
<p>حل مشکل کو یہ اللہ ہیں آئے بیٹا          طوق ہا حقوبہ چلتے وہ اٹھائے بیٹا</p>	<p>۴۶          لرزین لاش شہنشاہ مدینہ آئی          خون بھرا کرتا دکھائے جو سکینہ آئی</p>	<p>۴۷          کم محبت کوئی اس درجہ بھلا کرتا ہے          آکے آنا بھی بولے کہ یہ کیا کرتا ہے</p>
<p>۴۸          شہر لڑو کی طرف سے تیرے بچے کی طرف          کی طرف سے تیرے بچے کی طرف          گریہ تیرے بچے کی طرف</p>	<p>۴۹          لاش کو سینہ پر رکھ کر سکینہ لکھا          رور و چلائی کہ فریاد تیرے بچے کی طرف          نہ لکھ کر نہ بھی تیرے بچے کی طرف          تیرے بچے کی طرف</p>	<p>۵۰          لاش کو سینہ پر رکھ کر سکینہ لکھا          رور و چلائی کہ فریاد تیرے بچے کی طرف          نہ لکھ کر نہ بھی تیرے بچے کی طرف          تیرے بچے کی طرف</p>
<p>ایک مظلوم نظر بند تھا بے پیر و دین          شیر خوار کا جگر اگیا زنجیر و دین</p>	<p>۵۱          آپ کے سینہ پہ ظالم جو چڑھا ہوا          اسنے زخمی مرے کا نوٹو کیا ہوا</p>	<p>۵۲          اپنے دل سے نہ سکینہ کو بھلا نا بابا          قید میں روز مرے خواب میں آنا بابا</p>
<p>۵۳          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف</p>	<p>۵۴          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف</p>	<p>۵۵          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف          جگر بھر کر تیرے بچے کی طرف</p>
<p>لاٹھے اچھا لٹون کو جا کے دکھاؤ انکو          نیچے میں لٹے ہیں نین بھی رلاؤ انکو</p>	<p>۵۶          سہل مت جان سکینہ کا رونا ظالم          بھول جائیگا غریبوں کا ستا ظالم</p>	<p>۵۷          عرض کر رہے کہ اب قصہ لڑاؤن میں          یا علی چھوڑ کے دتیرا کمان جاؤن میں</p>

رباعی  
حاصل چھ آقا کی حضوری ابو جابہ  
عصیان کی تیرگی سو دوری ابو جابہ  
اسے صلے تجلیس بربر و حسین  
ناری بھی بیان آئے تو فوری ابو جابہ

رباعی  
احسان نین گندم عزائیں آئے  
آئے تو بیاہ مصطفائیں آئے  
گرمی ہی کے دن کو تھاری خاطر  
شیر و طعن کو کہ بلالین آئے

رباعی  
جو عجیب تم بین بیان روتا ہو  
ہر فرد گنہ مسکی خدا دھوتا ہو  
ثابت ہو حنیفوں کو کہ قطرہ اشک  
ہر دم مسکین کی دوا ہوتا ہو

رباعی  
افسوس کہ جو مالک کو تو ملو آئے  
بائی نہ دم زنج و شکر ملو آئے  
مان جاوید تیرگیس کی اوردی مخماری  
درد اسکر زینب نہ تیرجاوید ملو آئے



<p>۱۲۸ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>	<p>۱۲۹ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>	<p>۱۳۰ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>
<p>جس شخص پر گئے ہم اپنے مکان سے کین حق تو بھی باتیں اسی بید کی زبان سے</p>	<p>اب یہ گدازش نہ اگر ترک ادب ہو تو خادمہ خیر نسبا اس کا لقب ہو</p>	<p>فرماؤ تو مادر نسا سے شیر پلائے بندہ ابھی آب دم شمشیر پلائے</p>
<p>۱۳۱ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>	<p>۱۳۲ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>	<p>۱۳۳ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>
<p>ہاتھ آئی زبان بھی دست خد سے اور نور نظر پائی بھی میر کی دعائے</p>	<p>مولا کو مگر شاہ ولایت نے سنبھالا ہاتھوں پہ نبوت کو امامت نے سنبھالا</p>	<p>اک عہد وہ ہو گا کہ مرانا نام نہ لینگے شیخ پیر کا سر پرین بے پیر کو دینگے</p>
<p>۱۳۴ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>	<p>۱۳۵ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>	<p>۱۳۶ نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف نور اللغات میں صاف صاف</p>
<p>یہ شاہ شہیدان کی غزاشام میں لگی اک دن میرد ازین پٹا دکھنوں کو لگی</p>	<p>گر خادمہ عہد اطمینان ہے اس طرح کی مٹی بھی درکار نہیں ہے</p>	<p>کیا کیا مے کنبہ کی بدالات کرتی لگی زندلان میں یہ نرسب کی ملاقات کرتی لگی</p>

<p>۴۱ وہ بلبل وادانگوں قتل شعبہ بیون قباں کین کین بہ کر تھاجو شاہ سیدان کین کین وہا کر تھاجو شاہ سیدان کین کین</p>	<p>۴۲ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>	<p>۴۳ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>
<p>شیونہ پیر کر کلمہ گو یوں بہ جد کے ہم ہونے فدا حکم سے اللہ اُحد کے</p>	<p>نیکہ کا یہ سرمہ تھانہ یہ طور کا سرمہ ہاتھ آیا تھا شیدہ کو فقط نور کا سرمہ</p>	<p>اُسے کہا شاہ باش تری عقل رسا ہے اب مجھ پہ کھلا خاد مہ خیر نشا ہے</p>
<p>۴۴ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>	<p>۴۵ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>	<p>۴۶ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>
<p>تم کار براری کو ہماری ہوئے پیرا ہم تغیر فارسی کو کھاری ہوئے پیرا</p>	<p>ہر آنکھ کا تارہ مہ کامل نظر آیا بچپن ہی میں فرق حق باطل نظر آیا</p>	<p>یاں قح قصہ ہر وہاں حسن بیان ہے رہنا کچھ منظور یہاں ہی کہ وہاں ہے</p>
<p>۴۷ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>	<p>۴۸ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>	<p>۴۹ میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی میں کھلیا کبارہ دوت دیکھی</p>
<p>اٹش در کی وہ ذرہ می نور نظر ہے سرمہ بھی اسی خاک کا منظور نظر ہے</p>	<p>افزود تو انانی بھی ایک کھڑی حق حیدر کی دلا نہدی کھی میں پٹی حق</p>	<p>سب نڈیاں ہیں پیدوں کے پاس جہاں ہیں پہونچا دو نیم خد خاتون جہاں میں</p>

ت اس غلام سے روشن تھا فقط نور کا سرمہ

اس غلام کو چوین آغوش میں لے لیا  
آگے غلام نہ خط سرمہ آری خاک کی درنگ



<p>۴۳          مان کنایه کنان ملکوتی تباری          نخست کی با لب تشنگی و آرزوی          بنادایا خلدت منور از آرزوی          نیز خلدی عاقلان و کرم و ساری</p>	<p>۴۴          در غم زلف عالمی و سحر          منیت آتش تجارده کجایین عظمای          اگر در غم و غمی بنده کز آفتاب          غمی فاطمه کجایین و غمی فاطمه</p>	<p>۴۵          جانانها و کرم و سحر          غمی فاطمه کجایین و غمی فاطمه          اگر در غم و غمی بنده کز آفتاب          غمی فاطمه کجایین و غمی فاطمه</p>
<p>دارد و بوی غریب و نیزین و وطن          گم اگر جویند گئی باز و حرمین</p>	<p>شغل علی نیک و سر و سبک          سویه اثر تربیت حیرت شاعرا</p>	<p>تجاده تو تھا صاحب طہر کی خاطر          آنکھوں کو کچھاتی تھی شہید کی خاطر</p>
<p>۴۶          خانه قمری و شبنم و شبنم          باغ و چمن و خات ایک کی شمع          حضرت کی کمال و اظہار ازادان          از یکجا سبب جان و شہید و شادان</p>	<p>۴۷          باغ و چمن و خات ایک کی شمع          دل افست و سر این باغ و چمن          دل افست و سر این باغ و چمن          دل افست و سر این باغ و چمن</p>	<p>۴۸          خانه قمری و شبنم و شبنم          باغ و چمن و خات ایک کی شمع          حضرت کی کمال و اظہار ازادان          از یکجا سبب جان و شہید و شادان</p>
<p>معصوم و گھریلے آغوش کرمین          اس کعبہ کے ہمراہ گئی ہند حرمین</p>	<p>رہبر نگہ پاک ہوئی حشمت ادب کی          دکھلائی تجلی شہ مظلوم نقب کی</p>	<p>مین باپ کی امت و طلبگار و فانی          جوڑے چون کا محباسبہ فانی</p>
<p>۴۹          معصوم و گھریلے آغوش کرمین          اس کعبہ کے ہمراہ گئی ہند حرمین          معصوم و گھریلے آغوش کرمین          اس کعبہ کے ہمراہ گئی ہند حرمین</p>	<p>۵۰          رہبر نگہ پاک ہوئی حشمت ادب کی          دکھلائی تجلی شہ مظلوم نقب کی          رہبر نگہ پاک ہوئی حشمت ادب کی          دکھلائی تجلی شہ مظلوم نقب کی</p>	<p>۵۱          مین باپ کی امت و طلبگار و فانی          جوڑے چون کا محباسبہ فانی          مین باپ کی امت و طلبگار و فانی          جوڑے چون کا محباسبہ فانی</p>
<p>سبب بوندی و تیری عنایات ہر سہرا          ہر ہند مری حسن سادات ہر سہرا</p>	<p>آنکھیں رخ شہید بہ دل پر قدم تھا          سر ہند کا اخلاص کی تحراب میں تھا</p>	<p>بھائی کی طرف ہند کو جو پائی تھی تربیت          ہر بات پہلعت کو پھنپائی تھی تربیت</p>

<p>مرثیہ جو فتنہ تھا خاک میں غرق ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>	<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>	<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>
<p>سب سے کوسا دل وطن کے بن پائے کو فرسے حسین کے آئے</p>	<p>یہ رخ گوارا کیا معصوم کی خاطر یہ ظلم تھا پہلا شہِ مظلوم کی خاطر</p>	<p>اللہ نے وارث ہمیں جیگر کا کیا ہے دنیا کو طلاق لایہ بزرگوں نے دیا ہے</p>
<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>	<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>	<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>
<p>ہند کی جویاں عقد شہِ جن و بشر میں بچھی صفِ ماتم پس ہند کے طہر میں</p>	<p>یہ عقد نہ باعث ہو کسی بے ادبی کا کینہ نہ کہیں دل میں بھر آلِ نبی کا</p>	<p>سایہ بھی ریا کا نہیں اس اور خدا میں سردیگا فقط حق کیلئے راہِ رضائیں</p>
<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>	<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>	<p>مرثیہ خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا خاک و خون میں خوار ہو گیا</p>
<p>اسکے دل تاریک میں اس جانہ کا گھر تھا یہ عقد ہو جس کہ غرق میں مٹ رہا</p>	<p>شہید کو ہر نامہ دکھا دیتے تھے مولا ادبِ مہر سے گردن کو جھکا لیتے تھے مولا</p>	<p>بیٹا ترا بس دشمن اولاد علیؑ ہے بے قاتل شہیدؑ یہ ارشاد علیؑ ہے</p>

<p>۴۴ چند روز میں شہزادہ کے اویس چلوں گا کہ کسی سنیہ صلیب کے اویس سرتاری کو روک کر افسانے کے اویس یہاں سے سر نہ بہا کل خان کے اویس</p>	<p>۴۴ تھوڑے دنوں میں اپنے چاکر کل تک کچھ لوگوں کے اپنے چاکر قانون کی طرح اپنے چاکر خندان کو کرب اور رنج کے چاکر</p>	<p>۴۴ کراچی کے کچھ خطیب نے کہا سہ سہ کر کے میں نے کچھ کہا وان جانی کی تھان نہ سیدہ و نہ چاہ فوج شہسواران کی کسے جا کے چاکر</p>
<p>عیر سے نظر کر نہ مکان میں نہ کین میں بھوک ہو زبردست تھوڑے روز زمین میں</p>	<p>نے ملک نہ اقبال نہ یہ مال رہیگا یہ تابہ ابد صدمہ اعمال رہیگا</p>	<p>جب ہوئے سوار لکا گدراہ گدزین داخل یہ کرین ہند کو لا کر مے گھر میں</p>
<p>۴۴ جوشیہ خاوندی حق علم میں پھول تو حق قیامت میں شام میں پھول اور عورت و زلفہ کو اس میں پھول انجام کو دنیا کے سر انجام میں پھول</p>	<p>۴۴ تو پوچھا جو یہ فرمان شہزادہ سلیم حاصل ہوئی اس میں جو شہزادہ سلیم ملاک اب اس طرح سے یہ شہزادہ سلیم از ہونہ کو چھپ کر اسے یہ شہزادہ سلیم</p>	<p>۴۴ ان قصیدے کو خلیفہ شامیاری گوشت و نمین سر چھپ کر شامیاری کھا کر کہ وان نہد کس کی جو شہزادہ سلیم اگر قصیدہ سواری پر گری فوج وہ سلیم</p>
<p>یکساں نہیں رکھا ہو فلک و کسی کا یاں آج ترا دور ہے کل اور کسی کا</p>	<p>ہر نامہ و پیغام کا مضمون جدا تھا یاں نام علی دل کے نیچو یہ کھدا تھا</p>	<p>ہوئی کہ خبر دار جو کچھ بے ادبی کی میں خادمہ ہوں سبط رسول عربی کی</p>
<p>۴۴ جوشیہ خاوندی میں کسے کسے گوشت و نمین سب قیامت میں کھلا یاں عورت و زلفہ کو اس میں کھلا انجام کو دنیا کے سر انجام میں کھلا</p>	<p>۴۴ نیکم دہری باطل حق میں کسے کسے نور شوق حکومت تھا اس میں کھلا نہی بعد طلاق سکویہ ان میں کھلا حضرت کی بات یہ تو کسے کسے کھلا</p>	<p>۴۴ نیکم دہری باطل حق میں کسے کسے نور شوق حکومت تھا اس میں کھلا نہی بعد طلاق سکویہ ان میں کھلا حضرت کی بات یہ تو کسے کسے کھلا</p>
<p>جو مکتے میں ہوں جو زندہ ہوں مرے بکھو بھی لوہین نسب سے یاد کرے</p>	<p>اس عشق میں جز حسن نہ لائی ہو بھلا کیا عاشق جو دنیا ہو تو لو یوسف کی خطا کیا</p>	<p>یا فاطمہ کہ کرا بھی لو توں جو زمین پر پھر عرش میں پھر عرش میں عرش میں پر</p>

<p>۴۴ وہ جس کو آیت میں خود نظر ہے کچھ یاد دہی کی جنت کی بھی کچھ جو کچھ ہے مشاق ترانہ نام کے حاکم کے نہیں ہے کہ کھڑا قور و دان دولت ہے</p>	<p>۴۵ وہ تخت نشین درخشاں ملک کی یہ گوشت نشین مسکرت کھانے والے وہ غول پر ہنر مند شہنشاہ تاج وہ نیکو بین الہیہ اگر عشق میں ہے</p>	<p>۴۶ وہ نازیدہ فریاد میں زخم طعنے کا وہ زخم مریم و مہ مغل دریا کی وہ حکمت اعجازہ و عروت و مویہ کا وہ مہر و حسن و نجاست کا تقاضا</p>
<p>یان برنج و مصیبت وہاں غلش و خوشی ہے وان غزن و شمشیر یہاں قاتل و کشی ہے</p>	<p>زنا رہے وہ گردن ارباب خطا کا ادرام خدا کہ ہے یہ دست خدا کا</p>	<p>اور حق موعود کی صحت یہ فقط ہے وہ حرف غلط لفظ غلط و غلط ہے</p>
<p>۴۷ فرمان کی آیت کہ در قدر خداست تو کہ تو کہ تو کہ تو فاسق کی شکست نہیں ہوئے اندام چلبے اس کی شکست نہیں ہوئے کبریت کا آرام و مسرت</p>	<p>۴۸ وہ عاری غیر خیر ہے فتنہ کا شیطان کا وہ واسع و جانکا دنیا وہ درد بین و اندام ہے آرام وہ دریا ہے کہ ہے کہ ہے کہ ہے</p>	<p>۴۹ وہ سیر مایل یہ تاج اب تقاضا وہ جہر مغل و موت یہ تعویذ تقاضا وہ ارشاد اسلام کی راہ نامہ وہ ساری اسبب یہ بطل خدایہ</p>
<p>بتلاؤ تمہیں کون بھلاؤ کجف ہے وہ ہند کا پوتا ہی نہ رہا کا فطرت ہے</p>	<p>وہ چل میں بوجھل یہ دلتا میں بی ہے وہ چل میں قارون بخشش میں علی ہے</p>	<p>خوت ہو اگر ملک پہ اس اہل جفا کو رہجائے ہیں یاں دو نون چل ایک گدا کو</p>
<p>۵۰ لیکن ایساں غم غم آزاد کیا ہے غنی میں کی ترکیب کی صاحب کی کھانے کی ہر گز کی ہر گز کی</p>	<p>۵۱ یہ بندہ مہجور و بندہ زار ہے یہ کھڑے کا شطرنج وہ جو کچھ کھڑے وہ نیک و نیک و عفو کی تہ ہے وہ ناصق پاک فکرا یہ دین کا ہے</p>	<p>۵۲ یہ چھین کر توڑ کر الیو اب نہ کھوئے نہ خجالت نہ کھوئے ساتھ آؤ مس لوٹ کر ان سر الیو کچا بوند و لٹ کاٹ کر ان سر الیو</p>
<p>اب ہل کسے دولت و ریا کی طرف ہی کافی مجھ تاز لیت ہی نخر و شرف ہی</p>	<p>یہ خیر ہے وہ شر یہ نکوئی وہ بدی ہی وہ بت ہی بلا شک خلیل احدی ہی</p>	<p>اللہ کا ڈر نہ سمجھیں کا ادب ہے ساتھ کی لوندی یہ یہ کیا قرعہ ہے</p>

<p>ظلم آخوندان کی خدمت و خدایا و کچھ آفت و فتنہ و کجی تھیں جس سے مدد دے</p>	<p>ظلم کچھ کچھ زبردست حال گنہگاروں کی سال میں تھی جو کچھ کچھ</p>	<p>ظلم آخوندان کی خدمت و خدایا و کچھ آفت و فتنہ و کجی تھیں جس سے مدد دے</p>
<p>ہمدرد پر خف پاک کو دیکھا شرب کی طرف دیکھ کے افلاک کو دیکھا</p>	<p>سیدانیوں کی مشق زیارت میں مزدگی بھر مشرک قبر میں تڑپائی کرونگی</p>	<p>یہ ہم نہ تھا اسکو کچھ سنگی زینت بھائی کا ہونہ یہ ہے آئینگی زینت</p>
<p>ظلم آخوندان کی خدمت و خدایا و کچھ آفت و فتنہ و کجی تھیں جس سے مدد دے</p>	<p>ظلم کچھ کچھ زبردست حال گنہگاروں کی سال میں تھی جو کچھ کچھ</p>	<p>ظلم آخوندان کی خدمت و خدایا و کچھ آفت و فتنہ و کجی تھیں جس سے مدد دے</p>
<p>کانیا جگر اس ظلم بیون شاہ ہڈا کا جو ساتھ کچھ کچھ بلا عرش خدا کا</p>	<p>وان کچھ تو آل سیمیں کے خشم کو اس شان تو دیکھا ہونہ زینت کو دیکھا</p>	<p>ایمان کسی اور طرف دھیان لعین کا پہلے جو دیا حکم تو قتل شہرہ دین کا</p>
<p>ظلم آخوندان کی خدمت و خدایا و کچھ آفت و فتنہ و کجی تھیں جس سے مدد دے</p>	<p>ظلم کچھ کچھ زبردست حال گنہگاروں کی سال میں تھی جو کچھ کچھ</p>	<p>ظلم آخوندان کی خدمت و خدایا و کچھ آفت و فتنہ و کجی تھیں جس سے مدد دے</p>
<p>تھا ہند کا احوال مگر سوگ نشین کا کلمہ تھا اس نام خباب شہرہ دین کا</p>	<p>لکھا ہے کہ آؤ لکائی شوکت مشاں سے یہ دھیان تھا زلف بندھی ہوئی شان سے</p>	<p>لکھا ہے کہ آؤ لکائی شوکت مشاں سے یہ دھیان تھا زلف بندھی ہوئی شان سے</p>



<p>۴۴ تارکینِ جہان چھوڑ کر چلے گئے اگرستہ ہو رہا غمِ زینِ مین نقدِ شیریں پورِش نظر آیا کہن مین اگر تیکہ چھوڑ لیاں بھرنے لگین مین</p>	<p>۴۵ کوئی تیرا تکیا نہ ہی حاکم کو بلایا آج جو بھی مسکو لیا سین بنا دیا ارخون کا قطرہ اور انگلی سے تیا نظر کے کما قدر حلا بند و تیا</p>	<p>۴۶ ہنسکے کما قالم نے کہ سید ہوا رہا ماہی کی طرح چلے گیا نامِ جیمہ وہ کہنی لگی خاک سے چھوڑ گیا اگر ایک بات مین کہ چھوڑ گیا</p>
<p>گل تازہ کھلا قتل شبہ تشنہ گلو سے سبز ہوا لالے کی طرح لال ہو سے</p>	<p>محشر ہے بیامالہ بجناتِ سلاک سے دنیا مین برستا ہوا آج فلاک سے</p>	<p>کیون قتل وہ ہو نہ لگا کیا اسو خطا کی کچھ کہہ کوئی تقصیر امام دوسری</p>
<p>۴۷ گلگون نام ہوا دمِ سرِ تاشام پیشام کا حکم ہے چھوڑا شفقِ شام کھا کر اسوقت بیانِ نذرِ خونچام بجائے شغلِ عبادت بھی لایم</p>	<p>۴۸ غنی ہون کہین تیرا شکر کی بجائی کوصات کہ خط و جو کس کی صفائی نیرنگی کوئی تازہ خبر تو نہیں آئی نیرنگی نشانی تو نہیں تو نہ لائی</p>	<p>۴۹ اگر شوقین غافل شربِ تنہی کیا سویا کہا مین نے تو تو بھج دیا شہزادہ آفاق کا آداب کیا کیا نام نہ لگا مہر کے وہ کو کو کیا کیا</p>
<p>۵۰ ناگاہ مصلحت سے گلگون نظر آیا ملبوس جو پہنے تھی وہ پر خون نظر آیا</p>	<p>۵۱ اس سرکہ مین تیرا خزانہ ہوا خالی ہلتی ہے زمین کس سے زمانہ ہوا خالی</p>	<p>۵۲ اس کہنی سے تیرے مراد ل کانی ہے کچھ اصل ہے اس کی کہ مری صندھی کما ہے</p>
<p>۵۳ تیرے</p>	<p>۵۴ مرسی جو ہو محو آقا غمِ مردان مرسی جو ہو محو آقا غمِ مردان مرسی جو ہو محو آقا غمِ مردان مرسی جو ہو محو آقا غمِ مردان</p>	<p>۵۵ مکمل کیا کہ مین الیہ و کوئی کیا تیرے چھوڑی ہو کس سے تیرا کیا کیا خالق کے سوا اور کس سے تیرا کیا کیا تو اہل کرستہ کو کہ تیرا کیا کیا</p>
<p>۵۶ سجھی کہ باجرخ سیہ فام سے اتڑی بیرہ صقی ہوئی وہ ماد علی بام سے اتڑی</p>	<p>۵۷ تاریکا کہین نام نہیں جرخ کہن مین اگر وزنہ نمس و قمر کے تھو کہن مین</p>	<p>۵۸ اس درجہ جو تو انیہ تصدق ہے فدائے بتلا تو کہ نہ ہر اسے قرابت چھو کیا ہے</p>

<p>۴۴ وہ یوں بھلا توڑ کی کیا خاک کا بیوہ کسب گدو دھوپ کی سی بے تاب دور بین کشمیر کی بھونک سے خفا دور بین کشمیر کی بھونک سے خفا</p>	<p>۴۵ اسد کی بھونک کی بھونک کی بھونک اسد کی بھونک کی بھونک کی بھونک اسد کی بھونک کی بھونک کی بھونک اسد کی بھونک کی بھونک کی بھونک</p>	<p>۴۶ نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی نکھڑی</p>
<p>یو جھپٹے یہ جن بند ملکوں پر خون خدا کا رشتہ ہوا طاعت کا عقیدہ ہوا لا کا</p>	<p>گھبر کے خواہوں کو کما خیر ہو بی بی حال بکا اس وقت بہت غیر ہو بی بی</p>	<p>دل لگے جنبش میں میں فلک کے سرنگے بنی فاطمہؑ کے تاک کے</p>
<p>۴۷ جھپٹے نکھڑی نکھڑی نکھڑی جھپٹے نکھڑی نکھڑی نکھڑی جھپٹے نکھڑی نکھڑی نکھڑی جھپٹے نکھڑی نکھڑی نکھڑی</p>	<p>۴۸ یہاں سے نکھڑی نکھڑی نکھڑی یہاں سے نکھڑی نکھڑی نکھڑی یہاں سے نکھڑی نکھڑی نکھڑی یہاں سے نکھڑی نکھڑی نکھڑی</p>	<p>۴۹ کیا حال کمون داخلہ فوج کے کیا حال کمون داخلہ فوج کے</p>
<p>بیکار ہوا بال نکا تو میں بھی نہ جیونگی یاں ٹھینا کیسا نہ کھڑے بالی بیونگی</p>	<p>اسنورہ ترے حواسن پر سے ہیں اس قافلے کے گئے نی پیت سے ہیں</p>	<p>ان بھلیوں نے باغ میں خشک کیا ہوا شیر نکا انھیں بھلیوں نے خون پیا ہوا</p>
<p>۵۰ کونچ ہوا ان تو سر وہ اور پکارا کونچ ہوا ان تو سر وہ اور پکارا</p>	<p>۵۱ اور کھنکھناتی نکھڑی نکھڑی نکھڑی اور کھنکھناتی نکھڑی نکھڑی نکھڑی</p>	<p>۵۲ اور کھنکھناتی نکھڑی نکھڑی نکھڑی اور کھنکھناتی نکھڑی نکھڑی نکھڑی</p>
<p>دنیا کیلئے آل عبا کو بھی تو بھولا بند و نکو تو بھولا تھا خدا کو بھی تو بھولا</p>	<p>اک بی بی کے سر کھٹنے سے چال کھلو ہیں گویا کہ مرنی فاطمہؑ کے بال کھلو ہیں</p>	<p>غل غلا وہ اتنا نہ ہو حسینؑ ابن علیؑ کا یہ سید و کن سر ہیں یہ کنبہ ہی شیؑ کا</p>

<p>۴۹۱ اول جہان آن پیر گزشتہ ناموس منی خود بار روان ہو انبوہ ہوا در خفا تو غافل ہو جلالی اگر موت تو سوت کی طرح</p>	<p>۴۹۲ کوئی تو وہ چوہہ کی گشتی شش آستین جانت دوازہ وہ منظر ساقی کے ہونے کاظم خاکی ہو ہوئی تو بھائی کی طرح</p>	<p>۴۹۳ نہیدہ ہو تو منہم چھ جہاں قابل بیات نیند کی زبانی قابل زینب اور عجلہ کا منہم قابل ری جا کا طعمہ نہ شانی قابل</p>
<p>تشریح ہوئی کوچہ و بازار میں زینب بازار سے اب جاتی ہو دربار میں زینب</p>	<p>عقا منقہ از خواہر بے پیر کے سر پہ پیرانہ عقا شیشیر کی ہمیشہ کے سر پہ</p>	<p>سرنگے یہ ہمیشہ امام مدنی ہے ای کو نہ کو بے ادبی بدشگنی ہے</p>
<p>۴۹۴ شیریں شکر و حاکمی بہار کی زار دیاں مختلف دلی ہو کر کوئی کوئی نہ پیر چھائی گوئی کہ یہ وقت نیند محبوب کی</p>	<p>۴۹۵ دو سیران لڑائی میں حاکمین اور پردہ و بادلوں کا چھوڑ دین دیار کا سب حال ادا شد یہ دون اک جی بانی نظر کی ہو کر گون</p>	<p>۴۹۶ آؤ میں کھلا تخت پرانے شش اسو میں شیش پرانے کی جلوہ نائی بان ہند کو چھین سے تجلی نظر آئی چھوڑا بے شیشی نو چہرے پر لگائی</p>
<p>۴۹۷ نوحلم و مروت نہ جیا ہے نہ ادب ہو بڑا پردہ کیا پردہ نشینوں کو غضب ہے</p>	<p>جلالی کہ فریاد رسول عربی کی یہ تو مری سیدانی نوا سی ہوئی کی</p>	<p>کہہ سی ہو گری ہند زمین چٹھ کو کھرا کے سر پیشی یا ہر گئی چادر کو گرا کے</p>
<p>۴۹۸ نوریک رہا جبکہ در حاکم گمراہ باندھنے کی میں غزالان حرام راہ استادہ کی ک غلام نہ ہند سراہ دوری ہ خبر کی کیا ہند کو آگاہ</p>	<p>۴۹۹ حاکم کی بی بی گیتی اس کے خن پہ باغ و آباد ہوا ہند خوش بایں کو پہ بولی اور بھائی اور شہرست کے جلین پہ وہ حاکم کی بھائی بھلا شہر کی بن پہ</p>	<p>۵۰۰ نور سے آمد کا نپ گیا حاکم آفہ وہ پردے کی بھائی بھائی بھائی دیار یون کو حکم دیا تخت کی بلان چھائی نہ ردا توں چھ دیو کی سر</p>
<p>۵۰۱ بویچر کے اب کو چہ وادار میں قیدی کو غلو پہ چلو جاتے ہیں دربار میں قیدی</p>	<p>۵۰۲ شک ہے یہ تمہیں خواہر شیشیر نہوگی ایسی تو مے بھائی سے قصیر نہوگی</p>	<p>۵۰۳ رسوا ہوا اقلیم میں اب نام ہمارا ناموس نکل آیا سر عام ہمارا</p>

<p>۱۰۱ بناؤں کو حقیقت میں سمجھ کے عابد کو بیگانی میں غلط فہمی میں آنے والی داری نہیں ہے غیب کا فضل و عطیہ داری حاکم کے کما سوچے خالق باری</p>	<p>۱۰۲ سرنگے کی آواز فقط غنچہ شادین دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں</p>	<p>۱۰۳ تو تو تھا جو تیرے گریہ کی گاہ دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں</p>
<p>بنت شہر دان ہوں مریے ڈونگی اسوقت تو قائل تجھو جمع میں کرونگی</p>	<p>سب سے ادب ہندو سے تجھ بھیرے ہیں اہم آل بنی انکو تاشو کے سے ہیں</p>	<p>سرنگے کی آواز یہ صاحب معراج کا کنبہ یا ہے یہ کسی بیکیں و محتاج کا کنبہ</p>
<p>۱۰۴ تو توئی انصاف کر کے حکم ناموس کا اپنے تو یہ پردہ کی تو تیر تشوہ کا فقط تو ہے عزت شہر دربار کمان در کمان صاحب</p>	<p>۱۰۵ تو توئی غنچہ شادین دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں</p>	<p>۱۰۶ تو توئی غنچہ شادین دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں</p>
<p>واجب تجھو یا نوئی و لکیر کی حرمت وہ ہو تری حرمت یہ ہو لکیر کی حرمت</p>	<p>تجھ فق ہو ہوں اگر گو حضرت کی ہر کے گھبر کے گری سر پہ شہنشاہ زمین کے</p>	<p>سب قوم کے اشرف ہیں خاصا خدا ہیں بے دارت والی ہیں گرفتار بلا ہیں</p>
<p>۱۰۷ تو توئی غنچہ شادین دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں</p>	<p>۱۰۸ تو توئی غنچہ شادین دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں</p>	<p>۱۰۹ تو توئی غنچہ شادین دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں دیکھ کر کس دم میں ہر حال میں</p>
<p>چلا تاہو تو مند کی صورت کو نہ دیکھو فرماتے ہیں جیگر مری عزت کو نہ دیکھو</p>	<p>رکھو یہی پردہ مری عزت کا جیسا کا صدقہ علی اکبر کی جوانی کی قضا کا</p>	<p>سرنگے کی آواز یہ احمد مختار کا کنبہ یا اور کسی خاصہ غفار کا کنبہ</p>

<p>۱۱۱ زینب نظر فتنہ کی نظر بھڑکائی خود ہندی و نام و دیگر آواز دکھائی محتاج کو بین کی سادات کے</p>	<p>۱۱۲ عزیز کا دانا بچھو کیا بھول گیا ہو نہ ہر اکا گل دانا بچھو کیا بھول گیا ہو نہ لہجہ نا بچھو کیا بھول گیا ہو نہ لہجہ کو جا بچھو کیا بھول گیا ہو</p>	<p>۱۱۳ اے غلام خدیجی بالذکر بلواری رنگینے اونٹن سے یہ کلمہ جاری ایں صیدی خواہر کی باری بہر کھو وہ بچاری میں جگر واری</p>
<p>۱۱۴ کنبہ یہ بلا میں ہو شہ کرب و بلا کا اور قافلہ لوطا ہوا شاہ شہزاد کا</p>	<p>۱۱۵ زہر کی طرح خاص قدر زانی ہو سود میں کہوں لاکھوں میں کہ تم بہت علی ہو</p>	<p>۱۱۶ ایں ہر مری مرزا دی یہ زینب رکن میں ایں ہر مری مرزا دی یہ تراہر لکن میں</p>
<p>۱۱۷ چراغ ہوا ہند شاہ شہزاد کون یہ نام آج شہر کی یاد کون یہ چوچا کہ بھلا خیر ہے قیامت کا کون یہ دین کی گئی ہے بین کی شہزاد کون</p>	<p>۱۱۸ زینب فتنہ کی کہہ دے غصہ ہو اس نشت غوار کی سزا دار وہ ہو جیانی کہ بکریہ شہزاد ہو</p>	<p>۱۱۹ چراغ تھی میں کون شہر کی بلا ہو اب بھجی نقب میر سید کا ہوا ہو ایں کو مرزا لقا ہی شاہ شہزاد ہو ہدیہ حق تھا تو ہی مقتول تھا ہو</p>
<p>۱۲۰ بہٹی کوئی نہ ہر کی اسی میں کہ ہو ہے بالکل کسی بی بی میں بی بی کی ہوا</p>	<p>۱۲۱ انکی یہ لیاقت ہو کہ دربار میں آئیں مرکھو دی ہوے شام کے بازار میں آئیں</p>	<p>۱۲۲ آداب ہمیر نہ کیا ہاے شقی نے ہر طشت کی خاطر تھیں بالا تھا می نے</p>
<p>۱۲۳ صاحب علی خورشید اور بچھو کیا ہو بھول ہون زینب کی نورین خلیفہ ہو چاہتی ہوں خیر خیر کی صلہ ہو بچھو میں کی بھول کی بھول ہو</p>	<p>۱۲۴ زینب وہ زینب تو کھنڈی چکی روشن چہرے میں سر کا رہی چکی خاتون خان در غور رہی چکی کنبہ ہو رہی قوم رہی چکی</p>	<p>۱۲۵ مرکز غم کو قتل کر دینے آئے کھا تھا جو بچھو کیا ہو ساکن آئے ایں صادق اقرار نہی خراج آئے</p>
<p>۱۲۶ لوٹے دی اوش خوار کھوار تھیں کی صورت یہ تھیں کی ہو یہ فقار تھیں کی</p>	<p>۱۲۷ میں پیار کو مونی کا یہ کوہ نیلکی زینب یہ کہ تو ہی تھ بھیر کے رو نیلکی زینب</p>	<p>۱۲۸ نیرب میں ہر مری دوش سولہ جہان پر اب شہر کچھو نہیں بھرے نوک نہان پر</p>



۱۲۲  
حاصل شد که یک پلو خون دل خرید  
هر روز نذر می کنی تا شیری بود افزون  
در کعبه بنشین و غم را به سام کر مضمون  
آه دل قفسی در هر اک صفت نوزادون  
طالبین یقین داد و مضامین کلی کی  
پیر و پهلوانان کل سالک و عارفان

<p>۴۸ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>	<p>۴۹ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>	<p>۵۰ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>
<p>وہ کونسا بندہ ہو جو ہمنام خدا ہے مکمل ہو مگر عالم امکان سے جدا ہے</p>	<p>اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>	<p>اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>
<p>۵۱ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>	<p>۵۲ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>	<p>۵۳ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>
<p>وہ کون ہو جو فخر ہوا حکمت رب کا جیسے بھی ہو اگر نسخہ نویس اس کے مطب کا</p>	<p>وہ کون ہو اگر زبر جبرے کل مصحف رب ہی بچپن میں لبت کی طرح در دین سپاہ</p>	<p>وہ کون ہو تو برتر تھا پیغمبر کے برابر کھانا تھا غذا بیٹھ کے قبر کے برابر</p>
<p>۵۴ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>	<p>۵۵ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>	<p>۵۶ اگر خورشید کی تابانی ہو تو کون اور اگر شمع کی تابانی ہو تو کون نہیں ان کی تابانی ہو تو کون</p>
<p>اگر خاک ہو تو مکمل جواہر کی خوشی ہے اگر خار ہو تو میل بے سرمہ کشتی ہے</p>	<p>اگر خاک ہو تو مکمل جواہر کی خوشی ہے اگر خار ہو تو میل بے سرمہ کشتی ہے</p>	<p>اگر خاک ہو تو مکمل جواہر کی خوشی ہے اگر خار ہو تو میل بے سرمہ کشتی ہے</p>

<p>۱۱۱ کیا تیرے تھکنے سے میری حالت دیکھو تھکنے کے عوض تھکنے مضنون ہے میری ہر ضرورت کو دیکھ کر تھکنے کا علم ہو</p>	<p>۱۱۲ مولود کوئی کہو کہ تیرے تھکنے سے دوڑی کوئی کہو کہ تیرے تھکنے سے ایسا کوئی کہو کہ تیرے تھکنے سے</p>	<p>۱۱۳ جس کا کوئی نام نہ ہو جس کا کوئی نام نہ ہو جس کا کوئی نام نہ ہو</p>
<p>تھکین جو غلامان علی کرتے ہیں کیا ہو بس یہ مرے نقارہ شاہی کی صدا ہو</p>	<p>کا ندھی پس اک تار کفن لیکے گویں گردن پہ فقط داغ رس سے گویں</p>	<p>بوجھو جو کوئی کون وہ خالق کا ولی ہو قرآن بھی حدیثیں بھی پکاریں علی ہو</p>
<p>۱۱۴ وہاں شاہی میں تھکنے کا علم ہو وہاں شاہی میں تھکنے کا علم ہو وہاں شاہی میں تھکنے کا علم ہو</p>	<p>۱۱۵ جو کہ تھکنے کا علم ہو جو کہ تھکنے کا علم ہو جو کہ تھکنے کا علم ہو</p>	<p>۱۱۶ سلطان بدر شاہ ازاد تھکنے کا خوش نصیب بدر شاہ ازاد تھکنے کا زوال عربین جہنم تھکنے کا</p>
<p>۱۱۷ نہ ہین سمر کبر خفی کبر جلی ہے والند کہ یہ دلولہ حبیب علی ہے</p>	<p>۱۱۸ خامہ ہو تھکنے کا علم ہو یوسف کی طرح مصر میں تھکنے کا علم ہو</p>	<p>۱۱۹ بیت اشرف مہر و خشان بامت دار الکتب آیہ قرآن بامت</p>
<p>۱۲۰ لو کہ تھکنے کا علم ہو لو کہ تھکنے کا علم ہو لو کہ تھکنے کا علم ہو</p>	<p>۱۲۱ ممدوح مر جہنم تھکنے کا علم ہو ممدوح مر جہنم تھکنے کا علم ہو ممدوح مر جہنم تھکنے کا علم ہو</p>	<p>۱۲۲ کیا باب ہو کیا والدہ ہو کیا جہنم ہو کیا باب ہو کیا والدہ ہو کیا جہنم ہو کیا باب ہو کیا والدہ ہو کیا جہنم ہو</p>
<p>۱۲۳ اس طرح کا شمع نہ ادا ہو دوسرے آغاز نبی سے ہو تو انجام خدا سے</p>	<p>۱۲۴ آقا کی بدولت ہو زرافشان ہوں بنا شہر رخوردید ہو رانج سخن اپنا</p>	<p>۱۲۵ وہ احمد بزم ہو یہ دست احد ہے مولا اسد اللہ کی مان نہبت اسد ہے</p>

<p>۴۱۴ درد و غم کی ہر گز اگر کین اب نہ ہوں بیتابی چھید کر کے دو گز حق پائے ہوں اوصاف کو خوشی چھید نہ عیان ہوں غلبے کو زندان کو کھینچ دیا ہوں</p>	<p>۴۱۳ کیا تم یوں یہ ایام کمر نہ خیزو کھوڑی ہلانی نے بدن کے ہر پیر کو نیشہ کھوسے کی شادہ کیا ہر بند ان کو خوشی کی تفصیل و عالم ہو</p>	<p>۴۱۲ عیاں کو دنیا کی بین نہ خلیج جان اور غصہ کی پشیمانی بہر عقوبت جان کافر کے سوا کوئی نہیں بے وسار خیر و شر جہاد کے عمل میں جان</p>
<p>ہر گوش صدق کو گہرا آقا نے دیے ہیں زیب صدق گوش درد عطا کیے ہیں</p>	<p>باقی نہ رہی عالم امکان کو ہوس بھی ٹھہرا لیا ہفتہ بھی مہینہ بھی برس بھی</p>	<p>سب عقدے کھلے عہد شہ عقدہ کشا ہوں باقی ہے گرہ مصلحت بستہ قیام ہیں</p>
<p>۴۱۰ تقدیر کو ہر حکم انکا ہر کار یون شیش علی نے عطا کیا ہر کار جس طرح سچا سے حقیقت کو پکار کلی کے بھی لاکھ سبھی آقا بھی تھا</p>	<p>۴۰۹ سراج فلاح نش و شاہ نخت ہو اس زرش کو بھیا جلاک کو زرش ہو دربان علی روح رسولان صلوات موسیٰ بدیعیا و دان شمع کھنکھو</p>	<p>۴۰۸ وہی حق زبان فرہ دان کو قدرت لے لگی زبان جو ہو کو نون کو حجت گر دون بلند ہی کی زبان نہ زد بوسطت کو لیا حسن بیان نے شہادت</p>
<p>فرمانی جو خدمت میں فی الفور او کی حیدر کی اطاعت قضا کو بھی قضا کی</p>	<p>قندیل در قصر علی فروش برین ہے سنگ در حیدر سر جبریل امین ہے</p>	<p>پرائی قناعت ہی فزون حیدر بیان ہے جز نام خلیفہ نہ بیا اپنی زبان سے</p>
<p>۴۰۷ کیا حاج بلند ہی اسلام کو خلیفہ کیا حاج کو رفتنی اور خوش نام ایکین عقلا کو خوش اور بدید ایمان شریعت پر اور قضا کو</p>	<p>۴۰۶ بو کرکت انگشت جناب شریفہ بو خاندہ تقدیر فقط ناک بے پر بے عین علی نہ توجہ خواجہ بجزوات علی نہ توجہ خواجہ</p>	<p>۴۰۵ اور سپید اللہ و قرآن میں اجماع ہوئی ہو سخا ہفتہ کی سب کو معلوم اس لفظ پر اللہ کے معنی کو معلوم</p>
<p>بیعت کو شرف ہاتھ سر قرآن کو قلم سے خطبہ کو شرف نام سے ہر کو قدم سے</p>	<p>فخرائے قدم سے ہوا اللہ کے گھر کا جیسے پسر نیک سے ہونا نام پدر کا</p>	<p>جو کچھ دیا بندوں کو خدا نے ازلی نے تہا وہ کسے دیا اللہ علی نے</p>





<p>۴۳ بحال غم یافتہ کو دل سے بھلاؤ بہن کو تو بھلاؤ بسوں کو دھو بیٹوں کو خونینوں کو دقت کو مخالفت کو رلاؤ بیست کیسی باہر تصور میں لٹاؤ</p>	<p>۴۴ بجلیاں خنص ہو کر بنیں گنج احوال بجلی کی اٹھا روئیں کا کھچا ہوا چال سوار دھجج کو شاہ خوش حال نٹن دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو</p>	<p>۴۵ بجلیاں گھر گھر گھر گھر گھر گھر گھر گھر ادھر تو تھوڑا شہر گھر گھر گھر گھر گھر گھر اب ایک بھی جگہ گھر گھر گھر گھر گھر گھر اب عید کو خطیبہ پر عید گھر گھر گھر گھر</p>
<p>۴۶ کہنہ ہین نہی مجھ پہن احسان تمھارے تعریف علی شہنشاہ ہو قربان تمھارے</p>	<p>۴۷ عالم تھا یہ کچھ فوج شہنشاہ دلاک پر خورشید غماشے کو چڑھا بام فلک پر</p>	<p>۴۸ زہرا سے خبر دار نہی اسے خدا ہے انت سے نگہبان کہ زہرا سے سولہ ہے</p>
<p>۴۹ بجلیاں تر غم سے سر دیا بھلاؤ بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال</p>	<p>۵۰ وہ صبح وہ شہنشاہ سپاہ بھلاؤ وہ تازہ صبح کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال</p>	<p>۵۱ بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال</p>
<p>۵۲ خالق نے وہی روز ازل جس کو کیا ہے اب تم بھی وہی اس کو کرو حکم خدا ہے</p>	<p>۵۳ جسگر رشتہ اقلیم رسالت کی جلو میں گوا کہ امامت بھی نبوت کی جلو میں</p>	<p>۵۴ لذا فشان جو سرگشت امام دوسر تھا فوارہ خورشید میں اب سکا بھرا تھا</p>
<p>۵۵ بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال</p>	<p>۵۶ بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال</p>	<p>۵۷ بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال بجلیاں شہنشاہ کو دے دے احوال</p>
<p>۵۸ کافرستان میں کہیں پیغمبر دین کو پھر سنگ توڑیں وہ دندان و دین کو</p>	<p>۵۹ نہر سے جو تگر و عیان سگدازوں میں وہ کج تازہ تھا باز سینہ مقول میں</p>	<p>۶۰ بیعت بسر دست امیر آج سے ہوگی شیمون میں با عید غدیر آج سے ہوگی</p>

<p>۱۴۴ ہا اور کہی پختہ تھا جان کی تمام پوشیدہ بنیہ تمام کب سے جلد ہو کے جلا آیا تھا دم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم</p>	<p>۱۴۵ وہ کہ جس کی جلد نہ رہی تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم</p>	<p>۱۴۶ پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم</p>
<p>۱۴۷ آب خشک اسکا اثر جملہ دوا تھا مستقیقہ واسطے وہ خاک شفا تھا</p>	<p>۱۴۸ مگر کہ تو چھوٹا ہو رو بال ملک کعبہ بھی مہر میں اترا آئے فلک</p>	<p>۱۴۹ شفاق بھی سب خلق کہ کی وحی خدا ایسا تو نہ جمع کبھی ہو گا نہ ہوا ہے</p>
<p>۱۵۰ پس جس طرح تھا لب شہید کہ کبار نازل ہو کر جبرائیل صدیقی قیام کی طرف کہ لایا ہو نون ہدیہ شفا در تحفہ اول تو درود و شفا</p>	<p>۱۵۱ نیا پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم</p>	<p>۱۵۲ پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم</p>
<p>۱۵۳ اور ہدیہ ثانی کہ وہ فرمان خدا ہے شیرین ہو مگر قند عتاب اس میں بھر ہے</p>	<p>۱۵۴ پیمان کر دن سکوت و رسالت میں خلل وز نام نبوت کی جریدہ سو نکل جائے</p>	<p>۱۵۵ جو حیرت صفہ رکھیں خطبہ پڑھو نکل اب دست خدا اتمام کے ممبر پہ چڑھو نکل</p>
<p>۱۵۶ وہ جس نے لڑ کر کہ وہ کیا ہے عید کی آمد میں آتش و خوار مست بھی کہ کہی تو خوار</p>	<p>۱۵۷ پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم</p>	<p>۱۵۸ پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم پختہ نہ رہا تو دنیا کی پختہ کریم</p>
<p>۱۵۹ گر یہ نہ کب کچھ نہ کیا کام ہمارا بند و ن کو دیا ایک نہ بیغام ہمارا</p>	<p>۱۶۰ کہد و کہ سنیں کج کے دن اگر وہ ہم کو اندھ نے جو لوح پہ لکھا ہے قلم کو</p>	<p>۱۶۱ جبرائیل خدا ہوتے ہیں مولا کہ چشم پر ہر فرس زمین کرتے ہیں ایک یک قدم پر</p>

<p>۴۵۴          ہوں ملک قدرت کو کھلا کھٹک          سب غصہ نہ کیا اول پیرین          تھا تو غصہ رسولان کلف کو درین          ہر ذرہ میں بھی طلوع صبح کی آہن</p>	<p>۴۵۵          چہرہ ستارہ اللہ نور لاکھ نکلا          غل غل کر رہی رست رفتہ رفتہ نکلا          مہر پر لکھے تھانہ رکھے سینہ پیر آقا          وہ نہ برونوش کو تھار نہ بین بالا</p>	<p>۴۵۶          ابواب جان کھلنے سے تار شمع          آفتاب کی چھینچھوین میں جھلک          باہر کیا ٹھیلے کی بھی غور پر شید غفلت          گئے گھر صد ویکے کچھ برخ غم</p>
<p>۴۵۷          ہر غل ہر صاف آئینہ طلعت کی انر سے          آسان ہو ترشے کوئی عیناک جو قطر سے</p>	<p>۴۵۸          حیدر کے قدم سے شہ لولاک کی پاس سے          دو درجہ بلند اور ہو عرش عکا سے</p>	<p>۴۵۹          ہر ذرہ ترقی سے گیا پیر خ برین پر          ذری تو فلک پر تھو ستاری تھے زمین پر</p>
<p>۴۵۸          فتح و زبان تھی کہ ایک بین دنیا          تو تر تھے برابر دو الف جگہ بین دنیا          کیا دوا رفت بند سگیاہ کا ہویا          بہر بند سدر کھلا کر وہ شیر تھی گویا</p>	<p>۴۵۹          بولا لاکھ شمع کہ دوزخ کو بجھاؤ          بان طرہ نور آج فرشتوں کو بجھاؤ          بان جو روئے شمع کو جال اپنا دھکاؤ          بان قد سید عیسیٰ پر بھی بجھاؤ</p>	<p>۴۶۰          آگاہ چہرے زبان کی اگر نشان          کہ خطیب بیجا شمع قدرت بیرون          بیجا کہہ دو اللہ جہاں جم در جان          دانشہ و بینندہ ہر غنی و فغان</p>
<p>۴۶۱          فساد تعریف مخالف سے کہو مکی          ہاں گیارہ اماموں کے مین قصہ مین ہو مکی</p>	<p>۴۶۲          ہم دیکھینگے اب عالم ہستی کو طبق کو          کر تو بین بنی آج وحی نائب حق کو</p>	<p>۴۶۳          جبار ہو قہار ہے قادر ہو احد ہے          تو اب ہے وہاں ہے عادل ہو صمد ہے</p>
<p>۴۶۲          شان کو نکل شمع آواز بیدار          نہ چلیم کچھ حیدر کی آگہا چکر مختار          دل شیعہ یوں کے شادی ہو تو بیکار          پیچہ شہ دل حال سید حیدر یوں کے بخار</p>	<p>۴۶۳          ان جودہ طبق عین جو خزانے ہوں کجا          اسم وہ خارا کجا حیدر سے ہوں کجا          گنجینہ مین صمد تو کہے عرش کجا          دوزخ کجا محبوب مین دوزخ کجا</p>	<p>۴۶۴          کہہ کر بہت پاس ہو آواز شمع          وہ نور کو عظمت کہے عظمت کو نور          نظر کو نور نور کے نور کر تار شمع نور          دنیا تو نور و شک کو حکمت کو نور</p>
<p>۴۶۴          و ان صاعقہ گرتا دل دشمن پہ تو کم تھا          پر خیر ہوئی بیج مین مولا کا قدم تھا</p>	<p>۴۶۵          عاشق مین مہی اور علی گرب ہر ایک سے          سب پرانہ درود کے بر صحن تھو خدا سے</p>	<p>۴۶۶          جسکے یہ قدرت کہ گھر حمدی فزون مین          ہم سب گھر یک صمد کن نیکون مین</p>

<p>۲۴ خداوند کی سبوت اور خالق اور موجد خلاق تین روح اور ازل اور ابد جبرائیل بلایت سے بیان کی خبر واقعہ انداز سے ناگاہ دید</p>	<p>۲۵ پھر باز دیکھو حکم خداوند کا جو باری علی نواز سے احمد علی کا بغض و نفرت اور دشمنی تھی لیکن اور بیکار سونو صا جو آیا اور آیا</p>	<p>۲۶ جبرائیل نبین اور نبی اس کی بھی آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ازل سے جو خداوند کی طرف سے جو نبیوں کا خداوند کی طرف سے جو نبیوں کا</p>
<p>۲۷ اقلم ابد کشور باندہ ہے اسکا جوانے سوا ہی بخدا بندہ ہے اسکا</p>	<p>۲۸ ہر غائب ظاہر پہ عجم اور عرب پر حیدر کو امیر آج خدا کی اسباب پر</p>	<p>۲۹ اسکا جو عدو ہو گیا اس راہ سے پھر کر وہ بہت کا ہوا مقتدا اللہ سے پھر کر</p>
<p>۳۰ اک قطر خون چاہے کہ خون و قہر ہر روز جو چاہے تو دو عالم کی ہر روز جو چاہے تو دو عالم کی</p>	<p>۳۱ مولانا کی جگہ علی کا ہو گا میں کیا ہوں کہ خود حق کی جگہ جو اس کی ہوں اعدا وہ مجھے پہنچا اللہ والا اک کی تو میں پہنچا</p>	<p>۳۲ یہ قلم دین اور جو پھر اس کے با علی اور عبادت کہ نہیں دیکھ بہر مخلصان حیرت روزه ہو نہ جاہ بوسے شفا شامل روزہ نہیں</p>
<p>۳۳ ہر وجہ سے خالق کی طرف روئے جہان ہے اور کہ خدا چار طرف سوئے جہان ہے</p>	<p>۳۴ ہم بایہ موٹو ہے محب اسکی نظریں ہم سایہ فرعون ہو عدو اسکا سقرین</p>	<p>۳۵ جو اس سے پھر راج نہیں عیساں کہ اسکو اللہ سے پھرنا ہی طوالت مہر م اسکو</p>
<p>۳۶ جسکی ہر قدرت چھوڑ کر اسکا ہون جو باری علی سے اسکا ہون</p>	<p>۳۷ ہو گئی نبوت تو نہیں بعد اسکا باقی جو فضائل میں خدیج بن چاچا کو اسکو یا آقا میں تھا اس پیشہ میں مدد کیے سب جگہ جگہ</p>	<p>۳۸ جسکی ہر قدرت چھوڑ کر اسکا ہون جو باری علی سے اسکا ہون</p>
<p>۳۹ کرباں کہوں میں تو نبوت کا خطر ہے اب حق ہی نگہبان تو کیا بند و کار ہے</p>	<p>۴۰ باقی انہی میں تو نبوت کے گلے میں دیکھو نہ انہیں ناند عقیقہ خیر کے گلے میں</p>	<p>۴۱ سورہ ہر قرآن جو ہمیں کہے لے ہی وہ چند روز دیت چند روز کے لے ہی</p>

<p>۱۷ اگر اسکا عدد ہو گیا دے کہ کسی خائن خائن کی عفو و عین کی بجائے خائن وہ تفسیر مخالفت ہو یا طلحہ نافع</p>	<p>۱۸ ہم در خون کشیدہ کیا کیوں غفلت دی کیجیہ نبوت کی جہاں کی کشت انکار راست کا اور نجات نبوت ملکہ نبوت کا وہ نہ ہو نہ فساد</p>	<p>۱۹ خیر کی لائے کی شافق کی شافق خیر کی لائے کی شافق کی شافق خیر کی لائے کی شافق کی شافق خیر کی لائے کی شافق کی شافق</p>
<p>۲۰ اگر آن محب اسکے تمام اہل زمین ہوں دو رخ نہ رہے ایک بھی بخلدین ہوں</p>	<p>۲۱ جو وحدت اللہ کا مسکر ہوا یار و کافر ہوا کافر ہوا کافر ہوا یار و</p>	<p>۲۲ دشمن کھود دشمن کو ملک ہو کہ بشر ہو زوج ہو کہ مادر ہو پدہ ہو کہ پسر ہو</p>
<p>۲۳ ہر اول غفلت اور سابق الاسلام کلمے میں و نام کے بعد اسکا بھی نام بلکہ کوفت باز دہائی کی حق و نام غمار میں رخ کا اور ملک کے اعلام</p>	<p>۲۴ یہ نطق خدا اور اسے دیکھو نہ زانا یہ سرور و شمع نہ عجیبین گانا یہ دربار اسبہ نہ دروازہ گانا</p>	<p>۲۵ یہ وہ اگر کہ خشیہ ملک کی شافق حق کی کہ سنیں بھوکا دیون کی شافق راجہ جی است پیر کی شافق کی شافق جسٹس مان بایب کی شافق کی شافق</p>
<p>۲۶ ذریعہ کو تم تو بڑھی شیت بنی سے اور نسل مری ہوگی حسین ابن علی سے</p>	<p>۲۷ یہ کشور ایمان ہے ویران نہ کرنا یہ جات قرآن ہے پریشان نہ کرنا</p>	<p>۲۸ جو پشت بد سے ہو قاسم سے کر گیا مادر بختا ہو جو خطا اس سے کر گیا</p>
<p>۲۹ قرآن مجید کو حق و کرم ہے قرآن مجید کو حق و کرم ہے قرآن مجید کو حق و کرم ہے قرآن مجید کو حق و کرم ہے</p>	<p>۳۰ یہ صفائی شکر کی صفائی علی یہ صفائی شکر کی صفائی علی یہ صفائی شکر کی صفائی علی یہ صفائی شکر کی صفائی علی</p>	<p>۳۱ یہ صفائی شکر کی صفائی علی یہ صفائی شکر کی صفائی علی یہ صفائی شکر کی صفائی علی یہ صفائی شکر کی صفائی علی</p>
<p>۳۲ اگر کیا گردل حیدر کو شکستہ سوار کیا کعبہ دار کو شکستہ</p>	<p>۳۳ اگر یہ شرف حقانہ نبی اور ولی میں ہیں سارے رسولوں کو کمال ایک علی میں</p>	<p>۳۴ اگر حسین شہید کو وہ عصیان کی سزا ہو جائے علی بی بی میں اور سب کو بجا</p>



<p>۴۴۴          یہ جو کہ کوئی نہیں کہنے کیا ایجاد          یہ جابلقی رواس اور خالق جبار          باہر اور سو لوگوں کو شوق و اشتیاق</p>	<p>۴۴۵          یہ کہنے کیا قاسم حیدر کو بلبل          جو از غریب زبیر غلغلی غلغلی          فرمایا کہ بھیر بھیر کو بھیر بھیر          بین کو بھیر بھیر بھیر بھیر</p>	<p>۴۴۶          یہ کہنے کیا قاسم حیدر کو بلبل          جو از غریب زبیر غلغلی غلغلی          فرمایا کہ بھیر بھیر کو بھیر بھیر          بین کو بھیر بھیر بھیر بھیر</p>
<p>۴۴۷          آئی یہ ندا عرش معظم سے نبی کو          اللہ کی جانب سے کوکب و پیار علی کو</p>	<p>۴۴۸          حق کا ہوشیر اور یہ مولا ہو بھیر          میر ہے وزیر اور یہ آقا ہو بھیر</p>	<p>۴۴۹          کچھ سنتے ہو کیا حق علی جانب حق          میں وصف علی کرتا ہوں حق کتا حق</p>
<p>۴۵۰          اور یہ منو اب صبر علی اللہ کا جواب          اگر دوزخ میں کی یہ زبیر غلغلی جواب          اور یہ بھیر بھیر بھیر بھیر بھیر</p>	<p>۴۵۱          بیوت کو دوزخ اور سے سا بھیر بھیر          پھر دوزخ کو قلعہ کو گشت بھیر</p>	<p>۴۵۲          سلطان بن علی غلغلی بھیر بھیر          جیسے جیسے بھیر بھیر بھیر بھیر</p>
<p>۴۵۳          در واک زمانہ شہ مردان سے بھیر          اور فاطمہ پر حل میں دروازہ گرا ہے</p>	<p>۴۵۴          حجت جو سر یہ بھیر بھیر وہ ادا کی          بوقوفہ خدائے کما رحمت ہے خدائی</p>	<p>۴۵۵          جو منہ علی شغل نہ تھا حور و ملاک          بے نام علی دور نہ تھا ایک فلک</p>
<p>۴۵۶          وہ خان بھیر بھیر بھیر بھیر          اور یہ بھیر بھیر بھیر بھیر</p>	<p>۴۵۷          اور یہ بھیر بھیر بھیر بھیر          بیوت کیلئے بھیر بھیر بھیر</p>	<p>۴۵۸          بیوت کیلئے بھیر بھیر بھیر بھیر          اور یہ بھیر بھیر بھیر بھیر</p>
<p>۴۵۹          نے یاد وہ بیوت ہو نہ وہ حکم نمی ہے          دشمن کو فقط مشورہ قتل علی ہے</p>	<p>۴۶۰          باقی کوئی بندہ نہ رہا ارض و سما          کو فین کی بیوت ہوئی اک دست خاں</p>	<p>۴۶۱          اکٹھے ہو کہ وہ کم نہیں گنوں کسی کے          میں کہا کیا بولا کہ اوصاف علی کے</p>

<p>۱۴۴          کی محبوبیت تو تیرا کا تھا          پیر زور بھی وہ سب کہ در قہر یونین سے          جویت کہ تیرے سر کر لگا ہے          باقی بر دشمن نہ پاس نہ تیرا</p>	<p>۱۴۵          کیا بر دشمن تو انار زریب          گھر چھوڑ دیا زرت کر کے          ماہوت سے لیا زرت کر کے          زنا باطل لایع ہوا ابو اغضا</p>	<p>۱۴۶          دین داؤدی نظم کی ایسا ہے          یہ عقائد تو ایسا ہے          ہر طرح سے ایسا ہے          نہ قطعاً بخل نہ محتاج ہے</p>
<p>یہ زور علی اور خلاق سے جدا ہے          کیوں سب سے سوا زور نہ دوست خدا</p>	<p>بتاب زمین بھی دل عقوبت کے مانند          بر صبر و قرار آگیا ایوب کے مانند</p>	<p>کرتے ہیں نبی عدل بیان پیروی کا          جو حال عدالت میں ہو میر اسو علی کا</p>
<p>۱۴۷          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۴۸          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۴۹          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>
<p>۱۵۰          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۵۱          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۵۲          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>
<p>۱۵۳          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۵۴          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۵۵          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>
<p>۱۵۶          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۵۷          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۵۸          کہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          جو تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی          نہ تیرے ہونے کی دولت یہ تیرے ہونے کی</p>

<p>مثنوی وہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ حق طوار وہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ حق طوار وہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ حق طوار</p>	<p>مثنوی شہرہ کی باتوں سے مراد کہتا ہے شہرہ کی باتوں سے مراد کہتا ہے شہرہ کی باتوں سے مراد کہتا ہے</p>	<p>مثنوی بالا گفت و ست ایسا کہ حق و مال بالا گفت و ست ایسا کہ حق و مال بالا گفت و ست ایسا کہ حق و مال</p>
<p>حق و شرف نادانی کس کو دیا ہے کہد و حق و باطل کو جدا کئے کیا ہے</p>	<p>مارا سی چائے وہ شہرہ دار میرا ہے سب نے کہا یہ آپ بتائے تو مرزا ہے</p>	<p>ذروں کی زیادہ دیار اہل زمین کو گوہر نیے تار و نسیر سو ابرخ برہن کو</p>
<p>مثنوی یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے</p>	<p>مثنوی میرا سر و پا ہے اچھا بچہ میرا ہے میرا سر و پا ہے اچھا بچہ میرا ہے میرا سر و پا ہے اچھا بچہ میرا ہے</p>	<p>مثنوی بہشت کی باتوں سے مراد کہتا ہے بہشت کی باتوں سے مراد کہتا ہے بہشت کی باتوں سے مراد کہتا ہے</p>
<p>مردہ وہ لوگ سب در مسجد پہ کھڑے ہیں قاتل نہیں ملتا ہر دو میں پٹے ہیں</p>	<p>مگر یہ لوگ کہے کہا شیر خدا نے کس نے جو مارا ہے وہ بولا کہ چپا نے</p>	<p>چونکہ یہ حال نہ کپڑے میں نہ گئے قاوٹ سے بگلتے ہیں چھتے گرتوں کو پینے</p>
<p>مثنوی یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے</p>	<p>مثنوی یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے</p>	<p>مثنوی یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے یہ کہنے کا لفظ غور و فکر سے ہے</p>
<p>راہی بخف یاں کو سب پیر و جوان ہو بابوت کی ساتھ ہزار کے رواں تھے</p>	<p>فیوٹ کے لیے بخشش پوشاک سدا حق ثابت نہ فرما تھے نہ شہر اپہ روشی</p>	<p>نزد و وہ جس حال میں ہیں کہنی سے کیا تکلیف و اظہار میں خالق کا گلہ ہی</p>

<p>فصل ۱۱ لکھا کر کرکے غصہ کو مٹا دیا آتش چوین پارسین نقشہ نے لکھا جسٹ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ غلو کی اکسیر طلائع لکھ لکھ</p>	<p>فصل ۱۲ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ اس کو جو تھم لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>فصل ۱۳ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>اللہ نے بخشا تھا جو نقشہ لقب اسکو نقشہ نے طلا کر دیا اکسیر سے مس کو</p>	<p>امت کو ہوا راضی میں دکھ ہو تو کیا ہے وہ سیر ہوں ہم فاقہ گرین بس یہ مرزا ہے</p>	<p>باقی نے کہا ایسے تو کل جو کیا ہے مالک نے ایسے قہر زرو سیم دیا ہے</p>
<p>فصل ۱۴ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>فصل ۱۵ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>فصل ۱۶ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>دینداروں کی اکسیر دل پاک ہے نقشہ ہم خاک ہیں تو خاک ہے زخاک ہے نقشہ</p>	<p>شہید کو امت نے پھایا دکھن بھی کیا قیے کفن چھین لیا امت نہ بھی</p>	<p>ممسوس بحق ذات شہنشاہ امم ہے خالق سے سوا ہونہ محمد سے وہ کم ہے</p>
<p>فصل ۱۷ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>فصل ۱۸ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>فصل ۱۹ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھم لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>یہ حال ہی میرا میں خاتون عورت کا پیوند بھی کپڑے کا نہیں برکھ کا</p>	<p>حسب گریہ کہا فخر سے رہ یا دھلا میں سیر طلائع الہیہ تو حوض طلا میں</p>	<p>اک ذرہ درگاہ شہر جن و ملک ہوں اللہ کا خلق میں خورشید فلک ہوں</p>

<p>۱۱۱۱ بہارِ جنتِ شہید کو لاہور کی کشتہ بولالیک کی تھریا سو غریب اگر نہ ہو تو ہر جہنم کی شہید میں کوئی نہ ہی اسے صدمہ لگے</p>	<p>۱۱۱۲ اے جانِ علی حق اذان کی انہی تیرے دلطف اذان میں کی اندوہی اور علی کی کو تو کجا اور دوسرا دلطف نہ بھی ہو</p>	<p>۱۱۱۳ اے جانِ خدیجی علی کی جس تیغِ جہنم کی سرِ تیغ اگرست میں نہ اڑے جہنم کی اور نہ کوئی جہنم کی تیغ نہ لگے</p>
<p>جو کچھ ہے مخالف میں وہ شیک سقری تو اور کس شیعہ جہنم سے بری</p>	<p>۱۱۱۴ ہے جانِ علی بیچ میں اندوہی کے اندوہی دونوں نگہبان ہیں علی کے</p>	<p>۱۱۱۵ سرِ پیو خدا کیلئے اب وہیان کا تیغ ہی اور حیدر کے گرا کا سر ہے</p>
<p>۱۱۱۶ اے خداوندِ جنتی سر ہے چاہے کہ کوئی نہ لگے جہنم لگے کہ جو جہنم کو نہ لگے والہ کون ہو نہ ان کا کس سے</p>	<p>۱۱۱۷ اے جانِ علی خداوندِ خدا تو جہنم کی شہید شہید آجین شہید شہید شہید بس جہنم کی شہید شہید</p>	<p>۱۱۱۸ اے جانِ علی کوئی نہ لگے جہنم اگرست میں نہ لگے جہنم اگرست میں نہ لگے جہنم اگرست میں نہ لگے جہنم</p>
<p>۱۱۱۹ مسجد سے عیان دلے علی کی مدد ہے ممبر کو جو دیکھا تو وہ دہراں پڑ ہے</p>	<p>۱۱۲۰ کہتے ہیں جسے شان کریبی سود کھادی کافر نے تو دشنام دی حیدر نے دعا کی</p>	<p>۱۱۲۱ اب بچوں کو شیعہوں کے کیا ترس ہو دنیا سے تنگ آیا ہوں تو مجھ کو اٹھائے</p>
<p>۱۱۲۲ اے شہید سے کہتے تھے شہید کا جو وقت نماز کے ہوا شہید کا سر</p>	<p>۱۱۲۳ اے جانِ علی شہید کی دعا کی تا خدا شہید کی دعا کی</p>	<p>۱۱۲۴ اے جانِ علی شہید کی دعا کی تا خدا شہید کی دعا کی</p>
<p>۱۱۲۵ ہر باہر مقام ایک ہی ایک ہی کا باطل ہر اذان میں نہیں نام علی کا</p>	<p>۱۱۲۶ دھونڈھو تو نشان بھی نہیں حیدر کا باقی فقط انعام مبارک سے اذان میں</p>	<p>۱۱۲۷ تم عید کے دن دو کے شہید سے لپٹ کر رویکھا حسن بابک نمبر سے لپٹ کر</p>



<p>۱۳۱۱ کھانہ کی آواز شہر خیریت نہیں بہار کی آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>	<p>۱۳۱۲ آیا تھا بھی نہ کوہ کی لالہ بہار کی آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>	<p>۱۳۱۳ آیا تھا بھی نہ کوہ کی لالہ بہار کی آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>
<p>۱۳۱۴ جس کی سواری سو فروس چلی ہے جاگو یہ شہر قد شہر قتل علی ہے</p>	<p>۱۳۱۵ مرد کے تصور میں مے نوش گئے ہیں مکھن ہے نیا لوم صاحب بھی سنے ہیں</p>	<p>۱۳۱۶ مرد کے تصور میں مے نوش گئے ہیں مکھن ہے نیا لوم صاحب بھی سنے ہیں</p>
<p>۱۳۱۷ کھانہ کی آواز شہر خیریت نہیں بہار کی آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>	<p>۱۳۱۸ کھانہ کی آواز شہر خیریت نہیں بہار کی آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>	<p>۱۳۱۹ کھانہ کی آواز شہر خیریت نہیں بہار کی آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>
<p>۱۳۲۰ عشہ مے اعضا میں اور دل بھی حزن ہے تھک کوئی خالق کیلئے پاس نہیں ہے</p>	<p>۱۳۲۱ دور وز ہے دنیا میں بس اب فوت ہمارا اکیسویں کو اٹھیکا تابوٹ ہمارا</p>	<p>۱۳۲۲ دور وز ہے دنیا میں بس اب فوت ہمارا اکیسویں کو اٹھیکا تابوٹ ہمارا</p>
<p>۱۳۲۳ آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>	<p>۱۳۲۴ آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>	<p>۱۳۲۵ آواز زور کہ باندھ علی علی میں شہر خیریت میں گرجا گراں بہار کے کوہ مبارک انداز تھے تھے کوہ</p>
<p>۱۳۲۶ دینے بھی ہر جہت بھی ہر گاہ خدا میں دیکھو ان کے کیا ملتا ہے طاعت کی جزا میں</p>	<p>۱۳۲۷ دینے بھی ہر جہت بھی ہر گاہ خدا میں دیکھو ان کے کیا ملتا ہے طاعت کی جزا میں</p>	<p>۱۳۲۸ دینے بھی ہر جہت بھی ہر گاہ خدا میں دیکھو ان کے کیا ملتا ہے طاعت کی جزا میں</p>

<p>مرثیہ ایک شہر کا نام ہے کہ اس میں آواز نہ آتی اس کی شہریت میں جو حق کی باتیں آتی ہیں وہ اس کا گھر ہیں ساری پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>	<p>مرثیہ جو کہ تیرے شہر میں ہے وہ تیرے دو پیرے ہیں ان کی تیرے شہر کی پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>	<p>مرثیہ جو کہ تیرے شہر میں ہے وہ تیرے دو پیرے ہیں ان کی تیرے شہر کی پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>
<p>سبیلین بی گھر سے چلے خانہ حق میں اور تھکے پہلے وہ لگاتے تھے قلعہ میں</p>	<p>شہر کا یہ حکم جو سن پاتے تھے حیدر تھے عالم غش میں یہ تروپ جاتے تھے حیدر</p>	<p>اور بولی کہ یار مے دلی کو شفا دے حیدر میں پسردینی ہوں ارث کو بچا دے</p>
<p>مرثیہ ایک شہر کا نام ہے کہ اس میں آواز نہ آتی اس کی شہریت میں جو حق کی باتیں آتی ہیں وہ اس کا گھر ہیں ساری پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>	<p>مرثیہ جو کہ تیرے شہر میں ہے وہ تیرے دو پیرے ہیں ان کی تیرے شہر کی پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>	<p>مرثیہ جو کہ تیرے شہر میں ہے وہ تیرے دو پیرے ہیں ان کی تیرے شہر کی پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>
<p>روایہ یہ جب خلق تو کٹوا کر گیا کوئی نہ تری لاش اٹھا لایا گیا</p>	<p>سریشیہ حیدر کا بھی ہیں پیرے دین بھی روتے ہیں تیرے لاش بھی جبریل دین بھی</p>	<p>بی بی کہیں رہا اکا عتاب ہے نہ بچہ شہر کے خدیو کو خدا کرتی ہے بچہ</p>
<p>مرثیہ ایک شہر کا نام ہے کہ اس میں آواز نہ آتی اس کی شہریت میں جو حق کی باتیں آتی ہیں وہ اس کا گھر ہیں ساری پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>	<p>مرثیہ جو کہ تیرے شہر میں ہے وہ تیرے دو پیرے ہیں ان کی تیرے شہر کی پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>	<p>مرثیہ جو کہ تیرے شہر میں ہے وہ تیرے دو پیرے ہیں ان کی تیرے شہر کی پہرے پر تیری لڑائی کا حال لڑائی</p>
<p>ابنودہ خشتوں کا اور ہر اور دھڑ کو اور شیعوں کا غول گئے برہنہ کئے سکو</p>	<p>لو خاک کلو تھہر پیر دا چھینک دے سرگی لے لے امان چلو لینے کو لاش آئی پدر کی</p>	<p>زلف مشرعیہ ہے اور چوب سنان ہے بھائی کے برابر مشرعیہ اس دوان ہے</p>

<p>۵۴۱          شکیں قتل علی کو بوا افتد          ناگاہ کہنے کہاے عاشق مبعود          شکنجہ بندھا قاتل بھی ہر دو ازیر پیچود          حاضر و بیان یادین تیریدی ہو مردود</p>	<p>۵۴۲          پھر پڑے کہ پردہ کو قاتل کو بلاؤ          بان کھول کے شکنجہ میں آگے آئے لاؤ          شکر کیج بھی اور دودھ کے بھی کور سے بناؤ          جو بوسے کا تحفہ ہے ہون تحفہ وہ منگاؤ</p>	<p>۵۴۳          کیا تیرے جلاو کو شربت جویا ہے          مظلوم ہر اسکا کہین پانی نہ پائے          بیو کو تو با حقو پر اٹھا کر وہ کہائے          اہ حرم پانی کے عوض تیر گائے</p>
<p>فریاد کا ظالم کو جواب آئیگا مجھ سے          لاؤ نہ مرے سامنے شرمائیگا مجھ سے</p>	<p>اسدم کوئی سچے نہ حقیر اسکو نظرمین          قاتل کی ضیافت، عید اللہ کے گھر میں</p>	<p>قاتل کی تو شکنجہ کھلین سرکار علی میں          سادات بندھے ہاتھ گئے بزم شفی میں</p>
<p>۵۴۴          اور شام کو افطار کج کرنے لگے مولا          اک ساغر شیراز اپنے قاتل کو بھی بھیجا          نیز ہر بھر تیغ کا گویا کہ عوض تھا          اسے نہ پیا پھر دیا بوسے یہ آقا</p>	<p>۵۴۵          پردہ ہوا اور آیا وہ جلاو بھی ناگاہ          اور کہیں یوں کوئی کہ لہر سے اٹھے شاہ          ہنر آئے ہوئے ہاتھوں سے دو جام لے آہ          قاتل سے بخت کہا پانی لے لے لے لے</p>	<p>۵۴۶          ہر شہید کہ باقی ہے ابھی لڑنے کا مضمون          اور تازہ مضامین ہیں بہت حد تک بھی افتون          ہے شہیدہ پرواز اگر سفلہ گردون          یہ مختصر افسال علی سے ہو انورون</p>
<p>کہہ رو کہ خوشی ہو تر از خمی نہ جیسے گا          بوجھو تو مے ہاتھ نہ ترسب تو پیے گا</p>	<p>افسوس تو فاتے سے رہے گھر میں علی کے          وہ رونے لگا خلق پہ احمد کے دھکی کے</p>	<p>ہر عرض و پیراب یہ محمد کے دھکی سے          ایسا بچے تم دو کہ نہ حاجت ہو کسی سے</p>

رباعی

ہر خیر ہزار سال آدم روئے  
تقیوب بھی فرزند کو پیغم روئے  
جس دم کیا کسان قدر خج حساب  
بجائے روئے بہت کم روئے

رباعی

سے منو اس بزم کی تو شیر پڑی ہے  
سر کھوئے ہوئے فائز بیان پیٹ رہی ہے  
بجائے کہ بیان آئی بن جبرائی بن شے کے  
جس بنین دربار حسین ابن علی ہے

رباعی

یا خیر اسحاق کو شرم ہو  
و علم آئی کہ جو گھر گھر تم ہو  
بجائے بنین کہتا ہے جو گھر آقا  
اتھ ہے جب بندہ بدور تم ہو

رباعی

عابد کو دوا اور نہ غذا دیتے ہیں  
نور تہ کو تو خیر ملا دیتے ہیں  
سلوات کو تفسیر اس جتنے میں کیا  
تجیدی کو محرم میں جھکا دیتے ہیں





<p>۴۱ بہارِ مین کی تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ جستہ کی تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ نورِ مین خاندان کی تیرہ تیرہ</p>	<p>۴۲ گروہِ طاعت کی تیرہ تیرہ تیرہ ابو جبریل کی تیرہ تیرہ تیرہ ابو جبریل کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>۴۳ شکر و خیر کا تیرہ تیرہ تیرہ اللہ کا تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ پانی کا تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>شعور کے لئے قہرِ خان چھانٹا ہوا اس گھر میں بنی خلد کے گھر بار ہوا</p>	<p>ہم شکر کو ہر بندہ گنہگار روئے میں خطا کی تو نہ زہار سننے</p>	<p>لئے وہ خطا کی کہ ہوئی ہے نہ کسی سے شرمندہ کیا اہل کو حسین ابن علی سے</p>
<p>۴۴ نارِ مین کی تیرہ تیرہ تیرہ نارِ مین کی تیرہ تیرہ تیرہ نارِ مین کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>۴۵ اور ہی نہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی اور ہی نہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی اور ہی نہ کوئی نہ کوئی نہ کوئی</p>	<p>۴۶ نارِ مین کی تیرہ تیرہ تیرہ نارِ مین کی تیرہ تیرہ تیرہ نارِ مین کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>ہر شیعہ مصاحبِ ہدایت حقایق کے دربارِ حسین ابن علی کا</p>	<p>روئے کے لئے جنت ہے کافی سوغات کی بھر نئے جو گریہ نہ کیا عین خطا کی</p>	<p>یانِ مہر کی تیرہ تیرہ تیرہ یانِ مہر کی تیرہ تیرہ تیرہ یانِ مہر کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>۴۷ مجاہد کی تیرہ تیرہ تیرہ مجاہد کی تیرہ تیرہ تیرہ مجاہد کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>۴۸ گواہ کی تیرہ تیرہ تیرہ گواہ کی تیرہ تیرہ تیرہ گواہ کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>۴۹ یانِ مہر کی تیرہ تیرہ تیرہ یانِ مہر کی تیرہ تیرہ تیرہ یانِ مہر کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>صدرِ مین غلامانِ شہنشاہِ زمیں پر شہنشاہ کے نام میں ہیں عابد کے جین پر</p>	<p>مانو گنا سفاقت نہ علی کی نہ نبی کی روئے نہ غریبی چھوٹا حسین ابن علی کی</p>	<p>یانِ عقدہ کی تیرہ تیرہ تیرہ یانِ عقدہ کی تیرہ تیرہ تیرہ یانِ عقدہ کی تیرہ تیرہ تیرہ</p>



<p>۱۳۱۱</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۱۲</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۱۳</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۱۴</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۱۶</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۱۷</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۱۸</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۲۰</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۲۱</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۲۲</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>
<p>۱۳۲۳</p> <p>روشن یہ ہر اک دفعہ سے ہنگام نظر تھا</p> <p>۱۳۲۴</p> <p>ان برجین آگے کبھی خورشید کا گھر تھا</p> <p>۱۳۲۵</p> <p>سنان میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۲۶</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۲۷</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۲۸</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۲۹</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۳۰</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۳۱</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۳۲</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۳۳</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۳۴</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۳۵</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>
<p>۱۳۳۶</p> <p>دنیا کو چاہتے ہرگز نہ خزا نے</p> <p>۱۳۳۷</p> <p>زیر آگ پسند آئے تو ان شکوہ کرنے</p> <p>۱۳۳۸</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۳۹</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۴۰</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۴۱</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۴۲</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۴۳</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۴۴</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۴۵</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۴۶</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۴۷</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۴۸</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۴۹</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>
<p>۱۳۵۰</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۵۱</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۵۲</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۵۳</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۵۴</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۵۵</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۵۶</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۵۷</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>	<p>۱۳۵۸</p> <p>یوں کہ جو کچھ کہتا ہوں نصیب میں آئے گا</p> <p>۱۳۵۹</p> <p>جہاں میں جاسی جا رہا ہو کوئی رنجور</p> <p>۱۳۶۰</p> <p>بڑا خلیفہ قبلہ و امین ہے بطور</p> <p>۱۳۶۱</p> <p>مذہب صدقہ الہیہ و دینہ الہیہ</p>

<p>۴۲۴ کوارے عجب حسین سے سر از خدا بین نشد جو جان مجسمہ بر آں عباسین بزدلو کہ نہیں علم خدا بجا کر کیا بین سازان لگا کر کہ با یوم کجا بین</p>	<p>۴۲۵ کچھ سپیان کہتے ہیں کہ میں نے علم آؤں میں ہوا نہ تھا کچھ اور انرا علم اس غفل میں ہیں میں فانی ہو گیا ہو جا گیا عشق کی کچھ تیرا اور غفلت</p>	<p>۴۲۶ عجب ترین یہ علم شہید فرشتہ زار موت و جان ہی تھیں نہ دوری کچھ علم علاہ مرزا سرور شہید و جان زار یوں کہ تھے مگر علم کچھ علم کچھ علم</p>
<p>۴۲۷ جب خواب میں پوچھا اعلیٰ کی کسی نے شہید میر کے ماتم کا دیا حکم مٹی نے</p>	<p>۴۲۸ ثابت نہیں پوشاک تڑپنے سے کسی کی سرسنگہ ہیں مان نہیں حسین ابن علی کی</p>	<p>۴۲۹ اگر الفت اخلاص میں صاف ہیں تو وہ ہیں دنیا میں جو شہید میر کے عاشق ہیں تو وہ ہیں</p>
<p>۴۲۸ زار سے ماتم کی بنا نام رکھ کر نگاہ نہ تھیں تیرے کیم آئی حضرت کی اور آنکھیں روئے میں اس کی کیا کی موت کی انتظار کچھ کو فکری</p>	<p>۴۲۹ زار سے مجھ کو پکارا کہ تیرا تارک کیا آپ باری تھے کہ میں جو ہے تیری شہید میر انہیں تیرا شہید تھا کجا جان اللہ تعالیٰ غلام دار کی شہید پیکر سالان</p>	<p>۴۳۰ موت و غم خاص معلوم ہو رہا ہے تو تھی غلام کچھ نہ تیرے پیر خدا ہو دشمن کچھ کہ تیرے غم نور خدا ہو موت و غم کچھ کہ تیرے غم نور خدا ہو</p>
<p>۴۳۱ پوچھتے ہیں شہید سے آواز کسی کی غم غم کہ سواری ادھر آتی ہے نبی کی</p>	<p>۴۳۲ تھا ہوش شہید کو نہ زہر و مٹی کو ہم ہیں میں روئے تھے حسین ابن علی کو</p>	<p>۴۳۳ ہشیار کہ یاں ایک بیکہ مدہو اجل کی کل تھا نہ خبر آج کی نے آج ہے کل کی</p>
<p>۴۳۴ کیا دیکھا ہو غلام تیرے زار دانا نہیں نہ تھیں کچھ دیکھ گئے ہیں دانا کچھ ہیں کچھ ہیں کچھ ہیں کچھ ہیں کچھ ہیں کچھ ہیں کچھ ہیں کچھ ہیں</p>	<p>۴۳۵ عجب ترین یہ سپیان ان کو خون گالی موت و جان ہی تھیں نہ دوری کچھ علم علاہ مرزا سرور شہید و جان زار یوں کہ تھے مگر علم کچھ علم کچھ علم</p>	<p>۴۳۶ موت و غم خاص معلوم ہو رہا ہے تو تھی غلام کچھ نہ تیرے پیر خدا ہو دشمن کچھ کہ تیرے غم نور خدا ہو موت و غم کچھ کہ تیرے غم نور خدا ہو</p>
<p>۴۳۷ پہلو میں علی مروتے ہیں مظلوم خلع کو وہ آئے ہیں شہید کو یہ جاتے ہیں نجف کو</p>	<p>۴۳۸ پیارا حسین مگر کوہ بیار میں ہی کے وہ چاند خدا کا یہ ستار میں ہی کے</p>	<p>۴۳۹ شہید وید اللہ دہی حسن آئے یاں چلتی روئے ادھر چلتی آئے</p>

<p>۴۴ بہارِ حیات کی خوشبو میں پیارے گل کی خوشبو میں نہیں ہو سکتا کہ بہارِ حیات کی خوشبو میں نہیں ہو سکتا کہ</p>	<p>۴۵ دراہجِ عالم کا عمارتِ حیات اندر عیدِ وقوف و ایلان کا نہیں ہو وقت میں تو زیادہ کوئی مشکل نہیں ہو کچھ نہیں ہو مگر میں عید کا نہیں ہو</p>	<p>۴۶ معاذِ حق میں نہ ہو سکتا صفتِ لہر کی خوشبو میں نہیں ہو سکتا کہ آگے آئے اور نہ میں جاؤں میں</p>
<p>بھائی کا کٹے حلق نہ ہمشیر کے آگے بزدور کسی کا نہیں تقدیر کے آگے</p>	<p>منظور یہ بیوقوف تو گردن میں پڑے ہوں سب کی سیونیر بیٹھے ہوں سدا اٹھ رہے ہوں</p>	<p>جلالتی میں خاتونِ حیات ہر ہر مرا پچہ نہ پھر اٹھ سے نکلا</p>
<p>۴۷ اب نہ ہو سکتا کہ شہر میں نہ ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ</p>	<p>۴۸ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ</p>	<p>۴۹ دراہجِ حیات کی خوشبو میں نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ</p>
<p>جائزہ ہرم مجلسِ منجوار میں جائیں عابد لیئے مان بہنوں کو دربار میں</p>	<p>لاریب یہ عقرب میں نہیں آئے یہ قمر میں یہ خار میں یہ نوک میں اور یہ گل میں</p>	<p>بندی میں خلیفہ کے نہیں خون کسی سے فریاد ہماری کرد اللہ وہی سے</p>
<p>۵۰ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ</p>	<p>۵۱ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ</p>	<p>۵۲ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ نہیں ہو سکتا کہ</p>
<p>لے مانگتے بانی میں اب دتے ہیں نیچے بلوہ و غضب ہم کہ غش ہوتے ہیں نیچے</p>	<p>العید کا ہے شواہدِ الفح کا غسل ہے ہر ہر یہ عزائم پستہ تم رسل ہے</p>	<p>نہیں خون کیا ہم نے کسی کا نہ خطا کی چلکر سرور بار دہائی دود خدا کی</p>



<p>۵۵          راز و مخفیہ کتب میں چھپ کر          دیکھو کہ کون سے کتب میں          کون سے کتب میں چھپ کر</p>	<p>۵۵          ان کی کتابیں ایسا قدر نہیں ہیں          کہ ان کی خبر خفا کی گئی ہو          اس لئے کہ ان کی کتابیں</p>	<p>۵۵          ان کی کتابیں ایسا قدر نہیں ہیں          کہ ان کی خبر خفا کی گئی ہو          اس لئے کہ ان کی کتابیں</p>
<p>۵۵          جسے داد ہماری کہ عزیز دل سے چھپے ہیں          کہ یہ کے مسافر تری سرحد میں لے گئے ہیں</p>	<p>۵۵          کہنے سے راستی کے ہوا گھر صاف ہمارا          اللہ کے آگے ہوا بالانصاف ہمارا</p>	<p>۵۵          جسے کور عیبت پہ بھی تاکید ہوئی ہے          اس فتح کی حاکم کو بڑی عید ہوئی ہے</p>
<p>۵۵          ہر کتب میں چھپ کر          دیکھو کہ کون سے کتب میں          کون سے کتب میں چھپ کر</p>	<p>۵۵          ہر کتب میں چھپ کر          دیکھو کہ کون سے کتب میں          کون سے کتب میں چھپ کر</p>	<p>۵۵          ہر کتب میں چھپ کر          دیکھو کہ کون سے کتب میں          کون سے کتب میں چھپ کر</p>
<p>۵۵          گر پوچھیں گاہ وہ کیا تری مرضی ہو تیرا          میں ہاتھ کو جو رو گئی کہ یا با سولاد</p>	<p>۵۵          اسوقت جسے ہند کا عالم نظر آیا          ماتم کا مقع لے برہم نظر آیا</p>	<p>۵۵          گئے ہوئے کعبہ کو ستون خواب میں دیکھے          قرآن کے ورق غرق بخول خواب میں دیکھے</p>
<p>۵۵          ہر کتب میں چھپ کر          دیکھو کہ کون سے کتب میں          کون سے کتب میں چھپ کر</p>	<p>۵۵          ہر کتب میں چھپ کر          دیکھو کہ کون سے کتب میں          کون سے کتب میں چھپ کر</p>	<p>۵۵          ہر کتب میں چھپ کر          دیکھو کہ کون سے کتب میں          کون سے کتب میں چھپ کر</p>
<p>۵۵          غم باری کا روتا ہے چہ نہیں سکتی          دہشت گردی طمانچہ نکلی مگر وہ نہیں سکتی</p>	<p>۵۵          آنیہ دیکھا اگر اسے حیران ہوئی کوئی          سرگودھ کے بی بی کا پریشان ہوئی کوئی</p>	<p>۵۵          نیر جگر کاٹ کے رکھا ہے پتلی کا          اور رخ ہو مرے گھر طرف فوج شعلی کا</p>

<p>۱۰۱          سب کجا بس پیا پیا زلف          دست بوی بی کی زبان من جی          تو کجا بان احمد کا کچھ کجا          وہ بوی ذات کی تو نہ ہو</p>	<p>۱۰۲          اب کجا قلم کجا دریا م پیا          فکر و نظر تیرا م پیا          غش قندیلین کو تار کجا          کھانا دو خن قلم کجا</p>	<p>۱۰۳          فانی خن جو دریا م پیا          تو پو شمس کجا          دل نہ کجا اس نور کے شے          جھک کجا کے ج ایلطاف نہ کجا</p>
<p>۱۰۴          اسی کجا خن سون برا کجا          اسی کجا زین من کجا          اسی کجا زین کجا          کجا</p>	<p>۱۰۵          سون کجا کجا کجا          سون کجا کجا کجا          ناگاہ اٹھا کجا          کجا</p>	<p>۱۰۶          چلائی اجل پر زہی ہوئے تن کے زمین پر          خط کج کیا خبر کا کلوے شہ دین پر</p>
<p>۱۰۷          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          کجا</p>	<p>۱۰۸          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          کجا</p>	<p>۱۰۹          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          کجا</p>
<p>۱۱۰          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          کجا</p>	<p>۱۱۱          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          کجا</p>	<p>۱۱۲          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          اسی کجا کجا کجا          کجا</p>

<p>۱۷۴          کجی تھی اور سب سے بڑا تھانہ کجی          مان لال نبی خیر میں مونی دہ          اللہ سے جلالِ رحم سید عادل          خود بندہ الغرطہ بنو جلال</p>	<p>۱۷۵          کیا تو ظیفہ کر ایمان حیار          تر پیا سلسلہ انوار شریعت دوار          شطرنج میں تو درست دین راہ راہ          اور کھیلنا ہر قسم کے عین ظاہر</p>	<p>۱۷۶          ہم دار و درجہ دل علی کی مافی          ہم جامہ بوی شرف کیلئے کر قباقم          ہم تو جس شخص سے گستاخ سب یاد ہم          آزاد ہیں ان کو جسے بغیر نہ تھا ہم</p>
<p>۱۷۷          مطرب ہو تسبیح بکف بھینک کے دنگ          رقاس کھڑے ہو گئے قبلے کی طرک کو</p>	<p>۱۷۸          اللہ و نبی نے یہ کہاں حکم دیا ہے          قرآن سے حدیثوں سے حرام انکو کیا ہے</p>	<p>۱۷۹          کوئین کے حاکم میں یہ محکوم خدا میں          مظلوم میں محتاج میں مسکین میں گدا میں</p>
<p>۱۸۰          شش شبہ کی رشتہ سب سے پیال          برہنہ کی صورت نبوی مفضل پال          کہہ تھا فقط ظرافت سے حبیب کو کا          شمع شمع کے مسکے نہ تھکا جارا والا</p>	<p>۱۸۱          بوجہ ارشاد عجاز رسول و پیال          بین بین نماز خلعت شرع خیال          ہے آئین اخلاک کے عین افواج          اور طریقات پنجے ہوئے جو عین باج</p>	<p>۱۸۲          حکیم کیا مری نے کہا کہ صبر          بالانقیاد میں ہے شوق دین کا پیر          قصہ راجا کے ہے جو کچھ بھی ہو          حکم نہیں ہے جو کچھ ہو</p>
<p>۱۸۳          نے قہقہے قلقل سنیا کی صدیقی          مجلس میں فقط ہاں حسنا کی صدیقی</p>	<p>۱۸۴          زندان میں نے آتو نہ جاتے نظر آئے          اور لاشہ شہید کو ہم دفن کرائے</p>	<p>۱۸۵          جسوت یہ سب گردنیں ڈالی ہو کر آئے          ہاتھو نہ نبی طوق سنھالی ہو کر آئے</p>
<p>۱۸۶          عابدی مخاطب اودہ حاکم فرزند          کیون تنہا ہی شمع کی شمع فرزند          ہر شمع کو فرزند ہی فرزند آؤں          وہ دیو دارا تاج کے اور تو کہیں</p>	<p>۱۸۷          طلعت میں تانا آؤں میں ہم ماہ فطر          آفت کی کجا آؤں ہم حسن و شکر          ہم کھنڈہ شہر کے عینا غریب و فقیر          رخصت ہیں براہیں شام کو</p>	<p>۱۸۸          کہ اس کی شہر کی شہر کی شہر          ہر شہر میں ہے یہ شہر عین رب          ہر شہر میں ہے یہ شہر عین رب          ہر شہر میں ہے یہ شہر عین رب</p>
<p>۱۸۹          ہم زور خدا لطف خدا قہر خدا میں          سحر اور کھلتے ہیں ہم اعجاز نما میں</p>	<p>۱۹۰          کھول آتے ہیں ہم جاکھان عقدی پری میں          پری میں بندھے اب تو تھے آؤ کھڑی میں</p>	<p>۱۹۱          سب دین ہوں اور سادات کھلا ہو          رہے ہوا میں کھلا ہے بلال پری تو کیا ہو</p>



<p>۴۱</p> <p>میرزا یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>	<p>۴۲</p> <p>میرزا یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>	<p>۴۳</p> <p>میرزا یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>
<p>۴۴</p> <p>اس نے میرزا یوسف کو بوجھو اور شوق سے پھر خواب کی تعبیر کو بوجھو</p>	<p>۴۵</p> <p>یوسف نے زبان میں یہ شہر نہیں دیکھا مان بہنوں کو بلو میں کھلے سر نہیں دیکھا</p>	<p>۴۶</p> <p>بالکل سپر فاطمہ کا طرز بیان ہے گویا ترے گھر میں شہر مردان کی زبان ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>میرزا یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>	<p>۴۸</p> <p>یوسف کا نقطہ باریکی فرشتہ جی میں اور بعد جہاں کر میں اصل جی میں</p>	<p>۴۹</p> <p>میرزا یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>
<p>۵۰</p> <p>آداب مرا کیا کہ حقیر اور حزمین ہوں ہوں بھل نشین کہیں کا اور خاک نشین ہوں</p>	<p>۵۱</p> <p>ہم گھر میں رہے اور سفر کر گئے بابا ملنے کی بھی امید نہیں مر گئے بابا</p>	<p>۵۲</p> <p>آنکھوں کے گھر میں رہے اور حزمین ہوں ہوں بھل نشین کہیں کا اور خاک نشین ہوں</p>
<p>۵۳</p> <p>میرزا یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>	<p>۵۴</p> <p>یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>	<p>۵۵</p> <p>میرزا یوسف نے دیکھا کہ یوسف نے دیکھا شاہان کی زبان میں تو کچھ اور کہا ناگاہ کہ کبھی کہی تھی وہ جی ہاں</p>
<p>۵۶</p> <p>شوکت میں جلال میں اسیر میں بلا میں اس عہد کے یوسف ہو تھیں نکل خفا میں</p>	<p>۵۷</p> <p>یوسف پر پڑی تھی نہ کبھی تھے خفا کے یہ تو کھا اور روئے لگے بشت دکھا کے</p>	<p>۵۸</p> <p>یوں تو مجھے کیا کیا نہیں سامان نظر آیا اک خواب مگر سخت پریشان نظر آیا</p>



<p>مرثیہ بہارِ محرمِ مجھ کو شکست دانی عاشقوں سے موقوف ہوئی غفلت دانی میاں غفر کر اتر آگئے سرِ مسرہانی میں پھر کو غشا سونے کی جو اسوئے دانی</p>	<p>مرثیہ اگر تو تھو کہیں لائی گمان دورِ رخ میں ہوئی آہِ نکل میں جہان نہ کہچہ ارشاد کروانی زبان کہ پوچھو تو سب ہو سرِ دلِ جہان</p>	<p>مرثیہ زندانِ مین اور غمتِ سب دانی بازارِ مین اور صحتِ سب دانی سیدنا جانِ بے باق و نہیں بے باق دانی جو کوئی جو نہ ہو یہیں تیغِ بے باق دانی</p>
<p>رویا بینِ ناظمِ گذرتے ہوئے دیکھا برقعِ سرِ زہرا سے اترتے ہوئے دیکھا</p>	<p>مقتضی کمان تم سے آتا رکھے لوگو شبیہِ سلامت میں کہ مارے لوگو</p>	<p>کس شرع میں زنجیرِ اماموں کے لٹی ہو واللہ یہ تنگ اس کے غلاموں کے لئے ہو</p>
<p>مرثیہ ناظرِ مروتِ زہرا سے اتر آئی سب سے خیرِ جہاں سے اتر آئی سب سے خیرِ جہاں سے اتر آئی سب سے خیرِ جہاں سے اتر آئی</p>	<p>مرثیہ جہاں کی صفات پر آگے تیار ہو چاہے تو غیبی نام پر وہ بھی تیار ہو نہ خانہ کعبہ کی غنیمت کو کھادو</p>	<p>مرثیہ فکرِ دلی سے کہ بھلا مانوں کی طرح ظاہرِ مروت سے دوسرا س جہاد نہ کہچہ آواز سے دوسرا س جہاد نہ کہچہ آواز سے دوسرا س جہاد</p>
<p>فرمایا کہ صدمہ افسین اُس نے دیا ہو سرِ تنگ کسی ہمسر زہرا کو کیا ہو</p>	<p>نہ گھر ہے نہ وارث ہے نہ کپڑا نہ روا ہے رہ کیوں کچھ تقدیر نے دنیا پر رکھا ہے</p>	<p>ہی چاہتا ہی دوڑ کے قدموںہ گروں میں یا حضرت زینبؓ کہوں اور گردِ پھر میں</p>
<p>مرثیہ اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر</p>	<p>مرثیہ اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر</p>	<p>مرثیہ اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر اگر کہیں سے نہ آئے اور پھر پھر</p>
<p>خاطرِ کوہِ جان کو مجھ خستہ جگر کی میں بھی تھی کبھی خاموش زہرا کے پسر کی</p>	<p>چاندِ مین سرِ پڑ پڑ پیرِ شرم سے خیم یادِ رجبے آیا کہ سچی زادیان ہم ہیں</p>	<p>روشن ہوئے دل پہ کہ تم نورِ خدا ہو اغلب ہو کہ شمع کی دیرِ خیر لکھا ہو</p>

<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>	<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>	<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>
<p>کس طرح جسم کی تری اُمید بر آئے کیا تجکو تمنا ہے کہ وہ تنگے سر آئے</p>	<p>پھر تو مے کنی کا یہ سب پاس کرنگے اب میری مدد حضرت عباس کی گنگے</p>	<p>افشان تھا چہرہ راجہ ہشتی کے اموتے سب پر علم گر پڑے اس خون کی اوتے</p>
<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>	<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>	<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>
<p>در بارے تو نبی یدمان تنگے سر آئی اور لوٹ تمام آپ کی لونڈی کو گھر آئی</p>	<p>سو نہ کو کوگی تو قیامت میں کرونگی آتا ہے علم کسکا زیارت میں کرونگی</p>	<p>کھاؤ تو قسم یہ سر پریم نہیں ہے زہرا کے مرغ کی یہ تصویر نہیں ہے</p>
<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>	<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>	<p>عالم ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح ان کی طرح بیخود کی طرح</p>
<p>جب پڑھتی ہے وہ نقش تو تھرتی ہوئی حضرت بھی زیارت کرین شگوائی ہوئی</p>	<p>سنگ علم کے تے ہر ایک بتی تھا اور نفوس حضرت عباس علی تھا</p>	<p>زینب کو کیا قید میں کرتی ہر سگینہ چلائی کہ ڈاکے مرنے ہے سگینہ</p>

<p>۱۱۱۱ چو توجہ المومنین کرانی کہو وادو جلانی کہ مان کر کہو جلد کن مہ چو سر صدارتی کر کہیے کیے نیز یہی کہ کیا پانوں اگر نہ تو</p>	<p>۱۱۱۱ وہ بولی دکھاؤ کوئی کہی کہی بناؤ کہی کہی کہی کہی کہی اس سال نہ مہرے تو بنانی نہیں کوئی مرالہ ان پور بودا اشد</p>	<p>۱۱۱۱ خالی علی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجلیے کہو کہو کہو کہو کہو کہو ہر ہر مہرے نہ بیجا کہیے ہیان ہا ہیں تو لایا یا خاپہ تو نے جی لایا</p>
<p>۱۱۱۱ یو جھاسر قدس نہ کہ کیا کرتی ہی بانو یہ بونی کہ اکبر کے لئے مری ہے بانو یہ بونی کہ اکبر کے لئے مری ہے بانو</p>	<p>۱۱۱۱ اکبر کی دلہن کسی کہ بات آئے نیانی میں ام نویسی کہیں بھجوانے نیانی میں ام نویسی کہیں بھجوانے نیانی</p>	<p>۱۱۱۱ زندان میں سادات کا دربار یہی ہی شہید کی کوئی ہوئی سرکار یہی ہی شہید کی کوئی ہوئی سرکار یہی ہی</p>
<p>۱۱۱۱ میرزا جہانگیر کے سر ابا ہوا میرا دنیا میں خرابیہ بڑھاپا ہوا میرا میرزا جہانگیر کے سر ابا ہوا میرا</p>	<p>۱۱۱۱ میرزا کو دیتی ہوں صد شیر خدا کو تہلا کہ چھپا یا ہے کہان میرے چچا کو میرزا کو دیتی ہوں صد شیر خدا کو</p>	<p>۱۱۱۱ خود ہنویہ پوشاک سیہ محکو پنھاؤ سید انوسید کا عزادار بناؤ خود ہنویہ پوشاک سیہ محکو پنھاؤ</p>

سلام

خاموش و بی خبر بنیں کہنے کا ہے مقدر  
 زن بین بین نہ شکر دے کہ ہے کفن و گور  
 چھوڑ یہ علم کھو دیا شہ کا سر پر غور  
 باز بھی صفحہ ماتم حرم شہ نے یہ غور

ہاتھ نے کہا پشت پہ زہرا بھی کھڑی ہے | سردار و علمدار کے پُرس کی گھڑی ہے

سلام

نجیب کا خاتمہ تو ہے کیا بیا ہے  
 جبرتی گنتی تھی رہا ریا خدا فریاد ہے

جبرتی ہزار بانی سے دل سجا ہے  
 پیاسا بن ساقی کوثر کی ہر دم یاد ہے

کتنی عابدی جاگیر زندان کی ہیں  
 نالہ زنجیر آواز سارک باد ہے

قطعہ

روزِ عاشق شورہ لگی ہنسی تو میرے مصطفیٰ  
 افس کی ہر جا پر یہ کیا روداد ہے

کوہ سے آئی صدا صد غم و مریں آج ہے  
 دُکھ کیا سار کر ہا شہید کو جلاد ہے

مگر کتنا تھا سسکیا ہے تو کوئی دلی نہیں  
 تو وہ کہتی تھی مجھ پر اطمینان یاد ہے

ع

مگر میری مصیبت کا سنو اور غم کرو  
 مونس تو کوئی شہید کا ارشاد ہے

ع

کتنی تھی شہر کی کبر اس سر میرا ڈھانچہ  
 بے کفن زن بین ہر شہید کا داماد ہے

ع

ساربان کو لاشہ شہید تیا تھا صدا  
 شہ تو تھا سنگدل پر توڑا جلاد ہے

شاہ کہتے تھے نہ جو لیکھا جی کب خان  
اسکو بھگو گا وہی جو صاحب دلا

قطعہ  
قتل قیاسم ہوا شہ کے کہا اے آسمان  
ہنگام حق چو گذر اسو جگہ یاد ہو

تضمین  
محبوں ہو کر آئے حرم جب بے قتل گاہ  
زینب بیکاری بھائی کو لائے پر گاہ  
زینب با حالت تنہا

ساقی کو تو میری خوشی کا شہید  
کیا مرا تھا آبِ غم جو کہ اتنا کٹ ہو

رات کو دو دکھانا اور اس گھڑی مار گیا  
میر قاسم بیو بیوی جو جی کی بیو

وہ قید ہو کر آئی ہے با حالت تنہا  
میر قاسم بیو بیوی جو جی کی بیو  
سہل است گرد و سمن بر سمن  
زینب اگر اسیر شود اس بر سمن

شاہ کہتے تھے دکھنا قاصد کو لاش کی  
یہ بھتیجا اور بیٹیا اور بدامان

جب ملنا شہ نے مارا سکینے کہا  
کسٹن بیچے ہو ڈروا چا فریا ہے

تضمین  
جب فاطمہ صغیر اکا دل بھرین گھبرا  
اور فاطمہ دم ہو ٹوٹ کر آریا

بوسے علی کیا بھقو قاتل لگا اویزید  
میر اور حضرت جبریل کا استاد ہے

سید ظہیر کے نام کے صدقہ و کیم  
قید اندوہ عالم دل مرزا زاد ہے

تضمین  
ای باد شہ و نشان دلا و از غم تنہا  
دل بڑ تو بیان آمد و قیت کہ باز آئی



<p>۴۰          اچھا لال صدمہ سوزن کا وقت ہے          دور تو میری گمشدہ گردن کا وقت ہے          فوج ایشیائے شرقیہ کا وقت ہے</p>	<p>۴۱          اس طرح جلاوطنی کا زمانہ          جی جی کا زمانہ ہے          یہ جو کچھ کہیں کہیں ہے          گردن کا زمانہ ہے</p>	<p>۴۲          آج کا زمانہ فراق کبریاں ہے          غل مل گیا وہاں ماضی کا          نئی فوج ہے یہ سب حسرت کا          زمانہ ہے</p>
<p>تسلیم فتح کرنی ہے جھک کے راہ میں          آدم نام دین کی پر نادر دگاہ میں</p>	<p>حلمت پر سرخ تیروں سے تن ہو چھٹا ہوا          اس وقت میرا لال ہو دو لٹا ہوا</p>	<p>اللہ سے جھک رخ پر دشمن کے زور کی          پر تو سے جھکے خار بنی سمیع طور کی</p>
<p>۴۳          ناز دین کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا          گویا عقبتیں مگر کیا</p>	<p>۴۴          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا</p>	<p>۴۵          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا</p>
<p>۴۶          اس میں ہر جد و جہد ہے          دن کو شفق کے پردہ میں تاری چکے</p>	<p>۴۷          غمزدہ حسینؑ نہ میرا طول ہو          یارب مری تپسری شہادت قبول ہو</p>	<p>۴۸          ہر چند پاس آگیا پرول سو دور ہے          خیر اب بھلی فحش ہو جہانک فرد ہے</p>
<p>۴۹          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا</p>	<p>۵۰          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا</p>	<p>۵۱          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا          آج کل کی طرح میں نے کیا</p>
<p>۵۲          بچپن کی مشق کرتے تھے دوش سول          بس ختم شہسوار سی ہر تھوڑے لمحوں پر</p>	<p>۵۳          بنیاد اب بھی نہ فوج غرور کی          سر نذر دودہ آئی سواری حضور کی</p>	<p>۵۴          کیا قہر ہے یہ چین ستر کے واسطے          ادھ لاون پیاس مالک کو فخر کیواسطے</p>

<p>۱۰۰ اس کی دکان میں سونے کی کڑیاں اور چاندی کی کڑیاں سہارا بن کر بیٹھے تھے اور دنیا کا ہر شخص اس کی دکان میں سونے کی کڑیاں اور چاندی کی کڑیاں لے کر آتا تھا۔</p>	<p>۱۰۱ جہاز رسواں کو جو بزرگ کا بیٹا تھا بڑے بڑے مالداروں کے درباروں میں لے کر گیا تھا۔</p>	<p>۱۰۲ اس کی دکان میں سونے کی کڑیاں اور چاندی کی کڑیاں سہارا بن کر بیٹھے تھے اور دنیا کا ہر شخص اس کی دکان میں سونے کی کڑیاں اور چاندی کی کڑیاں لے کر آتا تھا۔</p>
<p>۱۰۳ کبرے کا وہ جلال وہ سامان کیا ہوا فرعون کیا ہوا اور سے ہا مان کیا ہوا</p>	<p>۱۰۴ پیر حسین کے مددگار سے کاشمیر کے نام شہ فدا فقار سے</p>	<p>۱۰۵ فی الفور بنو ہر فی الفور کہ نہیں شل جباب آنکھ کی اور کہیں نہیں</p>
<p>۱۰۶ کلیا کا اجلا سے کہا کارخانہ سے کل تھا کسی کا کل کیسی کارخانہ سے کوئی بیان تھا کسی کوئی روایت ہے فانی ہے کوئی اور کیسی کارخانہ سے</p>	<p>۱۰۷ جہاز رسواں کا غلام جو بزرگ کا بیٹا تھا بڑے بڑے مالداروں کے درباروں میں لے کر گیا تھا۔</p>	<p>۱۰۸ جہاز رسواں کا غلام جو بزرگ کا بیٹا تھا بڑے بڑے مالداروں کے درباروں میں لے کر گیا تھا۔</p>
<p>۱۰۹ آپوش میں لے یہ زمانہ کا سال ہے اور اسے کچھ کو خواہش جاگیر مال ہے</p>	<p>۱۱۰ بزرگ میں جو کل ہمیشہ کی چاہ میں یوسف طرح ہونے خدا کی پناہ میں</p>	<p>۱۱۱ آپوش میں دیا تو کچ اس دیا رکا دشت وہ قہر کی وہ غلام فشار کا</p>
<p>۱۱۲ جہاز رسواں کا غلام جو بزرگ کا بیٹا تھا بڑے بڑے مالداروں کے درباروں میں لے کر گیا تھا۔</p>	<p>۱۱۳ جہاز رسواں کا غلام جو بزرگ کا بیٹا تھا بڑے بڑے مالداروں کے درباروں میں لے کر گیا تھا۔</p>	<p>۱۱۴ جہاز رسواں کا غلام جو بزرگ کا بیٹا تھا بڑے بڑے مالداروں کے درباروں میں لے کر گیا تھا۔</p>
<p>۱۱۵ ہر نغرام وہ تو اٹھا کر عسا ہوا ہر نغرام وہ تو اٹھا کر عسا ہوا</p>	<p>۱۱۶ اُن اہل تو اب اکبر چلے گئے سب کچھ تھا کہ میں تیرا گریہ نہ لگے</p>	<p>۱۱۷ اُن اہل تو اب اکبر چلے گئے سب کچھ تھا کہ میں تیرا گریہ نہ لگے</p>

<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>	<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>	<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>
<p>تھوڑا بوجھ کیا تو فرشتہ ہے موت کا کی عرض مان یہ دقت ہے حضرت کی فوج</p>	<p>اسنے تو صاف ریش و حسد رکھا در کس اور تو نے مات بنوئے تر تہرا کا گھر کیا</p>	<p>نامق ہے نقطہ نقطہ کہ حق کی زبان میں ہم گویا ہر حرف عرف کہ قرآن کی جان میں ہم</p>
<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>	<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>	<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>
<p>نئے تاج نے عصا سلیمان رہ گیا بذکر ہی جہان کا پار ملن رہ گیا</p>	<p>خدمت ہمارے شیعوں کی دوزخات کر دیں اپنے فرشتے فخر و مہابت کرتے دیں</p>	<p>میدان تیغ و نیزہ و غیرہ تبرہ ہے سنگام آزمائش تیغ دوسرہ ہے</p>
<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>	<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>	<p>علم جان بوس دی کیونکہ دنیا پاک ہے مگر اس کی طرف سے جو کہ اس کی طرف سے دور سے جیسا کہ دنیا کی طرف سے</p>
<p>خون حسین خون ہی سے جلا نہیں سید کے قتل کرتے ہیں ظالم جلا نہیں</p>	<p>واقعہ بلا کے شافع رند جزا ہی ہیں ایمان کی ابتدا ہی ہیں اور انتہا ہی ہیں</p>	<p>شہ بولے ہم خزانہ رموز خدا کے ہیں عجا ازاک حسین ہیں سب انبیاء کے ہیں</p>

[illegible]

<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>	<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>	<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>
<p>جس وقت جمعہ شیرانی کا نام لوں شاخوں نے اپنی تیغ دو پیکر کا کام لوں</p>	<p>قہر خدا پر تیغ یہ لے تیرے نہیں چاہوں جو میں تو فوج نہیں اے تو نہیں</p>	<p>رن چار سمت پھیل کر جنگل میں آگیا جنگل سمٹ کر دے میں بالکل سا گیا</p>
<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>	<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>	<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>
<p>مجھ کو عزیز نا کی امت کو سر نہیں آہو خلی اہل خطا پر نظر نہیں</p>	<p>بہتہ کی سفینہ ماتھر کا یادوں یہ آگیا ظالم وہاں یہ چتر کہاں ہو تو لا سنگا</p>	<p>قارون کی شکل دلو بخیلوں کے لیا تھا قبضہ پر اسکی ہستی اعدا کا نچ تھا</p>
<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>	<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>	<p>مرثیہ آنکھوں کی دھندلک سے ہوا کی لہریں اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر اٹھ اٹھ کر تیرے گھر کا علم لے کر</p>
<p>ازین کے ساتھ آٹھ برس کے لڑکے اکبر بھی مر گئے علی اصغر بھی مر گئے</p>	<p>کھینچی جو ذوالفقار علی کے باعلی اگر تیار ہونے لگے مرخصا علی</p>	<p>اب تھر خس بے نہ عمر ہے ۲۵ سال ہستی کے ماہ و سال کا پہلے ہی غرہ ہو</p>



<p>مرثیہ          گھر گھر سے سواری کے گھوڑے تھے          تختہ تختہ سے سواری کے گھوڑے تھے          دریا میں تھے سواری کے گھوڑے تھے</p>	<p>مرثیہ          پورا جہاں میں فتنہ گردوں کو لڑا دیا          چھوٹے چھوٹے سے سیرت کو لڑا دیا          شکل غبار کینہہ درون کو لڑا دیا</p>	<p>مرثیہ          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے</p>
<p>عالم میان عالم امید و بیم تھا          ہوا سال تنہا دو پیکر درخیم تھا</p>	<p>اسکو جو کشتی نہ کسی کی خوش آتی تھی          سرگور کے خاک میں بن کو ملاتی تھی</p>	<p>ہوا لڑی جو تیغ دو پیکر کو نزل کر          روح الامین سپر ہونے شہر کو کھول کر</p>
<p>مرثیہ          گھر گھر سے سواری کے گھوڑے تھے          تختہ تختہ سے سواری کے گھوڑے تھے          دریا میں تھے سواری کے گھوڑے تھے</p>	<p>مرثیہ          پورا جہاں میں فتنہ گردوں کو لڑا دیا          چھوٹے چھوٹے سے سیرت کو لڑا دیا          شکل غبار کینہہ درون کو لڑا دیا</p>	<p>مرثیہ          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے</p>
<p>جانی تھی دھوپ نسل پرندہ اڑی ہوئی          پر سو تیغ خوش ہو گردن مڑی ہوئی</p>	<p>سورج کی شکل خوش ہو بدب ہو گئی          روپوش اس کے پر تو سو دھوپ ہو گئی</p>	<p>بھاگے نیام قبضہ نمبر چھوڑ کر          رن سرجی کیان کو کمان تیر چھوڑ کر</p>
<p>مرثیہ          گھر گھر سے سواری کے گھوڑے تھے          تختہ تختہ سے سواری کے گھوڑے تھے          دریا میں تھے سواری کے گھوڑے تھے</p>	<p>مرثیہ          پورا جہاں میں فتنہ گردوں کو لڑا دیا          چھوٹے چھوٹے سے سیرت کو لڑا دیا          شکل غبار کینہہ درون کو لڑا دیا</p>	<p>مرثیہ          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے          پہلے پہل سے سواری کے گھوڑے تھے</p>
<p>کہتی تھی حکم شرع کے حسب حال ہے          بان اہل بیتہ تیسرے فائے حلال ہے</p>	<p>اوجھنی ہوئی تو فرق عدو کو فرد کیا          گھر گھر تھی تو راکب مرکب کو دو کیا</p>	<p>قارون کو دہ پیر خیر خوف اجل دگا          گلا زمین کی شاخ میں سو یا بھل دگا</p>

<p>۴۴ گر کسی کو کھانا نہ ملے تو کھانا نہ ملے میں نے کھانا نہ ملے تو کھانا نہ ملے میں نے کھانا نہ ملے تو کھانا نہ ملے</p>	<p>۴۵ زخمی پر دھڑکنا تو بجا ہے لیکن اگر بیمار کو دھڑکنا تو بجا ہے لیکن اگر بیمار کو دھڑکنا تو بجا ہے لیکن</p>	<p>۴۶ موت آج آج ہی تو آتی ہے کالا تھا اس قدر کہ جس کو دیکھ کر کالا تھا اس قدر کہ جس کو دیکھ کر</p>
<p>یاں طہنی دان گری ادمہ آئی اُدھ گئی اس چال میں یہ موت کو بھی تکرار گئی</p>	<p>اس نہرو میں سر جو لینا کرتے تھے مثل حباب چاروں طرف پھرتے تھے</p>	<p>زخم سے حاجت کر کے ہوئے بالاک میں ایک ہاتھ میں زہر دیا ہوئے</p>
<p>۴۷ کچھ کچھ چاہتا ہوں تو کچھ نہیں کچھ کچھ چاہتا ہوں تو کچھ نہیں کچھ کچھ چاہتا ہوں تو کچھ نہیں</p>	<p>۴۸ جیل میں ایک دن تھا چھلا دیا گیا بکھڑے تھے تو کچھ نہیں بکھڑے تھے تو کچھ نہیں</p>	<p>۴۹ ابن شان کو نہ لکھنا آیا جو روئے سب کو دیکھ کر آیا جو روئے سب کو دیکھ کر</p>
<p>فصان کے آنکھ نہ اوڑھتی تھی بھل رہا تھی کٹ پڑتی تھی</p>	<p>سمٹا تو قلم پھیلانا تو سہا ہو گیا نقطہ کبھی بنا کبھی پر کار ہو گیا</p>	<p>جن کو کچھ جو حکم شہر خفاں دین اسکو اٹھا کے قاف کو دریا میں ڈال دین</p>
<p>۵۰ جو کہ ایک طرف سے آتا ہے جو کہ ایک طرف سے آتا ہے جو کہ ایک طرف سے آتا ہے</p>	<p>۵۱ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۵۲ دکھلائی فضا میں کچھ کچھ دکھلائی فضا میں کچھ کچھ دکھلائی فضا میں کچھ کچھ</p>
<p>یازد کی چھیلیوں سے نہ بھرتی تھی چورنگ باہیان غماہ کو کرتی تھی</p>	<p>قسمت میں جو عذاب ہم ز یادہ تھے آنکھوں سے رخ پڑو دروغ کشادہ تھے</p>	<p>سراج کر شان حجاز و عراق ہوں شمس ہرگز نہیں مین من حق ہوں</p>

<p>مرثیہ مرزا دیر شہر و شہر کا ملک سارا چل گیا بہشت و جہنم میں کیا دریاں ہیں بہشت میں شہر شہر صغلیٰ ہیں بہشت میں گھر گھر ہے جی لڑائی میں</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر شہر و شہر کا ملک سارا چل گیا بہشت و جہنم میں کیا دریاں ہیں بہشت میں شہر شہر صغلیٰ ہیں بہشت میں گھر گھر ہے جی لڑائی میں</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر شہر و شہر کا ملک سارا چل گیا بہشت و جہنم میں کیا دریاں ہیں بہشت میں شہر شہر صغلیٰ ہیں بہشت میں گھر گھر ہے جی لڑائی میں</p>
<p>شہباز نیر وہ ہیں کہ جب پر ہلاکے ہیں عشق ہر مغزی کے لہو میں نہاتے ہیں</p>	<p>شہباز نیر وہ ہیں کہ جب پر ہلاکے ہیں عشق ہر مغزی کے لہو میں نہاتے ہیں</p>	<p>شہباز نیر وہ ہیں کہ جب پر ہلاکے ہیں عشق ہر مغزی کے لہو میں نہاتے ہیں</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر فادر خدایا جبکہ چاہے کہ عطا ملاقات کے ایک دور کو ہم گھر گھر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر فادر خدایا جبکہ چاہے کہ عطا ملاقات کے ایک دور کو ہم گھر گھر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر فادر خدایا جبکہ چاہے کہ عطا ملاقات کے ایک دور کو ہم گھر گھر</p>
<p>دریا کو قطرہ قطرے کو دریا بنائے وہ پیشے کو فیل فیل کو کیشا بنائے وہ</p>	<p>دریا کو قطرہ قطرے کو دریا بنائے وہ پیشے کو فیل فیل کو کیشا بنائے وہ</p>	<p>دریا کو قطرہ قطرے کو دریا بنائے وہ پیشے کو فیل فیل کو کیشا بنائے وہ</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر آتش خدا جسم ہے یہ اسکا عذر ہے بہشت میں بھی یہی ہے غم کا دور ہے سینہ پر داغ داغ بدن پر جو کچھ ہے</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر آتش خدا جسم ہے یہ اسکا عذر ہے بہشت میں بھی یہی ہے غم کا دور ہے سینہ پر داغ داغ بدن پر جو کچھ ہے</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر آتش خدا جسم ہے یہ اسکا عذر ہے بہشت میں بھی یہی ہے غم کا دور ہے سینہ پر داغ داغ بدن پر جو کچھ ہے</p>
<p>مصور لای زور پہ تو اور تو آپ ہے بان سز زمین عجز یہ تیکہ خدا پہ ہے</p>	<p>مصور لای زور پہ تو اور تو آپ ہے بان سز زمین عجز یہ تیکہ خدا پہ ہے</p>	<p>مصور لای زور پہ تو اور تو آپ ہے بان سز زمین عجز یہ تیکہ خدا پہ ہے</p>



<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>	<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>	<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>
<p>بیدل سوار اگر دسب اُس آن ہو گئے لیکس کے قتل ہوئے سمان ہو گئے</p>	<p>آقا کو نہ سکینہ نہ زینب کی یاد تھی اُس بزم میں جو دتے ہیں اُن سبکی یاد تھی</p>	<p>آنکھوں کو کھولا اور کہا میٹھے سو یا علی زب میں کانپ کانپ گئے مرفے علی</p>
<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>	<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>	<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>
<p>زہرا نے دلو قبر میں کو نہ کر سنبھالا تھا اُن حلوں کیلئے تو نہ بیٹے کو پالا تھا</p>	<p>بازو کو ڈھونڈنے لگے اور نو عین کو آخر کو غش نے لگے آمار حسین کو</p>	<p>سینے پہ بیٹھا ہی یہ نیادل کا کینہ ہے گنجینہ علوم ابھی یہ سینہ ہے</p>
<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>	<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>	<p>مرثیہ یہ کلمہ تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا تیرا ہے نہ توں کا لکھ لکھا</p>
<p>قالب میں انگلیاں تھیں یہ بوجیا امام کا سرخاک پر لکھتا تھا اسمہ نظام کا</p>	<p>دریا ہو کا سینہ سے ہری ایل پڑا نکڑا جگر کا ساتھ ان کے نکل پڑا</p>	<p>پانی پلائے اتومر حال غیر ہے لولا شقی کرا رہی تڑپو تو سیر ہے</p>



<p>۱۰۱          چرخ زانو کو نہیں بانی یاد لگا          در تیر تیر تیر تیر تیر تیر          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>	<p>۱۰۲          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>	<p>۱۰۳          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>
<p>جو چاہے وہ کیسے میں کچھ جانتا ہوں          غیر از عمر سیکا کہا مانتا نہیں</p>	<p>عقانا گوار خطا گریبان قبول کو          اسوقت کی خبر نہ مئی نیت رسول کو</p>	<p>خیر ملا گل سے مگر خطر خرا گیا          مرقد میں فاطمہ کو علی کو غش گیا</p>
<p>۱۰۴          در کار سبک بیانی سے بانی کائنات          در تیر تیر تیر تیر تیر تیر          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>	<p>۱۰۵          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>	<p>۱۰۶          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>
<p>ستے کی تشنگی کو نہ دل سے بھانوں لگا          تو پانی پی میں نہر سے پیاسا ہی جانوں لگا</p>	<p>جن پیسے ہیں قدسیوں میں شور و غش ہے          زیر آسمان میں ہیو نہیں بس کہ تیش ہے</p>	<p>یو جہ زلزلہ یہ نہیں شرعین کو          جلاد دج کرتا ہے زمین حسین کو</p>
<p>۱۰۷          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>	<p>۱۰۸          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>	<p>۱۰۹          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا          زمر از جبر و سبک بی ازیت دلدار لگا          زمر از مصطفیٰ از علی لگا</p>
<p>کس لے کو بے بر ادبی یہ قبول کی          ہی کو یہ بوسہ گاہ ہی میری رسول کی</p>	<p>جادو و روبااعت حق ہی نکل گئی          تو بے قصور میرے کیلے یہ چل گئی</p>	<p>پہلے تو بھال جان کو اپنے جاؤنگی          چھوٹے ساتھ پہلے گئے کو کٹاؤنگی</p>

<p>جاری تباہی سے دوسے دنیا و دوزخ جلاتی تھی جسٹین کہاں کہیں ہو</p>	<p>فان تو سطر کو سر پہ کیا چلا طبلہ زین پان بدن شاہ کلا</p>	<p>ہو ہی یہ میرے آتے ہی بیدار ہو گئی میرے ہو گئے شہیدین بر باد ہو گئی</p>
<p>آپ نظر نہ کرنا کہ ہر اک شہید گھر سے نکل کے اور مقدر اکٹ گیا</p>	<p>یہ ابن فاطمہ ہے میں نہ سہرا کی جانی ہوں دیدار آخری کی تمنائیں آئی ہوں</p>	<p>تہنہاں ہمارے ساتھ کسی کو نہ لگے دھوڑوں کہان تپا بھی کہیں کا نہ دیکھ</p>
<p>درد و غم کی گہری سیر دور کی سیر میں بھی جا بھری جان</p>	<p>کیا جلد جلد شہر نے سر کو ہلا کیا میں حضور کا نہ کوئی حق ادا کیا</p>	<p>تدبیر کوئی موت سے چلتی نہیں حری ناچار ہوں کہ جان نکلتی نہیں حری</p>

<p>اب دونوں وقت فاتحہ کو کون چاہیگا اب کون سے قبر بنی پر جس لایکا</p>	<p>ایسا تصور کیا ہوا تھہ نشنہ کام سے ہاں سر پہ نہ آئی ہوں رن میں خیام سے</p>	<p>آقا سے عرض کومری امداد کیجئے ناشاد ہوں خدا کے لئے شاد کیجئے</p>
<p>لاکھ کفن بھائی میں مظلوم بھائی کو ہوتا اگر وطن تو لفظی گدائی کو</p>	<p>آئی کٹے گلے سے مذاہم خفاہین تقدیر میں یوں تھا تمہاری خطاہین</p>	<p>سلائی شاہ کے غم میں جو شکبار ہوئے گھر سے بھی آج بے رشک آباد ہوئے</p>
<p>کفن نامہ یاد کی وہ بیار بھائی جان کفن نامہ یاد کی وہ بیار بھائی جان</p>	<p>کیم کی طرح میری فتنہ بھائی جان کیم کی طرح میری فتنہ بھائی جان</p>	<p>ادھر تو شاہ پانصا سب شاد ہوئے ادھر بہشت میں حوریں سے مکتبہ ہوئے</p>
<p>خدمت کو اگر خیر اور حمایت کو بھائی کو نکھٹ اور کیا ہے جو مان یا دانی کو</p>	<p>دست بختیمو نہ ظالم اٹھاتے ہیں ہر عیب سب کینہ کو سی لگاتے ہیں</p>	<p>خوشادہ کو کہ جو کر بلا کے کو چون میں نن کے خاک ہو خاک سے غبار ہوئے</p>

۱  
غیر مہنگی شکر کی مشین کا صبر  
یہ دونوں ماجرے دنیا میں یاد کا چھو  
۲  
وطن میں آئی جو زیب تو لبس عبد اللہ  
کہ ہم شباب محبت سے شرمسار ہوئے  
۳  
دیا جواب یہ تر شیب نہ تم پہ چھو  
تھا سب سے تو شہید شہید شہید  
۴  
ہوئے جو رنگ میں غم شہید کی  
خزان کے جودہ گل غریب ببار ہوئے  
۵  
نہ آتے خانہ زندان میں شاہ جنت سے  
گر کسی کی فرقت سے بے قرار ہوئے

۶  
حسین الامم کے تن پر لگے تھے قہقہے  
وہ سارے تیرنی کے جگر کی کپڑے  
۷  
جلوین کیسی و غم کا بٹھاے آجکل  
عجب جلوں سے مرکب پہنچے سوار ہوئے  
۸  
بڑوت حارث لمعون عجب غریب سے  
شہید کیس کے گلزار ہوئے  
۹  
ہو گا بھائی سے بھائی کو جود مرگ اس  
بے جوہر میں لائے تو کھنار ہوئے  
۱۰  
جہان میں ہے کوئی دو جانا بجز قاسم  
کہ جس نے پوچھا ہے گلے کے ہار ہوئے

۱۱  
مع و میر کا کر بلا میں یا مول  
تھے غلام بہت صرف انتظار ہوئے  
۱۲  
رباعی  
اس نغم کو عیسے پہ کویت میں ہوں  
مستورین لودان کہ کبر حوت میں ہوں  
۱۳  
کتاب یہ بیدل سے درم داغ حسین  
کے خیمہ منظر کی قیمت میں ہوں  
۱۴  
رباعی  
یارب غلاق مہر و باہی تو ہے  
بختہ تاج و تخت شای تو ہے  
۱۵  
بے منت ہے سوال و بے استخفاف  
دیا ہے جو سب کو یا آہی تو ہے





جان غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے  
جو غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے  
جو غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے

اور جو غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے  
اور جو غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے  
اور جو غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے

جس کی غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے  
جس کی غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے  
جس کی غفلت کے لئے کچھ غلطی ہو گئی ہے

کوئی دین سے ساتھ ہو کوئی راہ سے  
اور سب راہ غلط کی لی قتل گاہ سے

منزل میں اوج اختر امید کا ہوا  
اک جا مقام ذرہ و خورشید کا ہوا

خیر ملائکہ شرف جبریل ہے  
یا قوت گوشت و کھار کا عرش جلیل ہے

بیک بیک و ہفت روزہ شہدائے عجم کی  
جو جو جوج میں شہدائے عجم کی

اور جو جوج میں شہدائے عجم کی  
اور جو جوج میں شہدائے عجم کی

اور جو جوج میں شہدائے عجم کی  
اور جو جوج میں شہدائے عجم کی

پروانہ سال طواف چراغ حرم کیا  
اک ماہ میں ثواب دہج کا ہم کیا

کیا فیمہ کی شکوہ کی کیا آب تاب ہے  
فرش زین پر عرش برین کا جواب ہے

سُن لے کہ قافلہ سین ہے یہ تو زفا طہر  
فریاد بے چراغ ہوئی گور قاطر

یوں تانی فوج کا کھیل خا کہ شہر علیا  
یوں تانی فوج کا کھیل خا کہ شہر علیا

یوں تانی فوج کا کھیل خا کہ شہر علیا  
یوں تانی فوج کا کھیل خا کہ شہر علیا

یوں تانی فوج کا کھیل خا کہ شہر علیا  
یوں تانی فوج کا کھیل خا کہ شہر علیا

یاں آرزو سے ج میں شہر پاک قے  
کوئی نہ میں فرج مستحکم مظلوم ہوئے

سجدہ کر لے زہیر توقف گتاہ کی  
یہ بارگاہ قبلہ ایمان نباہ کی

شہر دے دے دیدہ و دالستہ کیا کیا  
بے نیکی کی آل کو خود بے ردا کیا

<p>۲۱۱ کرتا تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا</p>	<p>۲۱۲ نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی</p>	<p>۲۱۳ تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا</p>
<p>کیا مشت خاک عرض کریں ہر کوئی پاس ادب ہی کے گرجا ہو دور سے</p>	<p>جاؤ سلام شوق ہمارا اسناد تم اکبر ہمارے دوست کو ہم سے ملاؤ تم</p>	<p>تھی بین تو خبر یہ زبانی تھاری ہی اکھار دان برس علی اکبر یہ بجاری ہی</p>
<p>۲۱۴ کرتا تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا</p>	<p>۲۱۵ نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی</p>	<p>۲۱۶ تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا</p>
<p>اب جیسا ساتھ ہی یومین عقیقہ میں ساتھ ہو تسلیہ گیری رکاب ہو اور میرا ساتھ ہو</p>	<p>آتا نہیں تو بہر مدد گاری حسین لے دے دایہ مرغی و دیاری حسین</p>	<p>زینہ مائیں خادی الہ کی کرتی ہی ہر ساعت انی خیر خاتے گذرتی ہی</p>
<p>۲۱۷ کرتا تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا</p>	<p>۲۱۸ نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی نار نام سے علی گڑھ کی</p>	<p>۲۱۹ تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا تو تھا جہاں کو توں سے کہیں نہ لگتا</p>
<p>تبدیل کا ہی دخل تھیں ہر نوشتہ میں دور خیر جسکو چاہو بلاو بہشت میں</p>	<p>خالی مرے جہوں سے باگز مانے کو اصغر چلے ہیں ساتھ مرے تیرے گمانے کو</p>	<p>دشمن کو اور دوست کو ہوجان نیچے اکبر کو جان آں عیا جان نیچے</p>

<p>مرثیہ سند یہ ہے جو گلاب دین تعلیم کی ہے بانی جان حسین گر در در عجب</p>	<p>مرثیہ آئی کہ سب سے بنا کہ اب عالم کا جل بند پیوئی</p>	<p>مرثیہ کسی کو نہ دیکھ نہ سونے نہ نہ دیکھ نہ سونے</p>
<p>کہہ قلندر ایک کہہ درو خفا کہہ درو خفا</p>	<p>کیسویں دن دروازہ پر رسول خدا میں</p>	<p>اندیشہ جان کا نہیں دسویں کو قتل ہو کر مکرم گاہ میں</p>
<p>مرثیہ تیرے لئے تیرے لئے</p>	<p>مرثیہ تیرے لئے تیرے لئے</p>	<p>مرثیہ تیرے لئے تیرے لئے</p>
<p>فہرست خط و خال فرد جمال خاتم نیسیران ہونین</p>	<p>قدرت کا کونین میں بے مثال ہر</p>	<p>اور زو جہ زہر خالوس خیمہ میں دہ نہان شمع داغی</p>
<p>مرثیہ تیرے لئے تیرے لئے</p>	<p>مرثیہ تیرے لئے تیرے لئے</p>	<p>مرثیہ تیرے لئے تیرے لئے</p>
<p>پراس سفر میں صدمہ کی یاد میں دل الہی اور اس</p>	<p>داخل جو وہ نقش قدم کیل نکھیں گاہ میں</p>	<p>محفل شمیم خیمہ میں ایک چمک گئی</p>

<p>محمّد چو بختی با جان کنی چو بختی نمیخواه غدا می بینی تا تو بدی ای کجای من غلام غار کجا با جفا نماز ایسی در پیشانی دیا</p>	<p>محمّد ایا حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی</p>	<p>محمّد ایا حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی</p>
<p>کجا طلب کیم حسین غریب سید نیو من نمیت نصیب</p>	<p>جنت این مرد کو غیر فلاتی هین برقع اخین آمار کاپا اڑھاتی هین</p>	<p>جنت جنگ لغو یا فاطمه کردن سوشکر نرید کا مین خاتمه کردن</p>
<p>محمّد کجا بختی کنی کجا بختی کنی کجا بختی کنی کجا بختی کنی</p>	<p>محمّد ایا حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی</p>	<p>محمّد ایا حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی</p>
<p>غم اینی جان کا قحطه اسباب مال کا پر تھا قلق تباہی اہل و عیال کا</p>	<p>بالکل غلامی شہر مرزاں بجلادی آج آوارہ ماندھنے کی بھی غیرت اٹھا دی آج</p>	<p>ایمان دیا بہشت دی اور مال زرد دیا احسان بچین کا فراموش کر دیا</p>
<p>محمّد ایا حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی</p>	<p>محمّد ایا حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی</p>	<p>محمّد ایا حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی ببین حسین چو بختی کنی</p>
<p>رود قبول میں مجھ اندیشے آئے ہین کیا جانیر حسین مجھ کیوں ملتے ہین</p>	<p>خاک سیاہ کردن ابھی مشرقین کو رستم و دیو کچھ آنکھ اٹھا کر حسین کو</p>	<p>انکا حسین حسین مجھ کیوں ملے لے لے کو جانا ہی ہم بھولن لے لے جانیر کو</p>

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
از قاضی محمد علی خاں خاں خاں  
مین کو دو عین تار تھا اسرار

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
ملائی تھی تیرے ہر کلام کا  
مین جہان کو تیرا کلام

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
باغِ انبیا حق میں تیرے ہر کلام کا  
مین جہان کو تیرا کلام

چھوڑ دوں اگر رکابِ مرثیہ مرثیہ مراد میر  
چھوڑ دوں قسم مصحفِ رسو حقیقین کی

کیا تھے عشق ہے میری کائنات کو  
سرسنگے میں خواب میں دیکھا تھا رات

تو جاؤ حلقہ تھام کے آقا کے ہاتھ کو  
پھر جاؤ نہیں ہی چھوڑ کر تیرے ساتھ

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
آئی نہ اچھوڑ کر میرے دوست حیا  
رہے جو تیرے کلام میں جو اسرار

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
آج کل کے کلام میں تیرے ہر کلام کا  
مین جہان کو تیرا کلام

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
تو دیکھ کر تیرے ہر کلام کا  
مین جہان کو تیرا کلام

بیشکل مصطفیٰ تو ترا تھامی ہاتھ ہی  
لینک ابھی میری تیرے ساتھ ہی

محشر کے روز سب کی نجات کو ہاتھ ہی  
جو جو ہے اسے ساتھ خدا کے ساتھ ہی

میں نو نڈی ہوں جس میں میری گرو غلام  
تیرا امام ہے تو میرا ہی امام ہے

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
آج کل کے کلام میں تیرے ہر کلام کا  
مین جہان کو تیرا کلام

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
آج کل کے کلام میں تیرے ہر کلام کا  
مین جہان کو تیرا کلام

مرثیہ  
بہارِ مرثیہ مراد میر  
آج کل کے کلام میں تیرے ہر کلام کا  
مین جہان کو تیرا کلام

چھوڑ دوں میرا سب میرے بھائی کو  
جب پاس آیا آپ میری پیشوائی کو

تو جاؤ وطن کو مجھ کو تو کوثر کی چاہ ہے  
بی بی تری وہ راہ یہ میری راہ ہے

فردوس کا زمیر کو رستہ تیرا دیا  
کیا میں نہ تھی تیرے جود ہی بھلا دیا



<p>۱۱۵</p> <p>کے ہونے کی وجہ سے یہ لوگ میں سے جدا ہو گئے ہیں میں نے ان کو دیکھا ہے میں نے ان کو دیکھا ہے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>وہ بولا کہ میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>	<p>۱۱۷</p> <p>میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>
<p>تسنتی ہوں میں سکینہ بہت تلواری کہہ دو اسی سے چلے یہ نوڈی تھاری</p>	<p>وہ بولی خیرت ہیں بہتر بھی شاد ہوں کیا قاطعہ کی بیٹیوں میں زیاد ہوں</p>	<p>پڑھ کر نازش نے کہا کچھ سوال کر وہ بولا جیسے سایہ طوبے نہال کر</p>
<p>۱۱۸</p> <p>میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>	<p>۱۱۹</p> <p>میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>	<p>۱۲۰</p> <p>میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>
<p>رواق زیادہ آئیے ماتم کی ہوئیگی یہ میرے ساتھ آکر لائے یہ روئیگی</p>	<p>بے پردگی سے اپنی چوڑی کلا نہیں عزت مری کچھ آل بیتی سے سوائیں</p>	<p>سمنزدینے جاتا ہوں زمرہ اگلاں کو جرا مر او کندی نیم پیر کی آل کو</p>
<p>۱۲۱</p> <p>میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>	<p>۱۲۳</p> <p>میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے میں نے یہ سنا ہے</p>
<p>کھوڑ ہیں میرے ہوش تری شوخ ہیں مقبول کی نہ میری تیزی حسین نے</p>	<p>وقت نماز حکم جو بخشا امام نے یہ رکن حفظ نگیا قبلہ کے سامنے</p>	<p>غریب جو الوداع کے ہرست ہوئے اصغر بھی اسکے واسطے جھوڑے ہوئے</p>

<p>۲۱۴ رو دیکھو بیکاری کی طرح صیقل سے تیرا جام بلا لال رسولؐ کی زار دیوار کی طرح گر جا کر غم کی سیر سے جھینپیں تیری ادا نہیں کیا تو دوا دوا ہو گیا</p>	<p>۲۱۵ کیا دیکھو کہ زور تو کا اچھی پیہ نہیں ہوا ازخمسے آرزو شد مدت ہی دوا کہو کہ کیسے کہو کہ تو قدر شمع پودہ کہو کہ کیسے کہو کہ تو قدر شمع پودہ</p>	<p>۲۱۶ فصل اول فی شرح کتاب داد و چاہی داد و چاہی کے درمیان میں از نور عین فاطمہ کلا صاحبہ</p>
<p>۲۱۷ بانو کے ساتھ سید والا کو روئو مجھ کو نہ روئو مے آقا کو روئو</p>	<p>۲۱۸ شہ روتے گرد چہر کی دامن سے بھاڑ کر زخون کو باز بھا چادرِ لطیف بھاڑ کر</p>	<p>۲۱۹ جب یا علیؑ مدد میں قلم سے رقم کروں مضمون غیب شل الف کے رقم کروں</p>
<p>۲۲۰ صلہ زینت کی طرح صیقل سے تیرا جام بلا لال رسولؐ کی زار دیوار کی طرح گر جا کر غم کی سیر سے جھینپیں تیری ادا نہیں کیا تو دوا دوا ہو گیا</p>	<p>۲۲۱ نابا جی کی طرح صیقل سے تیرا جام بلا لال رسولؐ کی زار دیوار کی طرح گر جا کر غم کی سیر سے جھینپیں تیری ادا نہیں کیا تو دوا دوا ہو گیا</p>	<p>۲۲۲ فصل اول فی شرح کتاب داد و چاہی داد و چاہی کے درمیان میں از نور عین فاطمہ کلا صاحبہ</p>
<p>۲۲۳ روتے ہیں تیرے جانے سے بجا و حسینؑ خالی پڑا ہے مینہ شکر حسینؑ</p>	<p>۲۲۴ طلح یہ رشک مہر ہوا جبکہ زین پر سایہ کہین نہ دھوپ دیکھا زین پر</p>	<p>۲۲۵ دیکھو تو کیا جمال نہ ہر ابن قین ہی یہ ابن قین خاص شہ مشرقین ہی</p>
<p>۲۲۶ دیکھو جو مٹا آہ تو دیکھو بیکاری کی طرح بلا لال رسولؐ کی زار دیوار کی طرح گر جا کر غم کی سیر سے جھینپیں تیری ادا نہیں کیا تو دوا دوا ہو گیا</p>	<p>۲۲۷ بلا لال رسولؐ کی زار دیوار کی طرح گر جا کر غم کی سیر سے جھینپیں تیری ادا نہیں کیا تو دوا دوا ہو گیا</p>	<p>۲۲۸ فصل اول فی شرح کتاب داد و چاہی داد و چاہی کے درمیان میں از نور عین فاطمہ کلا صاحبہ</p>
<p>۲۲۹ ہم دم سے رفیق سے آشنا مے حسن سے صفت سے با وفا مے</p>	<p>۲۳۰ یا لوس ہر طرف سے گردہ عدد ہوا اسقاط حمل مادر ہر آرزو ہوا</p>	<p>۲۳۱ صادق شمال شمس قمر کی نہ آئی نہ کیا تاب نہ تو دیکھو جو پر ہو آئینہ</p>

<p>وصف و شمع پاک نہان نہیں غیبی و سرور غیبی اک جلیبی جی اور غیبی کو بھیج دیکھو دیکھو یہ شمع پاک</p>	<p>وصف و شمع پاک گو یا میں یہ کہ طلوع ابورین قدرت کی کوئی قدرت کی بجائے جو رہ بریں جو رہ بریں</p>	<p>وصف و شمع پاک اور سید آفتاب میں شمع پاک گر دایات صبح کے نور اس نور میں دیکھو کہ نور قدرت خدا کی دایات میں نور</p>
<p>کب مثل چشم پاک ہے مہر مہر چرخ یہ چشم ہے جو ان کی تودہ چشم ہر چرخ</p>	<p>ابر و زمین ہی سایہ پروردگار ہے سایہ کا سایہ لب پہ یہ صاف آشکار ہے</p>	<p>چار آئینہ سو ہوتے بھی چار آفتاب وہ ایک آفتاب ہی یہ چار آفتاب</p>
<p>وصف و شمع پاک کب مثل چشم پاک ہے مہر مہر چرخ یہ چشم ہے جو ان کی تودہ چشم ہر چرخ</p>	<p>وصف و شمع پاک وہ ان کی لب کی شمع پاک پہر چرخ صبا کی آفتاب دور و نزدیک میں ہیں الہام پاک</p>	<p>وصف و شمع پاک تیر دعا کی آفتاب فردم کو کس کمان میں بنا دین خوش خدا کی آفتاب میں انکھنے کی آفتاب میں</p>
<p>خوبی میں شاہ حسن یہ اختر نہاد ہے پوچھو نسب تو زلف کا یہ خانہ زاہد ہے</p>	<p>دندان کو اس عدد و شرف آشکارین تے گہرا منت پروردگار میں</p>	<p>تیر و کمان رکوع و دعا سے ثبوت ہے انکی سپر بھی دست دعا سے ثبوت ہے</p>
<p>وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک</p>	<p>وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک</p>	<p>وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک وصف و شمع پاک</p>
<p>خط کے تاج بھی رخ کی عجب آفتاب ہے تو زیر مشق خط و ورق آفتاب ہے</p>	<p>تو عیسیٰ یا میں عنفوس احوال شست اس ایک بانوں کرتے آٹھون شست</p>	<p>رد و کسیر یہ مہر و ضرب اس کی حرب میں مانند ماہ شمس ہوں میں ایک ضرب میں</p>

<p>و تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا اور تو جو کج گنجین کی کیا کیا خاری و کج گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین کی کیا کیا</p>	<p>و تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا خاری و کج گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا</p>	<p>و تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا خاری و کج گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا</p>
<p>پھر لاکھ کیا نہ تیغ سے اکھی دھاڑا تھا نکس کا بفت عینک گرد و خاک پارتھا</p>	<p>خاک پر نشہ دنیا وین کرے اور تاہونین کہ تم پہ نہ بجلی امین کرے</p>	<p>دانہ تو ہونین یہ دام آسماں صیاد سا تھ ساتھ آگے ہر کل پتر</p>
<p>طوفان چارو و جب دریا خلیج تھا نہلج با بیابان کا ب میں تیغ تھا</p>	<p>پانی غلا گیا اسے شہر کو دویلا دریا جل گیا کہ کیا یہ کیا یہ حال</p>	<p>و تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا خاری و کج گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا</p>
<p>جز تیغ آشنا نہ کوئی زہر سار تھا جس کے وار لگتا تھا بس دہی پارتھا</p>	<p>بہر نرید لعنت ارض و سما نہ لو بانی دوروح فاطمہ کی بدو عا نہ لو</p>	<p>احمد کے دونو اسونین جو اک حسین ہے خالق کا پیارا فاطمہ کا نور عین ہے</p>
<p>و تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا خاری و کج گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا</p>	<p>و تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا خاری و کج گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا</p>	<p>و تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا خاری و کج گنجین کی کیا کیا اور تو کج گنجین گنجین کی کیا کیا</p>
<p>تہمت پر یہ غذا جس کی کھاتی تھی کھاتی نہ تھی انھیں کو جرات کھلاتی تھی</p>	<p>بھوسے میں ایسا بخش علی صغر کو آیا ہے اب قہر و حسین ہے اس کو لایا ہے</p>	<p>پر اب یقین ہی فاطمہ کے شو وین ہے تہمت عذاب آگ کا قتل حسین ہے</p>

[illegible]







<p>ملاح بہن دو سو پندرہ کی قیامت کا وقت ہو اولاد و فلاح کی مصیبت کا وقت ہو نیریش اس پر مہر مہر آفت کا وقت ہو مولا کے کردار عاید اجابت کا وقت ہو</p>	<p>اب ہند سے غلام کو آقا بلائیے</p>	<p>بابی نیرنگی ولایت بہن صادق جلی کیا محقق بہن نیر صادق جلی نیرنگی ولایت بہن نیر صادق جلی کاذب کے محل سے صحیح صادق جلی</p>
<p>بابی نیرنگی ولایت بہن نیر صادق جلی نیرنگی ولایت بہن نیر صادق جلی نیرنگی ولایت بہن نیر صادق جلی نیرنگی ولایت بہن نیر صادق جلی</p>		

<p>۴۱          خصلت مراد قاضی خاں کی جو          منظور ملک و سرحدیں کیں جو          برخواست و عزم و جہاد کی</p>	<p>۴۲          کہ جو جو جہان جانی مجتہد          کہ جو جو جہان کا علم اس کا          اوتار چھوٹی دریا کی کج راہ          ران تارالان کو جی فتنہ راہ</p>	<p>۴۳          جلال اس کے کبریا کی جو          میں نور خشنود کیں جو          نشان چھوٹی دریا کی کج راہ          علم و عزم و جہاد کی</p>
<p>۴۴          سربراہی سرور باندہ میں بھی کثارتین          دو لھا بھی بنے ہیں بھی مرنے جاتے ہیں</p>	<p>۴۵          میں یہ مانا پاس نہیں میرے رہتے ہو          کیا حق میں ایک سات کی بیاہی کو کہتے ہو</p>	<p>۴۶          اللہ حافظ اہل حرم منہ سے بول کے          کبریا کے گرد رونے آگے بال کھول کے</p>
<p>۴۷          اپنے شہاب میں تیری شہادت کی جو          پہلے پہل میں تیری شہادت کی جو          دھلائی جو دوسرے تیری شہادت کی جو</p>	<p>۴۸          جادو پر تیری جادو و دھوکے کی جو          رو کر اگر وہ نکلو جی کسی تیری جادو کی جو          وہ اپنے جادو پر دھوکے کی جو</p>	<p>۴۹          آیتا غفر کا وہی دھوکے کی جو          دامن میں تیری شہادت کی جو          وہ اپنے جادو پر دھوکے کی جو</p>
<p>۵۰          کوئی رمانہ شکر شاہ شہید میں          تا طریقہ رستم ہوا عصر یہ ید میں</p>	<p>۵۱          مڑے کی شکل ہو گئی یہ سیاہ ہوئے          رو دو گے تم بھی فاطمہ کبریا کو پوئے</p>	<p>۵۲          اب کہکے نامہ رادہ میں خلق روئیگی          شادی ہماری روز قیامت میں ہوئی</p>
<p>۵۳          کہ جو جو جہان جانی مجتہد          کہ جو جو جہان کا علم اس کا          اوتار چھوٹی دریا کی کج راہ          ران تارالان کو جی فتنہ راہ</p>	<p>۵۴          کہ جو جو جہان جانی مجتہد          کہ جو جو جہان کا علم اس کا          اوتار چھوٹی دریا کی کج راہ          ران تارالان کو جی فتنہ راہ</p>	<p>۵۵          کہ جو جو جہان جانی مجتہد          کہ جو جو جہان کا علم اس کا          اوتار چھوٹی دریا کی کج راہ          ران تارالان کو جی فتنہ راہ</p>
<p>۵۶          اس وقت سب ہلینگے طبق آسمان کے          کبریا جو جہان جانی مجتہد</p>	<p>۵۷          اندوہ نے رنڈاپے کی حالت یہ کی          رو کر کہا پناہ رسالت پناہ کی</p>	<p>۵۸          بلویمین بہتین نقی اپنی کج          محشر میں اس نشانے میں ڈھونڈ لکھو</p>

<p>۱۰۰          غل تھا کہ اس غبار میں نہ سر کا لالہ          اور بھائی بھائی کہ نہ ہاڑا کہ خرد سال ہے</p>	<p>۱۰۱          وہ بونی خیر لاشہ نہ رن سی مشکاؤں          لیکر ہو کو ساتھ میں ہی لئے آؤنگی</p>	<p>۱۰۲          میدان چراگروں سے جنبش میں آگئے          میدان تو اک طرف شداتھر کھراگئے</p>
<p>۱۰۳          فراتے ہیں حسینؑ میں تو غش آتے ہیں          بیٹا بیکار کے وہ سے بھائی جاتے ہیں</p>	<p>۱۰۴          کتا براوی آگئے کہ کھو گیا کھو گیا          ان کو سواروں کی جو ہر جاں کھو گیا</p>	<p>۱۰۵          ہم مرگ نوجوانی قاسم پر روئے ہیں          یار و جدا حسینؑ و حسنؑ آج ہو ہیں</p>
<p>۱۰۶          قاسم دوا کرے شہہ کہ بلانی کو          روتا نہ چھوڑ دوسرے مظلوم بھائی کو</p>	<p>۱۰۷          حاکم عالم غصہ کی طاعت خدا          بابائی کی جی بھی سی اتنی ہو خدا</p>	<p>۱۰۸          قاسم دوا کرے شہہ کہ بلانی کو          روتا نہ چھوڑ دوسرے مظلوم بھائی کو</p>



<p>بابا کا اور ایک بیکار غریب دو مہینے کے بعد کبھی نہ ملے گا آپ کو انھیں نہ جانیں گے وہ اب اپنے گھر میں بیٹھے ہیں</p>	<p>آپ کو کون گوارا ہے کہ آپ کو اکھٹے اور تھکے ہوئے تو کچھ بھی نہیں ہے اگرچہ وہ بیکار ہیں</p>	<p>چلیں ان بیکاروں کے پاس وہ بیکار ہیں وہ بیکار ہیں وہ بیکار ہیں</p>
<p>آزاد مر کے بھی نہیں ہم تو غلام ہیں ہم ہیں شہید شاہ شہیدان امام ہیں</p>	<p>آئی نذاکست ہیں جنت کو جاننے اکبر تو کیا تمھیں علی اصغر ضرور لائیں گے</p>	<p>بیدار فقط رن میں گروہ شقی ہوا نقارہ دہن کا بھی قالب تو ہوا</p>
<p>نظر دارا صاحب کی آواز پر پورے دل سے بابا کو بھی رو کیا گیا یہ تین دن کے لیے</p>	<p>آپ کو کون گوارا ہے کہ آپ کو اکھٹے اور تھکے ہوئے تو کچھ بھی نہیں ہے اگرچہ وہ بیکار ہیں</p>	<p>آپ کو کون گوارا ہے کہ آپ کو اکھٹے اور تھکے ہوئے تو کچھ بھی نہیں ہے اگرچہ وہ بیکار ہیں</p>
<p>صدقے سے تیرے بہر جوئی کا باغ ہے شہ نے کہا پھر اس کا صدا بے باغ ہے</p>	<p>شہ نے کہا شکستہ حیا کا نہ دل کر د ہم نے تمھیں بھل کیا تم بھی بھل کر د</p>	<p>روشن وہ شمس ہے کہ چل جس سے ماہ ہر یہ ہر خاندان رسالت پناہ ہر</p>
<p>آپ کو کون گوارا ہے کہ آپ کو اکھٹے اور تھکے ہوئے تو کچھ بھی نہیں ہے اگرچہ وہ بیکار ہیں</p>	<p>آپ کو کون گوارا ہے کہ آپ کو اکھٹے اور تھکے ہوئے تو کچھ بھی نہیں ہے اگرچہ وہ بیکار ہیں</p>	<p>آپ کو کون گوارا ہے کہ آپ کو اکھٹے اور تھکے ہوئے تو کچھ بھی نہیں ہے اگرچہ وہ بیکار ہیں</p>
<p>دل تکو ہے برابر سچا و جیسا تھا بابا تمھارے ہوتے تو میں داو جیسا تھا</p>	<p>بہر سلام گرد سواری فلک جھکے اوج ملک سے جگرے کو در ملک جھکے</p>	<p>میں دیکھوں کونسا یہ بیجا و دلیر ہے دیکھا تو تھر تھرا کرے گما یہ تو شیر ہے</p>

<p>۴۱          چارون پس بھی میں تیری تیغ آزمائی کو          بھیج اس جوان بختی کی لڑائی کو</p>	<p>۴۲          کردار تیغ میان کو کاٹھوڑ دھال کے          لیے پورا اپنے دل کی تو حشر نکال لے</p>	<p>۴۳          مارا جو اس کی تیغ پہ خال نیام کو          تیغ لگی کی طرح سے توڑ احسام کو</p>
<p>۴۴          ادا بین مصفین کلین کلین          کرتے ہیں سب رطل کیلے عیون</p>	<p>۴۵          دیو بزمین کی بونین ال          بزمین کا شمشیر لکھا تاجین</p>	<p>۴۶          چاہا یہ بدی نہ کن سب کچھ          با بوی بوی سر تیغ میں کھیلے</p>
<p>۴۷          مردم جمال پاک چہ چشم داکرین          جیلا کے ہاتھ چہ مرگان دعا کرین</p>	<p>۴۸          قاتل کا ہاتھ اٹھ کا اٹھا بس ادھر ہا          اک ہاتھ میں نہ ہاتھ رہا اونہ سر ہا</p>	<p>۴۹          اس تیغ سر د و چار چار آئینہ ہوا          اس چار آئینہ کا نہر آ آئینہ ہوا</p>
<p>۵۰          ناگاہ بن سکھ از فتنہ دنیا          کیا کو تھپائی جا کر سر چال</p>	<p>۵۱          از قس کے سر پر کیا خست          اب بھی سن کی شکل پر آ کر خست</p>	<p>۵۲          بولای اس کے روح مصفین          چاہا یہ بدی نہ کن سب کچھ</p>
<p>۵۳          پیدا ہوئی ہر آبرو اہل جدال سے          سوز کے کھودوں ان بن پوہ لال سے</p>	<p>۵۴          دل طنطنہ سے غصہ سر سنبھل ہوا          ہمراہ سو سواروں کا اسکے پر ہوا</p>	<p>۵۵          کھنی اچا سکو زور سے بجال کر دیا          جب آدھکا تو کھوڑے پا مال کر دیا</p>

<p>۴۰ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>	<p>۴۱ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>	<p>۴۲ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>
<p>گو تین بھائیوں کی تھنا کا مال ہے لیکن ہنوز بہت جنگ و جدال ہے</p>	<p>نیرے پیوں اٹھا لیا اس نابکار کو خیش رکاب کو نہ خبر راہوار کو</p>	<p>قربان ضرب تیغ کے اور اس کمال کے کیا چل تھا تیغ کا کئے بھول کمال کے</p>
<p>۴۳ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>	<p>۴۴ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>	<p>۴۵ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>
<p>پانی مرے چچا پہ کئی دن سے بند ہے میں وہ ہوں جس کو مرگ جوانی پسند ہے</p>	<p>قاسم کے سرخ پہ نور شجاعت نمود تھا بیٹوں کے غم سے چہرہ ازرق کبود تھا</p>	<p>جون قانیرہ فتح کی گو پردی میں تھا خط شکست مصرع تیغ علی قانیرہ تھا</p>
<p>۴۶ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>	<p>۴۷ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>	<p>۴۸ نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر نکاح کر کے دل میں لگا کر بہشت تھانہ جہنم کے دروازے پر</p>
<p>ہر چند تیغ سے کہیں نیرہ بلند تھا پرنشکر کھیر چدا بند بند تھا</p>	<p>سینہ وہ ڈھال عین جیسے سب جھولتے بیٹوں کے چار داغ دہان چار پھولتے</p>	<p>دھڑکے ایک قد کر برابرتی طرح اک شکر کے دس سحر موزوں ہوں چلچ</p>

<p>قائم کی جان کو مارا کیونکہ یہ کلمہ عینا وہی ہے جس کا ذکر شانہ پہلا ہے</p>	<p>قائم کی جان کو مارا کیونکہ یہ کلمہ عینا وہی ہے جس کا ذکر شانہ پہلا ہے</p>	<p>قائم کی جان کو مارا کیونکہ یہ کلمہ عینا وہی ہے جس کا ذکر شانہ پہلا ہے</p>
<p>اس دم نجف کے آئینی تکلیف کیجئے حیدر سے میر و دوح کی تعریف کیجئے</p>	<p>بسیار بیان میں ختم حسن کے نشان پر قابو چلو تو وار چلو اس جوان پر</p>	<p>ہم تو چلے اجل سے ہر کیا چارہ یا حسین مارا اگر دغا سے تجھ مارا یا حسین</p>
<p>آئی ناز و خاطر نے میدان کی کیا میں ہو ہی ہوں زمین کی لالہ پیار</p>	<p>اب مطلق ہے اگر مرزا کا کر لشکر کے کھڑے ہیں قائم کو خطیر</p>	<p>یہ لکھ لکھ کر اگر گرا سیرانان گل کے عین عجب تن</p>
<p>نوںڈی کو بھی مگر نہ فراموش کیجیو بی بی بلایں میری طرف سے بھی کیجیو</p>	<p>سنگ چا کارو ناچر سے یہ جو زمین پر نیزہ لگا کے ڈال دے اسکو زمین پر</p>	<p>میں ہاتھ باندھتی ہوں مقلد کو جاؤ فرزند کہ کیا ہو نہ لاشا منگاؤ</p>
<p>میں مصطفیٰ بنی ہوئی تھی نہ کچھ تو قتل و ناز و سادی علی ہوم</p>	<p>قائم کی جان کو مارا کیونکہ یہ کلمہ عینا وہی ہے جس کا ذکر شانہ پہلا ہے</p>	<p>قائم کی جان کو مارا کیونکہ یہ کلمہ عینا وہی ہے جس کا ذکر شانہ پہلا ہے</p>
<p>یوں بست پابریدہ رسا لوگوں کو تھے گم ہاتھ پاؤں دیکھنے والوگوں کو تھے</p>	<p>آپ انکی لاش پر نہیں لب جا کر دیا ہن قائم زمین پر گر چکے پا پاں ہن</p>	<p>قائم نے کیا یہ غیر نکلاٹے اٹھا تا ہن تم تو نہیں نکلاٹے تہوین لینے جا تا ہن</p>





<p>مرثیہ مراد میر سند بادشاہی افشان کو لے کر آئے تھے کسی نے خاک غرا کر لگا دیا</p>	<p>مرثیہ مراد میر اس پیر کی تہ کو دیدار کی تھی جہاں کو لے کر آئے تھے جہاں کو لے کر آئے تھے</p>	<p>مرثیہ مراد میر یو کو بادشاہی یو کو بادشاہی یو کو بادشاہی</p>
<p>اگر کسی نے بال پریشان کر دیے موجود سب زہر پار کے سالن کر دیے</p>	<p>واری دھن کو مہوہ بنائے کو دیئے بیٹا کوئی مجھ کو کھلائے کو دیئے</p>	<p>بر بھی کا زخم سینہ میں ناسور لائی ہو دم توڑے کو امان کے پلو میں آئی ہو</p>
<p>مرثیہ مراد میر نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ</p>	<p>مرثیہ مراد میر نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ</p>	<p>مرثیہ مراد میر نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ</p>
<p>گر ایسی چپ بیگی تو بچان ہو دیگی جب تک تم کو کے سپر کو نہ رو دیگی</p>	<p>کیونکر سون کر کر مے دل کے ہونے کر جو نامرگ تھیں لوگ دے ہن</p>	<p>ہشیار حسین سواری منگاتی ہیں نور نیکی تو تھاری چچا جان جاتے ہیں</p>
<p>مرثیہ مراد میر نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ</p>	<p>مرثیہ مراد میر نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ</p>	<p>مرثیہ مراد میر نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ نہیں کیا بد فاقہ کی گاہ</p>
<p>کتنی تھی آنکھیں کو رہن لاش تاش ہے لوگو کو کمان کہہ رہے تھی لاش ہے</p>	<p>ہو دنیا تاش دھن میں نہاتی ہوں اپنی ہو کے تاش میں تھدی لگاتی ہوں</p>	<p>رو کو چاکو فاطمہ کا حق ادا کرو لے امان چھوڑ بیٹے کو اپنے زہر ادا کرو</p>

<p>چلتے روئے دلوں سے پیشم نہ کی آتم این اسے روئے تو یحییٰ بن جبرئیل خدا افت میں تھا کہ اب علی اکبر یہ لالہ لا شے میں بے یختہ نیازت میں مہجبت</p>	
<p>پرسا جڑ راجہ رادوشہ کر بلانی کو</p>	<p>کیسا اجل نے لوٹا حسنؔ کی کمائی کو</p>
<p>لشکے اگر دو گئیں سرکشہ بیان اگر دھن تو پائی نہ پائی بھی سر جان بے حیا ہو کر آگے بھجیاں مجس میں ہر طرف کو قیامت ہوئی عیان</p>	
<p>کہہ حق سے سب ملا کہ مدح حسنؔ کریں</p>	<p>یہ ہر صلہ قبول اسے بچتیں کریں</p>
<p>تبدان میں جب آئے شہ پور شاہ بولابن سعد کے بیعت پاشاہ مٹھ پیر کے خضر علیہ نقیہ سے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ</p>	

اباھی

امو قی پے بہ کم در حسین ابن علی  
بھٹو بین غرار حسین ابن علی  
کشتین لکھنچلہ ہر اک گھر شاہ  
وہار بہ دیار حسین ابن علی

اباھی

یا علی ایہ کم کہ سب دھوم  
یچا شہر بیت اس قاتل دھوم  
اس عویڑیچا ہو گیا موسم  
دوستان را کہا کہتی محروم  
تو کہ باد شمنان نظر داری

اباھی

تا شہر پاشیر کا دم باقی  
بزار بیت کا عزم کی بہت کم باقی  
جنا کو گناہ سال بھلے اپنے  
دو دن درمہ اور محرم باقی  
جسٹم کے بھی ایا مہ ہے کم باقی

اباھی

افسوس کی شغل فغان کہتے ہیں  
مقدیر میں سے شاہ زمان کہتے ہیں  
جلائی سے باوقار بہت سودا جلائی  
ختم سر پہا کو کمان کہتے ہیں







<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>	<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>	<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>
<p>آج بھی غش میں جو ہم سر کو جھکا کر ہونگے نا تاکہ اے کھنڈ کل آئے ہونگے</p>	<p>شکے سرلو میں زینت کو نہ لانا یارو اور اگر لانا تو چادر بھی اڑھانا یارو</p>	<p>گو کہ خنجر ہن پر دل کے غمی ہن یارو میں بھی ہوں مرے بچر بھی سخی ہن یارو</p>
<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>	<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>	<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>
<p>پاس نا تاکا ہر پس در نہ دکھا تو یارین کلمہ تم ترہتے ہو تو تو مجھ لیتا میں</p>	<p>ہاں مے سر کی قسم گر کوئی دیدیو لگا بھاری زنجیر بھی ہوگی تو پس لیو لگا</p>	<p>دیشدیں کے ماتم کا اثر ہونے لگا دیکھ کر گنج تشہیدان کی طرف نے لگا</p>
<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>	<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>	<p>علم کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب کلیں خطیبی از غریب</p>
<p>دفعۃً آگ خیم میں لگا دینا ہم بچے ہیں غش میں پڑے اٹھو اٹھالیا ہم</p>	<p>رحم سب لکھتے تھو نہ کیا کرتے ہیں چیز نادانوں سے ہلا کے لیا کرتے ہیں</p>	<p>ہیں یہ جلاؤ کھینچے ہوئے شمشیر میں ہیں اور زہرہ کے مرتفع کی یہ تصویریں ہیں</p>

<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>دور در نظر جو کجا با کجا جو سوئی انجمنی او سرین وین کار و میریت نودہ جو حق بنی شب و کجا</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>
<p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>
<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>
<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>
<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>
<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>	<p>مرثیہ مرزا دین</p> <p>بیکر خاڑدین کیا پو اسکا کشتیا تھا اٹھا جو پو پو پو پو پو صیف برون پو پو پو</p>

<p>۴۱۴ کما تشریف لایا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>	<p>۴۱۵ میں تو ان کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>	<p>۴۱۶ ان کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>
<p>دوستی میں میری سب لوگ ضرر پاتی ہیں رحم اس شہر میں سید پھینکھا تو ہیں</p>	<p>یہ تو کوئی نہ کہوں لاش اسکی برابر ہو پائنتی لاشہ قاحم کی دیکھ کر ہوس</p>	<p>دل میں حسرت نہ رہی وہ بیان یہ آیا ہوگا شہرے دو طہارے الیہ کو بنایا ہوگا</p>
<p>۴۱۷ اگر وہ سب کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>	<p>۴۱۸ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>	<p>۴۱۹ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>
<p>حق پیر سے الگ کنیزی کا ادا کرتی ہوں لات کا بیا پاسر عتیہ فدا کرتی ہوں</p>	<p>روئے سیاختہ شہر اسکی پر رمانی پر نامودی پہ جوانی پر پریشانی پر</p>	<p>پہلے اک ہاتھ سے چیر کی بلایا میں لونگی دوسرے ہاتھ سے سر کی یلایا میں لونگی</p>
<p>۴۲۰ اگر وہ سب کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>	<p>۴۲۱ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>	<p>۴۲۲ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا ہے</p>
<p>اسکے لئے پہ ہوں ایشہ من بھی اصری مان بھی اس دھماکی لائی پہن بھی اصری</p>	<p>جہنہ شاہ کردہ نوبہ جھکا دیتا ہے پسر فاطمہ جھانکے گا التیا ہے</p>	<p>جہان قاتل کھیلے کو نہ مہلے کوئی اسے تو نیگا بھی کوئی اسیدم کوئی</p>



<p>۴۵ گو کہ در دھاری نانشاد و فیض یار طالع غلبہ اور عصبہ ابرار روز مرہ غلام شہ مردان یو شیر جگر کرسن شیر کا مہان یو</p>	<p>۴۶ ایک کتا تھا شبہ شکاری جان زاریش تن کو بھی لگتا نہ سچا نہ کتا نہ جانور نہ جان نہ انسان نہ بھی تو میرے</p>	<p>۴۷ ایک کتا تھا شبہ شکاری جان زاریش تن کو بھی لگتا نہ سچا نہ کتا نہ جانور نہ جان نہ انسان نہ بھی تو میرے</p>
<p>۴۸ سیر رکھا ہو گیا پاس شہہ دین کے اوپر جب یہ نور کا جلوہ ہی جبین کے اوپر</p>	<p>۴۹ یو اسی میں جو ہر ایک لعین گرتا تھا وہ کہیں گرتا تھا اور سائیکسین گرتا تھا</p>	<p>۵۰ اتو قابو ہو ہمیں کہہ کچھ کیوں نکرا میں پیا سا مارین کچھ یا پانی پلا کر مارین</p>
<p>۵۱ تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری</p>	<p>۵۲ مادر و سبب غلبہ شکاری مادر و سبب غلبہ شکاری مادر و سبب غلبہ شکاری مادر و سبب غلبہ شکاری</p>	<p>۵۳ تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری</p>
<p>۵۴ پیارے کی طرح تجھے اے غمخوار ہے تو میرے مظلوم کا بیکس کا مددگار ہے تو</p>	<p>۵۵ اسکی طاقت ہی نہ یہ زور دہر شیر کا ہے بس یہ سب جو صلہ بخشا ہو اسپیر کا ہے</p>	<p>۵۶ تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری</p>
<p>۵۷ کسا باور تھا دل خوب دودھ جان تو تیرا تھا دل خوب دودھ جان</p>	<p>۵۸ لاش کو ظالمین کے ہاتھ میں لیا غلبہ شکاری کے ہاتھ میں لیا</p>	<p>۵۹ تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری تو تیرا وہ ہے غلبہ شکاری</p>
<p>۶۰ کون تھا تن کی ہیبت مجھے فرق تھا اور اگر فرق نہ تھا جسم نہ تھا فرق تھا</p>	<p>۶۱ ایک باری نہ گھر کو نہ خجس کا ٹو ہاتھ کا ٹو کبھی گھر پاؤں کبھی سر کا ٹو</p>	<p>۶۲ سر گرا پاس شہنشاہ ام کے اوپر سجدہ شکر کیا سر کے قدم کے اوپر</p>



<p>۵۱۸          انا بے سبب کی گنجشکی          در سر کمر علی و سبب کی گنجشکی          کچھ بیات سے شاہ قیام کی          سبب کی گنجشکی میں گنجشکی</p>	<p>۵۱۹          کما نیر علی کہ کما نیر علی          در سبب کی گنجشکی میں گنجشکی          انا بے سبب کی گنجشکی</p>	<p>۵۲۰          جوں جوں غنیمت غنیمت کی          چھوٹا مان کر کما نیر علی          گد بابا کی گنجشکی میں گنجشکی</p>
<p>آرزو کی گنجشکی میں گنجشکی          میں نہیں لیتی کی اس سر کو نہیں لینے کی</p>	<p>سب کو تم روچیں اب نام شہر کرو          شہر یا تو کے بھی رند سال کی تدبیر کرو</p>	<p>گو کہ جنت میں سکدئے کو کمان یاد نگا          علی حضرت نوروان اس سر پہل جاؤ نگا</p>
<p>۵۲۱          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی</p>	<p>۵۲۲          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی</p>	<p>۵۲۳          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی</p>
<p>صبر کر کہ تجھ صبر کا یار نہ رہا          کیا کیا ہے جو نوشا ہمارا نہ رہا</p>	<p>کب تک روئے یہاں پیار و کما خاطر          ایسا کہ غم لگاؤ کہ ہو آخر شہر</p>	<p>فوج سب قتل ہوئی خوف و خطر کسا ہے          بھائی عباس بھی مار گئے در کسا ہے</p>
<p>۵۲۴          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی</p>	<p>۵۲۵          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی</p>	<p>۵۲۶          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی          ادا کی گنجشکی میں گنجشکی</p>
<p>قدرا سدر جو غلاموں کی کمان ہوتی ہے          دیکھ کر ہنس شہر کی بہوروتی ہے</p>	<p>چھوٹ جا کر کاغذ لکھی جو مرگیا شہر          شہر پانی کی طلب بھر نہ کر گیا شہر</p>	<p>زار زار دن کو ہوا آ نکھونے دیکھا ہے          اپنے کالونے سنا مار نہ ہر آس ہے</p>

<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>
<p>گرو تین بیسے لوگ کس کو کس کو شاہ جلی ہوئی بقی پری کس کو کس کو</p>	<p>کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>دست بردار نہ سید یہ خونریز ہوا تبع جتنی ہوئی کس کو کس کو</p>
<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>
<p>گو کھابہ میں نہ مجھوہ نظر آتی تھی برہمن منتا تھا کہ بی کوئی چلائی تھی</p>	<p>جس دن شکر کے شہ کر گئے پرچو فاطمہ ہر دو کے کچھ تھامے حیدر چکو</p>	<p>جیف ہی تیغ تو اس ظلم پر برہمن کرے شہر چھوڑ کر گھر کرے پھر اتر کرے</p>
<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>	<p>شعر کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو کس کو</p>
<p>مجھے جلاؤ تھے دوست کا سر کاٹنا ہی میں کاٹنا زہرا کا جگر کاٹنا ہی</p>	<p>مثل اس مان کے جوان جس کا پسہ مر جاوے ایک ہی مال ہو اور وہ بھی فدا کر جاوے</p>	<p>تیرے ہائی کیلے تیغ جفا ہوتی ہے پوچھتا کوئی نہیں پھر کر کے یورونی ہے</p>



الف

بے جا کبر و عظمت کون کیا تو  
 جہل و نادانی تو اتر جبر و غفلت  
 غفلت کر شاہ سے خاصہ عیب و عیبت  
 تو تخیل بنی جو تو کرم این کرم  
 کردہ احسان کہ تیرا حق ترا شاہ  
 سب تو تعریف تیری دیکھ تیری یاد ہے

رباعی

شہ کے رفق و رفیقین اُسے جا جا کے  
 جہت میں گئے تیرے دشمنان کھا کھا کے  
 راوی نے لکھا تو صبح سے ظہر تک  
 شہر دیا کیے لاش ببرک لالا کے

رباعی

باؤں کی مٹی میرے جانی اکبر  
 برباد ہوئی تیری جوائی اکبر  
 اکبر گلشن دہرین بزرگ لالہ  
 جو دینا چاہتا تیری نشانی اکبر

رباعی

میدان میں کوئی جاننے والا نہ رہا  
 اور کوئی گلا کٹانے والا نہ رہا  
 جو مارا گیا اسے تو لائے شہر  
 شہر کا کوئی لائے والا نہ رہا

رباعی بگوئے کسانه لال پیسے پایا ارمان مرا چو نہ نکلے پایا حق آرزو دیا توں چیتے دیچون اک احقر امرا گھنچوں نہ چلتے پایا	رباعی مفتدین کیوں شاہ مدنی ہے بہار تربت میں کیوں نہ بینے ہے حق باقوت قید خدائیں جیب بابائے واسطے کیسے پیسے	رباعی کتنی حکیم خیر جلتا دیکھا خجندہ ملک شہ پہ چلتا دیکھا نئی خوب مکان اور طراخا دکھا اس تین برس میں کیا کیا دکھا	رباعی بھلے مول حق کلا شاد دیکھا کتنے خوب خلق شاہ دین دیکھا زیب کتنی حق آہ لوگوں نے اک غصہ دیکھ میں کیا کیا دیکھا
---	--	---	--



<p>۴۱ جانبین کو آئے خرم و شادمان تاریک آسمان و زمین خاک گاہین نہان چھوٹے کھیلوں کی سیارہ گھسٹے گھسٹے گھسٹے گھسٹے</p>	<p>۴۲ اگر بھڑکے تو نہ بننا کھانڈ بڑے سبدن کی چوہیں چھوٹے گھر کی سیارہ اٹھا ہونے میں بن جائیے کئی جا نہا کا بھلے ہو تو گلشن حیات</p>	<p>۴۳ جسم حال گنج شمعیں نیک بابا تو نے لاش علی صخرہ طمٹیا جہاں چھوٹے کھیلوں کی سیارہ موتیوں کی چھوٹے کھیلوں کی سیارہ</p>
<p>رویتیں جو شانہ رویان تھوڑے عاقل نہایت لاش حسین بگئی برکت نیکانپ کے</p>	<p>فرزند پاس تھے بسے بو تراٹ کے دو چاند پہلو میں تھے اک آفتاب کے</p>	<p>تھے بچھڑے کین ہی فریاد آہ میں اصغر کہو در تو نہیں قتل گاہ میں</p>
<p>۴۴ افغنا خاک پر اٹھا تو شہر و سرحد بگڑا تو برف آفغن تھوڑے شمعیں نیک کوئی کیسی لاش جبر کیسی تھا</p>	<p>۴۵ دو لکھ لاش کراکھ لکھ لکھ لکھ سعدین آسمان قراں خاک میں کھٹکنا آسمان تھان آسمان میں باشادہ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۶ عالم بدید کی لاش کراکھ لکھ لکھ جہاں چھوٹے کھیلوں کی سیارہ جہاں چھوٹے کھیلوں کی سیارہ اصغر کو بیکر کر کے خور و غیاث</p>
<p>۴۷ افتادہ خاک پر تھا سلیمان فاطمہ برجبریل کا تھانہ دامن فاطمہ</p>	<p>سہرے کو بھول یوں تھوڑے زخم دار پر جس طرح کوئی بھول چڑھا دے مرزا پر</p>	<p>فریاد غلام تھارا نہیں ہونے میں بیکریہ دونوں میں پیارا نہیں ہونے میں</p>
<p>۴۸ جہاں پہلو کی سیارہ تھانہ شمعیں بہ چھوٹے کھیلوں کی سیارہ وقت تھا تھا تھا تھا تھا تھا کھوٹے کھوٹے کھوٹے کھوٹے</p>	<p>۴۹ نہا کا گاہ کا حرم خرم و شادمان دیکھا تو کراکھ لکھ لکھ لکھ نہا کا گاہ کا حرم خرم و شادمان بڑے سبدن کی چوہیں چھوٹے گھر کی سیارہ</p>	<p>۵۰ تن میں جا رہے تھے جہاں شمعیں شاوخیں سلیمان حسین نیک اور زخم زار بانوں میں شمعیں</p>
<p>نہا سا کرتا تن میں لہو ہو بھرا ہوا اک ہاتھ تھا حسین کا اسپر دھرا ہوا</p>	<p>سینے پہ اب تلک ہی نشانی سکینہ کی برادرین تھنہ دہانی سکینہ کی</p>	<p>مکن نہیں علاج دل بھرا کا اور اسپر غم فراق شہ نامدار کا</p>



[illegible]



<p>مرثیہ بہشتی شہید غم قرآن خفا ہے کس نے حکم کیا کہ غم قرآن خفا ہے معلوم ہو قرآن غم شہید ہے</p>	<p>مرثیہ ما زنی کا اشارہ کہ غم شہید ہے مولا کا غم ازاد ہو خود لاکھ غم ہے اور عین بابت پر غم شہید ہے</p>	<p>مرثیہ اور غم شہید غم شہید ہے بن کا غم شہید غم شہید ہے اور غم شہید غم شہید ہے</p>
<p>قرآن الہی جو سپاہی سے لکھا ہے قرآن غم سرد بین سپہ پوش ہوا ہے</p>	<p>اظہار ہوا شہید سے شاہ شہید ہے خود شیر ہے اور شیر سے زہرا کی بلا ہے</p>	<p>اور غم شہید غم شہید ہے نیز سے بندھی زلف امام دوسرا ہے</p>
<p>مرثیہ بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے</p>	<p>مرثیہ بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے</p>	<p>مرثیہ بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے</p>
<p>شام کو ثبات قدم راہ رضا ہے اور جہیم سے ظاہر ہے کہ جو اُسپہ ہوا ہے</p>	<p>اور طاسے عجیب طے صمدیہ سہو ہے طاری غم و اندہ تھا اور غم کوٹھے</p>	<p>فریاد خدا کی ہو دہائی ہے بی کی پامال ہوئی لاش حسین ابن علی کی</p>
<p>مرثیہ بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے</p>	<p>مرثیہ بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے</p>	<p>مرثیہ بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے بہشتی شہید غم شہید ہے</p>
<p>ثبات یہ ہوا ہے کہ میرا سہو ہے مولا اعد کی تقدی ہوا اور ہے مولا</p>	<p>اور غم شہید غم شہید ہے پر شاہ کوٹھی فکر یہ ہشت ہستی کی</p>	<p>اور یا سے غم ظلم سے سبطی ہے یہ بات ہوئی غم حسین ابن علی ہے</p>



نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

ہوئے ہیں غم شاہ کے اس سے تک  
برپا غم شیریں ہے چہ شکر کن تک

کئی عرض کہ برلا تو تنہا ہے جی کی  
آپاں قسم چکو حسین ابن علی کی

ہر قسم سے میرا ہوں نہیں کام کسی سے  
ہر عشق مجھ نام حسین ابن علی سے

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

دستے تو سدھتے مطلق یہ فرا تھا  
حافظ بھی تھا اور ناظر قرآن خدا تھا

فریاد عرب کی تھی غم شاہ عرب سے  
دور پالون نہ اٹھتے تھے اضعیفی کر سب سے

بھائی یہ عجیب غم ہے اثر کر گیا جی میں  
آخر کو میں روا تھا غم سبط جی میں

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

نہیں منور شدہ شہر میں غمناک  
اور قطع نظر کے لئے اور عجیب  
گریبان غم سے سرخ ہو کر رہ گیا  
اور ملک و قوم کو کس کیسے

دیکھا جو ہر اک کمت یہ سامان نظر آیا  
آنکھوں سے عزادارہ پہ جان نظر آیا

آثار عجیب قدرت خالق کے عیان تھے  
بس ایک ہی ماتم میں یہ دھوکہ گمان تھے

اُس دم سب جو موت نہیں جسم میں جی تھا  
اسکے لہو گویا ملک الموت وہی تھا

<p>۴۱</p> <p>گر سنا خند غنچن یاد ہو سنا وہ دلدار کہ جو ان کرتے تھے تیرا</p>	<p>۴۲</p> <p>یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل</p>	<p>۴۳</p> <p>روشن گاہنلوں بیان غنچن یہ دلدار کہ کیا شاہ کو دور</p>
<p>۴۴</p> <p>کیا ترس کر دن سا خون قتل کے دن کا میں بھی تو فریقوں ہی میں تھا زعفران کا</p>	<p>۴۵</p> <p>اس رخ دم صیت کی کیا ناچھو یارب زینب کی اسیری نہ دکھا ناچھو یارب</p>	<p>۴۶</p> <p>اے واہ عجب فیض شہ جن دلشہر تھا جوانک کہ آنکھوں نے بہا من گھر تھا</p>
<p>۴۷</p> <p>سید کی نفرت دیا زعفران سید کی نفرت دیا زعفران</p>	<p>۴۸</p> <p>تیرے تیرے درد کی تیرا تیرا تیرے تیرے درد کی تیرا تیرا</p>	<p>۴۹</p> <p>شہر کی کماؤں کی کیا نام تیرا یہ دلدار کہ کیا شاہ کو دور</p>
<p>۵۰</p> <p>اس پیا سمن ہنڈ آنسو نہ دھو تھو ملا اک جھوٹی سی ترب پکھڑا روئے تھو ملا</p>	<p>۵۱</p> <p>یہ بھول میں سب باغ شہ جن دلشہر کے لاشہ نہیں مگر تیرے میں یہ زہر شہر کے</p>	<p>۵۲</p> <p>سب مر گئے اسہن میں ناچار اچھی ہوں بکیں ہوں مگر کل کا درد گار اچھی ہوں</p>
<p>۵۳</p> <p>یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل</p>	<p>۵۴</p> <p>یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل</p>	<p>۵۵</p> <p>روشن گاہنلوں بیان غنچن یہ دلدار کہ کیا شاہ کو دور</p>
<p>۵۶</p> <p>مقتل میں کمالی تو لٹی سبط نبی کی ایسا نہ ہو ہوتی ہر زہرا و علی کی</p>	<p>۵۷</p> <p>یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل یہ سب کچھ کہہ کر تیرا قافلہ چل</p>	<p>۵۸</p> <p>روشن گاہنلوں بیان غنچن یہ دلدار کہ کیا شاہ کو دور</p>

<p>۴۴۴ جو کچھ تو کہیں گے انہیں انکار ہے مجھ کو پیر ایک مد تو انہیں درک ہے مجھ کو کہا ہم سبھی پر فرمایا کہ بیٹے</p>	<p>۴۴۵ ایک چابی کروں کہ چابی با بریکان زینب کو دو جا پڑی با بریکان ابن جرم شاہ کو دو کھینا زندان جلتے ہیں ابھی غمہ شاہ نشہ دوران</p>	<p>۴۴۶ نہیں نہ شاہ نشہ دوران نہیں نہ شاہ نشہ دوران نہیں نہ شاہ نشہ دوران نہیں نہ شاہ نشہ دوران</p>
<p>۴۴۷ جو کچھ تو کہیں گے انہیں انکار ہے مجھ کو پیر ایک مد تو انہیں درک ہے مجھ کو کہا ہم سبھی پر فرمایا کہ بیٹے</p>	<p>۴۴۸ قید ہوئی سب عترت سلطان مدینہ ظالم کے ظلم پر ابھی کھانگی سکینہ عباس بن برادر سالار انہیں ہر</p>	<p>۴۴۹ ہم شکل ہی سا کوئی سالار انہیں ہر عباس بن برادر سالار انہیں ہر عباس بن برادر سالار انہیں ہر</p>
<p>۴۴۸ کی غوغا غوغا کہ اسے شہید لا تہ تو درگاہ پر خود خالق کیا ابن جرم شاہ کو دو کھینا زندان جلتے ہیں ابھی غمہ شاہ نشہ دوران</p>	<p>۴۴۹ کھا کر کما شام خیمہ بیکار کی غوغا غوغا کہ اسے شہید لا تہ تو درگاہ پر خود خالق کیا ابن جرم شاہ کو دو کھینا زندان جلتے ہیں ابھی غمہ شاہ نشہ دوران</p>	<p>۴۵۰ نہیں نہ شاہ نشہ دوران نہیں نہ شاہ نشہ دوران نہیں نہ شاہ نشہ دوران نہیں نہ شاہ نشہ دوران</p>
<p>۴۵۰ بوٹے نہ کوئی آل رسول عربی کو جھوٹی نگہبانی کا دو حکم مجھے کو کہا ہم سبھی پر فرمایا کہ بیٹے</p>	<p>۴۵۱ تو ملک کل اسے پسر شیر خدا ہے کچھ مری اعلیم کی شاہی تو کیا ہے عباس بن برادر سالار انہیں ہر</p>	<p>۴۵۲ تو جا کہ یہاں شیر خدا ہا تھا ملیگا ابن جرم شاہ کو دو کھینا زندان جلتے ہیں ابھی غمہ شاہ نشہ دوران</p>
<p>۴۵۱ یہ بات کہ تو غوغا غوغا کہ اسے شہید لا تہ تو درگاہ پر خود خالق کیا ابن جرم شاہ کو دو کھینا زندان جلتے ہیں ابھی غمہ شاہ نشہ دوران</p>	<p>۴۵۲ خدا تری عین عین عین عین خدا تری عین عین عین عین خدا تری عین عین عین عین خدا تری عین عین عین عین</p>	<p>۴۵۳ اور کیا کہ تو غوغا غوغا کہ اسے شہید لا تہ تو درگاہ پر خود خالق کیا ابن جرم شاہ کو دو کھینا زندان جلتے ہیں ابھی غمہ شاہ نشہ دوران</p>
<p>۴۵۲ محتاج حرم ہو سینگے اب ایک روپے کے ساوات کی عزت ہو پس اب ہا تھا خدا کے کہا ہم سبھی پر فرمایا کہ بیٹے</p>	<p>۴۵۳ زعفر تو غلام پسر شاہ خجف ہے زینب کی کنیزی مری زوجہ کاشرت عباس بن برادر سالار انہیں ہر</p>	<p>۴۵۴ غم سے محسوس سب خلق خدا ہا تھا ملیگا زینب کے کچھ بیچھری آج چلیگی عباس بن برادر سالار انہیں ہر</p>

<p>۱۴۴ گو ایو جو جسم نہ تو کبریا اب کتنا ہو جین کہیں کی گنج غفر تو کیا اورین اگر گنج</p>	<p>۱۴۵ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>	<p>۱۴۶ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>
<p>۱۴۷ وہ ماجر اوکھا کر جو دیکھانہ سنا تھا پھر تیغ ستم اور شہہ نکس کا گلا تھا</p>	<p>۱۴۸ تم آپ نہ جملہ کرد افواج لعین پر رکھ دیجیے پر جگو علم کر کے زمین پر</p>	<p>۱۴۹ منظور جو ادا شہہ ہر دوسرا تھی اے اکیلے سیف وہ سیفی کی دعا تھی</p>
<p>۱۵۰ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>	<p>۱۵۱ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>	<p>۱۵۲ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>
<p>۱۵۳ ہم کو غم و آفت سے چھڑاتا نہیں کوئی کیا قمر ہے سید کو یا تا نہیں کوئی</p>	<p>۱۵۴ جب خم ہو نہیں سجد میں تو جھک جاؤ فوراً بدم میں کروں منع تو رک جاؤ فوراً</p>	<p>۱۵۵ جل جل کے کنارہ کیا سب فوج تھی نے اے ادا کے اور اے خود خون تیغ علی نے</p>
<p>۱۵۶ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>	<p>۱۵۷ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>	<p>۱۵۸ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>
<p>۱۵۹ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>	<p>۱۶۰ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>	<p>۱۶۱ نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا نہ غفر تو کبریا</p>





[illegible]

<p>۱۵۷          اے کون جبریں اور نہیں کوئی          اب کون جبریں اور نہیں کوئی          اے کون جبریں اور نہیں کوئی          اے کون جبریں اور نہیں کوئی</p>	<p>۱۵۸          گندہ جبریں اور نہیں کوئی          گندہ جبریں اور نہیں کوئی          گندہ جبریں اور نہیں کوئی          گندہ جبریں اور نہیں کوئی</p>	<p>۱۵۹          اے کون جبریں اور نہیں کوئی          اے کون جبریں اور نہیں کوئی          اے کون جبریں اور نہیں کوئی          اے کون جبریں اور نہیں کوئی</p>
<p>ہم سب کا سوا اس کے سہارا نہیں کوئی          اللہ کا بندہ ہی ہمارا نہیں کوئی</p>	<p>بے نور سار بھی ہیں اور چرخ برین بھی          اب تو درد دیوار بھی ہلتے ہیں زمین بھی</p>	<p>تن شمع صفت جلتا ہی اور بدر مزی ہی          لوجھائی کے ملنے کی لکڑی سے لگی ہے</p>
<p>۱۶۰          سستی ہوئی ہے سستی ہوئی ہے          سستی ہوئی ہے سستی ہوئی ہے          سستی ہوئی ہے سستی ہوئی ہے          سستی ہوئی ہے سستی ہوئی ہے</p>	<p>۱۶۱          لکڑی ہوئی ہے لکڑی ہوئی ہے          لکڑی ہوئی ہے لکڑی ہوئی ہے          لکڑی ہوئی ہے لکڑی ہوئی ہے          لکڑی ہوئی ہے لکڑی ہوئی ہے</p>	<p>۱۶۲          کیناں آج نہیں ہے کیناں آج نہیں ہے          کیناں آج نہیں ہے کیناں آج نہیں ہے          کیناں آج نہیں ہے کیناں آج نہیں ہے          کیناں آج نہیں ہے کیناں آج نہیں ہے</p>
<p>ہیں اور وہ دل نہیں کر لیں بڑی صغرا          کا فر بھی حرم میں نہیں لڑیں صغرا</p>	<p>مر جاؤ گی اس شب اندھ لسی دہل کر          دوشے میں بی بی کے رہو اس کو چل کر</p>	<p>بالکل غصہ قمر الہی کی گھڑی ہے          کیا جائیے کس گھر پہ تباہی کی گھڑی ہے</p>
<p>۱۶۳          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے</p>	<p>۱۶۴          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے</p>	<p>۱۶۵          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے          کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے</p>
<p>ابھی سے حضرت کی دعا لائے تو لائے          جہاں سے بابر کو خدا لائے تو لائے</p>	<p>روشن ہیں دنیا میں جہاں غل عبا کے          دل میرا تھا جاتا ہی جھونکوں ہو کے</p>	<p>پھر سامنے آنکھوں کو لام دو جہاں سے          تسبیح تو تھی ہاتھ میں اور اشک دان سے</p>

<p>علم مافی کو کمانی کر گیس گھر تپا ہی لودن کی سفید بین بھی تو شکر کی رسوخت مراد دل ہی دنیا کو گواہی</p>	<p>علم اس صبح کی آمد کا کوئی حال نہ جس طرح شہر نہایت گانے دیں نہ حقیقت نظر جا رہی آنا اور گریہ شہید کیسے اس ہوئی انجیم</p>	<p>علم نہ سہا پہن کیسے جانیں کہ نوا کھ جواؤں کی خبر لائے ہیں زینب علیہ جو بھوشن سیت بیاہیں ان کو الگ بھی کر کھانے سے بیاہیں</p>
<p>خاک اڑتی ہے سندھ دلا کی جڑھی ہے حضرت نماز آج غریبی کو پڑھی ہے</p>	<p>اسوقت میں جسے رخ بشیر کو دیکھا حلقوم پہ چلتے ہوئے شمشیر کو دیکھا</p>	<p>ہوتا ہے جوان لالہ جدامتی ہیں اتان حق دودھ کا بھیا کو بھل گئی ہیں ان</p>
<p>علم اس کوئی کوئی جی تو ہے گریہ جاتا سو یا پڑا کوئی میرا شمع جلانا کوئی سے سنتے کوئی نہیں غور نظر آتا اسرار کی انکھوں میں نہیں غور نظر آتا</p>	<p>علم علی کریم کو بہن آو بہن آو جہاں کا کفن لاؤ کفن لاؤ سوئی ہو اچھی جان جو ساتھ نہ جاو کرتی ہیں اچھی جان جو ساتھ نہ جاو</p>	<p>علم سکھتے تھیں یہ گنگھار نہوڑا تھیں سر دیکھنے غمگینا پر وقت نہ والے باوجود جانی وہ بیمار رسوخت کیسے چوڑے تلواریں</p>
<p>لذت مے جینے کی لیے جاتا ہو کوئی بے تیغ مجھے ذبح کیے جاتا ہو کوئی</p>	<p>زینب کا یہاں کون بجز شاہ بہا ہو بابائے شہر میں نہ گھبراؤ خدا ہو</p>	<p>ذباغ نہ ہستی نہ کمانی ہے علی کی سب مر گئے صغیر کے دوہلی ہو علی کی</p>
<p>علم کون غمغینی تو تھی جی گواہی کہ مہربان نظر آگئی ہر سمت سیاہی اب آج وہ کتنی ہے میری اور تپا ہی</p>	<p>علم کون کوئی نہیں کہہ سکتا تقویر کوئی نہیں کہہ سکتا بوجہ غبار نہ تو تپا ہو</p>	<p>علم ناگاہ در دام ہوئے غمغینی سب کو بھیجی شفق شام غمغینی ارک لالہ تازہ قیامت کا چوسنا نورون برسا ہی ہوئے شہر نمایاں</p>
<p>اب تیغ کی اور حلق شہر جن دلشہر ہے اب باغ پر شہید کا اور میرا جگر ہے</p>	<p>امت کے ستم خلد میں نانا سے کہیں گے خیر اب ہی دنیا میں ہیں ہم نہ رہیں گے</p>	<p>کیسی یہ بدیہ میں بلا ٹوٹ پڑی ہے کعبے میں تو اسوقت نہیں لوٹ پڑی ہے</p>

<p>۱۴۰          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی</p>	<p>۱۴۱          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں</p>	<p>۱۴۲          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے</p>
<p>۱۴۳          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی</p>	<p>۱۴۴          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں</p>	<p>۱۴۵          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے</p>
<p>۱۴۶          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی</p>	<p>۱۴۷          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں</p>	<p>۱۴۸          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے</p>
<p>۱۴۹          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی          کھلے گی بوعرش مقاموں کے لوہی          رنگت نہیں چھینے کی اماؤں کے لوہی</p>	<p>۱۵۰          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں          مندیلین گری ہیں کہیں عامی پری ہیں          سب قر کو گھیرے ہوئے سر کے گھر پری ہیں</p>	<p>۱۵۱          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے          ابن خنیفہ کو بگاڑ کوئی گھر سے          شہیر کا شہر تو نہیں آیا سفر سے</p>

[illegible]



<p>نانا بھجواو مر احوال ہے          طائر کی فغان سننے کی بجائے          کیونکہ غیب کی خبر سے خدا کی          نیت سے نانا کی ایک شے</p>	
<p>چہرہ پہ مجھے قاطر نے خاک ملی ہے</p>	<p>نانا کے کلچر پہ چھری آج چلی ہے</p>
<p>سندسے بابا کی جلد تے بین          جوار کو جو بھر ہے اٹھانے بین          بڑا کرو حد بین بھی رات بین</p>	
<p>بلوین بھوچی آج تمھاری گئی صغرا</p>	<p>چادر سر زینب سواتاری گئی صغرا</p>
<p>سکندر نے اس کی کیا بیویوں و نام          کو جو بین عاشقوں کا گھر میں نام          ختم میں کیا یہ کیا بہت کا عالم          شیعہ کی بیویوں کی غم میں ہوا</p>	
<p>جب تک چن نظم کی بنیاد رہیگی</p>	<p>رنگین بنتی سب کو تری یاد رہیگی</p>



<p>۱۰۰</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>	<p>۱۰۱</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>	<p>۱۰۲</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>
<p>تم شرح نویسن طاقدر بر هو بیاب خواب از کاسن خواب کی تعبیر فرمایا</p>	<p>خوشنود بود اوقوت که معنوم و مزین بود عباس من جد تو کی پیا تو نہیں بود</p>	<p>پله کمان که حقوین عقدی بیان دین والله و عالم من یاد عقد کشدین</p>
<p>۱۰۳</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>	<p>۱۰۴</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>	<p>۱۰۵</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>
<p>مین صدق و به یار پریگا که مر یگا کجه دن تو غلامی تری عباس من کر یگا</p>	<p>دو دیکو تسلی که گرفتار لغیب هون لے هارث یعقوب من تعبیر طلب هون</p>	<p>تن سخت طهارت من قدم عرض علام حاصل محرم سب آلام که تکیه تھا خدا پر</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>	<p>۱۰۸</p> <p>کمال تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی خداوند تو تو بن عقد کنانی</p>
<p>بیبا کرد و کار ہے ہدم ہے انی ہے تعبیر کا جو کچھ ہے سو عباس علی ہے</p>	<p>تعبیر ہے اس خواب کی تعبیر کے قابل تعبیر ہے اس خواب کی تعبیر کے قابل</p>	<p>حیرت زدہ نیز گئی دنیا سو من عباس جنت تو پر کا مدح یہ مگر سیا سو من عباس</p>

<p>۱۴۵ عبدالرحمن ابی بکر عجمی بھائی تو بھی ہیں بھائی نہیں خفت کی جھنجھکی سی کی نہیں غم کو بھونچو درد جلدی نہیں</p>	<p>۱۴۶ میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا</p>	<p>۱۴۷ میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا</p>
<p>ہم انکو چھوڑینگے ہم چھوڑینگے عباس تم پوچھ لو بابا سے کہ توڑینگے عباس</p>	<p>پانی نہ اوسے تین شب و روز ملیگا جلد ملی جب دعا عشا عرش ملیگا</p>	<p>یہ میری محبت نہ بھلا دیجیو بیٹا جو کہتے ہیں یہ اس سے سوال کیجیو بیٹا</p>
<p>۱۴۸ فوارہ کا صدف و برکت کیونچا فراوان کو مدد نہ ہو نظر آئے سب کا جہاں جہاں عباس کی جگہ ہو بنت کا وہ تختہ کیونچا</p>	<p>۱۴۹ میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا</p>	<p>۱۵۰ میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا</p>
<p>ہر خلق سے دل خون کا فوارہ چھسکا یہ باغ وہ ہر جہاں مرا باغ لیسکا</p>	<p>سرتک غم سے مرا بھائی کر لگا بس پیار کا یہ حق ہے کہ سقا کر لگا</p>	<p>محشر میں علم کے تلے بھلائیو ہمسکو تم قاطعہ کے سامنے بھائیو ہمسکو</p>
<p>۱۵۱ میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا</p>	<p>۱۵۲ میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا</p>	<p>۱۵۳ میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا میں نے غم کو بھونچا</p>
<p>کل دو پہر انکے لیے یہ جاہ و حشم ہے چھر سر ہو نہ گردن ہو نہ شانہ نہ علم ہے</p>	<p>ایسا من و مخر لاش پہ فریاد کرتے دیر یا پھر مری جاہ میں یہ پیاسے مرتے</p>	<p>الندیرے صاحب تو قیر ہو پیارے لو آج کھلا قند یہ شہر ہو پیارے</p>

<p>۱۰۰ مادرِ مریٰ فتنہ دار خاتونِ شہنشاہی اندر سے اوجھڑ کر گیا نہ شہرِ آبر سقا کا اکابر و اکابرِ علمدار</p>	<p>۱۰۱ جسبِ آریا سرِ صبح کو تسلیم کی خاطر یہ لیکے بلا میں اگلی تعظیم کی خاطر</p>	<p>۱۰۲ خطِ ماہِ نبی لاشی نے جبکہ نکالا بلانِ دینی مبارک ہو سے چاند نکالا تبدیل سے یہ کی حق کہ اس سید والا اسبابہ کے قابل جو مگر کیوں نہ والا</p>
<p>۱۰۳ مگر کی مدنیہ کی سکونت لکھو داری اور کرب و بلا جاسے شہادت لکھو داری</p>	<p>۱۰۴ نوشاہِ علم از حشمتی کو بنادو سہرِ انجم سقاے سکینہ کا دکھا دو</p>	<p>۱۰۵ کونے دینیا میں کونے دینیا میں کونے دینیا میں کونے دینیا میں کونے دینیا میں کونے دینیا میں کونے دینیا میں کونے دینیا میں</p>
<p>۱۰۶ کسی کو کھڑے نہ کرنا تو دین کی کھڑے خوار افشانی ہو ایسے ہی کو کاغذ سا نشاوتِ انبوہ کی صدا سے زیادہ کونے نو سوارائی دیان کی بیاد</p>	<p>۱۰۷ مشاہدہ جو یہ خوشخبری پائیگی امان تو باتیں وہ اس دین کے آئینگی امان</p>	<p>۱۰۸ اب اس نوسے کے سزاوار ہو سے تم قابل ہو سے عاقل ہو سے ہشیار ہو سے تم</p>
<p>۱۰۹ کسی یقین مدد چاہیے اب بختِ رسائی تو کچھ نہیں کہے کون ہو شیرِ خدا کی</p>	<p>۱۱۰ کیوں جلد نہ شادی کی تمنا کروں مولا آجائے ابھی موت تو پھر کیا کروں مولا</p>	<p>۱۱۱ کسی یقین مدد چاہیے اب بختِ رسائی تو کچھ نہیں کہے کون ہو شیرِ خدا کی</p>





[illegible]

<p>۱۴۹          جو کہ نہ پڑی کہ نہ پڑی کہ نہ پڑی          نہ پڑی کہ نہ پڑی کہ نہ پڑی          نہ پڑی کہ نہ پڑی کہ نہ پڑی          نہ پڑی کہ نہ پڑی کہ نہ پڑی</p>	<p>۱۵۰          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ</p>	<p>۱۵۱          ماری ماری ماری ماری          ماری ماری ماری ماری          ماری ماری ماری ماری          ماری ماری ماری ماری</p>
<p>نامحرم کی فوج تو جو گرد کھڑی تھی          سرنگے یہ عباس کے لاشے پڑی تھی</p>	<p>پیارے سے علی کے کئی پیاری ہو پیدا          گل سے چین اور جان سے تارے ہو پیدا</p>	<p>محبوب کو اپنے علم شیر خدا دے          طوئی مجھے عباس کے شانے پہ دکھا دے</p>
<p>۱۵۲          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے</p>	<p>۱۵۳          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ          اور خاندان ایدہ خاندان ایدہ</p>	<p>۱۵۴          عباس کے کاندھ عباس کے کاندھ          عباس کے کاندھ عباس کے کاندھ          عباس کے کاندھ عباس کے کاندھ          عباس کے کاندھ عباس کے کاندھ</p>
<p>شیر کی آئی ہوئی عباس پہ آئے          آئی ہو جو بچہ وہ تری ساس پہ آئے</p>	<p>پیارے سے علی کے کئی پیاری ہو پیدا          گل سے چین اور جان سے تارے ہو پیدا</p>	<p>وہ رو کے لگی کہنے میں جو مون کف پا کو          جو در کو بہا با سے دلو اڈون چھا کو</p>
<p>۱۵۵          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے</p>	<p>۱۵۶          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے</p>	<p>۱۵۷          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے          اور ساس کے ساس کے ساس کے</p>
<p>باؤ کو دکھا کر کہا یہ خیر عجب ہے          گردانے چھو باؤ کو سلطان نام ہے</p>	<p>کوئے کو عزت ہوئی شاہ دو جہان کی          تقدیر وہاں لچکی تھی خاک جہان کی</p>	<p>خضر کو مشکیزہ نہ الیاس کو دنیا          سقائی تم اپنی مرے عباس کو دنیا</p>

<p>۱۰۰ راوی کے لئے جو بیدار بنیں بیداری انہوں نے شہادت کے لئے کو بیداری</p>	<p>۱۰۱ وہ جو بیدار ہوئے وہ بیدار ہوئے وہ بیدار ہوئے وہ بیدار ہوئے</p>	<p>۱۰۲ بند ہوئے بند ہوئے بند ہوئے بند ہوئے بند ہوئے بند ہوئے</p>
<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>
<p>۱۰۳ وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>۱۰۴ وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>۱۰۵ وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>
<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>
<p>۱۰۶ وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>۱۰۷ وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>۱۰۸ وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>
<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>	<p>وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے وہ جو محرم کے وہاں ہوئے پیار سے</p>





<p>مثنوی چو تیرا تھاکوں چھلکار نہ لکھ کتنے تھے جوان بھائی عمار عمار بھٹیڑی مارا حشر و احفہ طیار بر باد بویاں مرا لشکر مارا گیار</p>	<p>مثنوی عجب شے ہے اگر کسی کی شہین بہوش ہوئی قاطعہ قتل کی شہین آوازے جبین کھدی بار در کی شہین</p>	<p>مثنوی نیکین گل شہین کی بھٹیڑی اک گل سے بنا دین کی شہین خوشی کی لالہ کی شہین کی شہین اور سدا وہ جہین کی شہین</p>
<p>چھوٹے ہیں علی سے دوہائی ہر نی کی اوتھیں برس کی یہ کمائی ہے علی کی</p>	<p>اور ہاتھوں کو یاہر کیا بھلون کی شہین لپٹا لیا معشوق کو عاشق نے گلست</p>	<p>صفت باندھے ہو فوج کو آبائی جلوین سرنے یہ لالہ کو قضا لائی جلوین</p>
<p>مثنوی چلا تھر تھر کے مسافر اہل آد ایک بھائیوں کے حامی خاطر اہل آد شہین کی بھٹیڑی بھٹیڑی بھائی اسد لالہ کی خاطر اہل آد</p>	<p>مثنوی چلا تھر تھر کے مسافر اہل آد ایک بھائیوں کے حامی خاطر اہل آد شہین کی بھٹیڑی بھٹیڑی بھائی اسد لالہ کی خاطر اہل آد</p>	<p>مثنوی چلا تھر تھر کے مسافر اہل آد ایک بھائیوں کے حامی خاطر اہل آد شہین کی بھٹیڑی بھٹیڑی بھائی اسد لالہ کی خاطر اہل آد</p>
<p>ویدار اضر ای مرے ہمان دکھا دو سقامی کے نصب کی ہیں شان دکھا دو</p>	<p>دو وعدوں کی اس گھوڑی مجھ شاکر و تم وہ بولا اسطاعت میری ارشاد کرو تم</p>	<p>بر کھل گئی اک حسبت میں سب سلسلہ بندی نے عرض تھا نے طول نہ پستی نہ بندی</p>
<p>مثنوی عجب شے ہے اگر کسی کی شہین بہوش ہوئی قاطعہ قتل کی شہین آوازے جبین کھدی بار در کی شہین</p>	<p>مثنوی عجب شے ہے اگر کسی کی شہین بہوش ہوئی قاطعہ قتل کی شہین آوازے جبین کھدی بار در کی شہین</p>	<p>مثنوی عجب شے ہے اگر کسی کی شہین بہوش ہوئی قاطعہ قتل کی شہین آوازے جبین کھدی بار در کی شہین</p>
<p>عباس تیرے بعد خبر کوئی نہ لگا عباس تیرے بعد کوئی نہ لگا</p>	<p>میں شاکر و محزون ترا حجت میں رہو لگا رو بولائیں شہینوں ہی کی خدمت میں رہو لگا</p>	<p>یہ حرف لب شوکت و اجلال سے نکلا خوشید و دم مشرق اقبال سے نکلا</p>

<p>۹۱</p> <p>انصاف کا راز یہ دو عالم کا مشترک میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف اوس باب کے معنی میں جو جہان پر جویب پر دربار و در شاہ خف</p>	<p>۹۲</p> <p>انسان کو بہت کم تر ہے نہیں اور تر ہے ملک عالم بالا خاک پرین پور سلف میں کینا موجود کینا با جوہر کم کینا</p>	<p>۹۳</p> <p>میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف انصاف کا راز یہ دو عالم کا مشترک میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف اوس باب کے معنی میں جو جہان پر جویب پر دربار و در شاہ خف</p>
<p>اوس شہ پہ فدا سب یہ علمدار ہے جسکا اوس فوج پہ قربان یہ مددگار ہے جسکا</p>	<p>استاد تھی بلقیس سلیمان کے پیچھے جنت بھی ملی آئی تھی رضوان کے پیچھے</p>	<p>قرآن میں آیا ہے یہ نشان شہدائین زندہ ہیں سدا مرے ہیں جوارہ خلائین</p>
<p>۹۴</p> <p>میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف انصاف کا راز یہ دو عالم کا مشترک میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف اوس باب کے معنی میں جو جہان پر جویب پر دربار و در شاہ خف</p>	<p>۹۵</p> <p>انسان کو بہت کم تر ہے نہیں اور تر ہے ملک عالم بالا خاک پرین پور سلف میں کینا موجود کینا با جوہر کم کینا</p>	<p>۹۶</p> <p>میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف انصاف کا راز یہ دو عالم کا مشترک میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف اوس باب کے معنی میں جو جہان پر جویب پر دربار و در شاہ خف</p>
<p>دیکھا جو ہیں اوس مالک شمشیر کا پنجہ سنگرگ کے دندان ہے نے شیر کا پنجہ</p>	<p>عسائی دھڑی دست سلام انی جہین کتے تھے میاں آریا ہے زمین پر</p>	<p>لے سائے اس شیر کے اب بھج کس کو تہا یہ نہیں ساتھ بھجنا تو علی کو</p>
<p>۹۷</p> <p>میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف انصاف کا راز یہ دو عالم کا مشترک میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف اوس باب کے معنی میں جو جہان پر جویب پر دربار و در شاہ خف</p>	<p>۹۸</p> <p>انسان کو بہت کم تر ہے نہیں اور تر ہے ملک عالم بالا خاک پرین پور سلف میں کینا موجود کینا با جوہر کم کینا</p>	<p>۹۹</p> <p>میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف انصاف کا راز یہ دو عالم کا مشترک میر جیسے سلسلہ شجاعان سلف اوس باب کے معنی میں جو جہان پر جویب پر دربار و در شاہ خف</p>
<p>خوشید و میر نوے کہا جرح برین پر اب گھول کے رکھ دیر پر تیغ زمین پر</p>	<p>بھاگو اسے بھاگو یہ شجاع ازلی ہے شیر چوسا ہی ہیں تو ہاروں یہ ولی ہے</p>	<p>جعفر نہ کو اسکو جعفر کا شرف ہے عباس علی فخر خیر کا خلف ہے</p>

<p>سلاطین جواب دیا کہ اگرچہ میں نے گنگ جھنگ نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ انگشت میں میں نے کئی ایک کام کی کی بہرہ داری کر کے تین نوٹوں نے</p>	<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>	<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>
<p>رن گرم ہوا جوش بہ طبع اہل آبی تیغوں کی زبان میاں کو کچھ نہ لکھائی</p>	<p>شمشیر تھی یا روح وہ مشتاق بدن تھی جب دنیا کی تو کھلی تو میان سرور تھی</p>	<p>تھے زیر درجہ جب شمشیر ہزاروں تیغ ایک الف اور زیر ہزاروں</p>
<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>	<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>	<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>
<p>جہاں پکار رہے تھے صدقہ میں خوراد ہاں بدر علی معرکہ بدر دکھائے</p>	<p>میں چاروں متعصّف شکنی ہوں باقی نہ رکھوں ایک کو میں چھٹی ہوں</p>	<p>قانون عدالت عمل تیغ نکو تھا جو منکر کیا فی حق تھا دہی دھکا</p>
<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>	<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>	<p>سلاطین یہاں تک کہ میں نے غنائ کے لیے سیرجہ کی دیکھ کر جو یہ نوٹ لکھ کر نہا جا کر شہر کی سرپرستی غنائ</p>
<p>شمشیر بھی یہ کہلے کر سے نکل آئی لو موت کی موت آئی اہل کی اہل آئی</p>	<p>مردوں کا تہ خاک نہ باہم سرور تھا مشرق میں اگر تھ تو نوب میں بد تھا</p>	<p>ان تاروں سے مہتاب چھٹی مہتاب ان لفظوں سے پر زور ہو ہر فرد پسر</p>

<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>	<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>	<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>
<p>چھٹی تھی زمین شہر جبریل امین جبریل فلک میں تو فلک کا زمین میں</p>	<p>سچ کہیں جہان کا یون خون بہا ہے پہا سا بھی امت کا بی زادہ رہا ہے</p>	<p>غل تھا کہ مرزا شک کے بھرنے کا دکھا دو دریائی میں سر کاٹ لیا اور لاش بہا دو</p>
<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>	<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>	<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>
<p>نیزوں کے عوض ہاتھ فقط چڑ رہے تھے ہاتھوں کا کنارہ کمان چھوڑ رہے تھے</p>	<p>دریا مجھے حیرت و تری مرد و فاسے کفار تو سیراب بنی فاطمہ سپاسے</p>	<p>دریا سے سواری بہشتی نکل آئی طوفان سے پھرتی کی کشتی نکل آئی</p>
<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>	<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>	<p>عالم میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار میں سے بے شمار</p>
<p>پہلے تو وہ بکلی سا فلک پر نظر آیا پھر نہرین بادل کی طرح سے اتر آیا</p>	<p>اس پر بھی نہ پانی مرے قید پیر سینگے مرے ہوئے آب دم تمہیں پیر سینگے</p>	<p>مرثیہ پیر گو دی میں سیکہ کو کھڑا پانی میں بلا آؤں اُسے پیاسی ہے</p>

<p>۱۱۱۱          زخمی جو ہوئی آنکھ یرسان ابن علی کی          جاتی ہی بنیائی وہاں سبط بنی کی</p>	<p>۱۱۱۱          یکتہ تھے خیر اصغر ب شیر پیگا          پانی جو نہ ہو چیکا تو کوئی نہ جیے گا</p>	<p>۱۱۱۱          بجان ہون میں اٹلن مرتن میں نہیں ہے          سب قحج ہر دریا کوئی دن میں نہیں ہے</p>
<p>۱۱۱۱          کیا ہوئی اس کی عمر سے کچھ بڑا          کتنا بڑا کئی اسے مرے کچھ بڑا</p>	<p>۱۱۱۱          میدان کے غول وہیں جاتے ہیں اکبر          عبا شکرین کو نظر آتے ہیں اکبر</p>	<p>۱۱۱۱          ایک ایک قدم صدمہ تھایان جان زمین پر          اب تشنگ چھدی اور گر اپانی زمین پر</p>
<p>۱۱۱۱          زخمی جو ہوئی آنکھ یرسان ابن علی کی          جاتی ہی بنیائی وہاں سبط بنی کی</p>	<p>۱۱۱۱          یکتہ تھے خیر اصغر ب شیر پیگا          پانی جو نہ ہو چیکا تو کوئی نہ جیے گا</p>	<p>۱۱۱۱          بجان ہون میں اٹلن مرتن میں نہیں ہے          سب قحج ہر دریا کوئی دن میں نہیں ہے</p>
<p>۱۱۱۱          کیا ہوئی اس کی عمر سے کچھ بڑا          کتنا بڑا کئی اسے مرے کچھ بڑا</p>	<p>۱۱۱۱          میدان کے غول وہیں جاتے ہیں اکبر          عبا شکرین کو نظر آتے ہیں اکبر</p>	<p>۱۱۱۱          ایک ایک قدم صدمہ تھایان جان زمین پر          اب تشنگ چھدی اور گر اپانی زمین پر</p>



<p>حضرت نے کیا بیان نہ روا دی مرزا صاحب چلا یا کیوں رو دن کہ بابائے اس شر نے کہا بیاد وہ بین دریا کی کنار وہ بولا نہیں بابا کو تو کو سدا صحت</p>	<p>۱۶۶ تا گاہ صد آئی کہ آؤ مرے آقا آخر مع اعجاز ایش اوٹھاؤ مرے آقا مگر کتنی سبب سے آقا آؤ مجھ کے بین سناؤ مرے آقا</p>	<p>۱۶۷ کیا بیچے دیوانی خاص غلامان علی بچو کہ لڑتی ہے صریح شر ابرار مگر کتنی سبب سے آقا آؤ مجھ کے بین سناؤ مرے آقا</p>
<p>فرمایا شہرین نے وہ جو وقت مر گئے پہلے تو ہمیں چاک گریبان کر گئے</p>	<p>جان آنکھ میں ہر آنکھ میں پیکار بھائی پر آپ کے دیدار کا ارمان ہر بھائی</p>	<p>سر پڑھو صریح شر ابرار کے آگے اب رو و عکدار کو سردار کے آگے</p>
<p>۱۶۸ پہلے تو نہان ابھی کھاتے ہیں عکدار شانے کو کٹھن طے آتے ہیں عکدار شکر کو کا بون سے ہاتھ ہیں عکدار نکسیرہ بھرا دانتوں میں لستے ہیں عکدار</p>	<p>۱۶۹ مگر یہ صد شاہ پیکار کے کئی باری ہنسل میں تباہ و دور و دوری ہمیں مجھ سے قیامت ہوئی عکدار تاہیں گئی عکدار نالہ و زاری</p>	<p>۱۷۰ خاموش و کجیاب کہ پشیمان صفت غم پر بیدار ایش تو کلمہ نقل سے حسرت ہے دل تغیر خانہ ہے تو تیرا علم ہے داغوں کی سیر پشیمان عکدار</p>
<p>زانو کے تلے بھائی سنبھالے ہیں الم کو گھوڑی سے گر گئے تو پکار گئے وہ ہم کو</p>	<p>اکبر کو دیے واسطے شاہ شہدا کے سرنے سکینہ گئی لاشے پر چچا کے</p>	<p>اللہ نے یہ ذہن عطا کیا کہ کیا ہے کیا شادی و ماتم کو ہم ربط دیا ہے</p>

رباعی تعبیب یوسف بنی گشت هم بجزرتی تھی پیر سر نہ شاہ کے نظر بجزرتی تھی	رباعی تعبیب یوسف بنی گشت قیسمت تھی میر تاجا جس سمت دھڑکتی تھی
رباعی بوم گشتی القورہ سبب دفن ہوے الا نہ حسین شہید دفن ہوے	رباعی سبب قتل ہو حسین کب دفن ہوے عاشق ورتے ہم کمال قافوت دیکھو
رباعی عابد جو اٹھا کے پنج وادید آئے ظن تھا کہ وطن میں شاہ و آلاء آئے	رباعی کچھ شہر تبارک بابا آئے جو کیان آئین تو کہا صغر آئے
رباعی اکبر گیا پوسا کہ جو میدان میں تلف کچھ گیا روتا خلف شاہ نجف	رباعی پیر گودری میں آنکھیں میدان کی طرف یاد کرو پیر نہ بیتاب تھی یون

<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>
<p>دم بایک اکبر نے اوکھڑا ہوا چھوڑا چھوڑا نہیں اور پاؤں گرڈتا ہوا چھوڑا</p>	<p>ملنے کو بھی مان سہیں آئے ہو بلا لون تھار کو بے حق کیے جاتے ہو بلا لون</p>	<p>تم آنکے دیکھو تو نہیں ہوش کسی کو غش آیا ہے صاحب علی کبریٰ چوچی کو</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>
<p>اک رو نیا اختار رہ رہ کے جگر سے فرزند برابر کا چھڑتا ہے پدر سے</p>	<p>عصہ ہوا کھولا تھا ذرا دیدہ غم کو اب نہیں کسی ہاتھ کی ملتی نہیں ہم کو</p>	<p>قربان کیا بیٹوں کو مجھ بھائی کے اوپر ہر تیسرے خاقد مری مان جانی کے اوپر</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر مرثیہ مرزا دیر</p>
<p>جالیہ بہت تیز جو شیر جفا ہو اس وقت گلا کاٹ تو احسان ترا ہو</p>	<p>یا مرگیا وہ کل سے جو بیوش طرا تھا بیمار تھا مظلوم تھا محتاج دوا تھا</p>	<p>بھر ہوش میں یا شاہ ابھی آگئی زینت گر مری گئی ہوگی تو جی جالیہ زینت</p>

<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>	<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>	<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>
<p>مجموعہ لو حضرت کی ہیبت سے کیا ہے بیٹوں کا بھی مرنے کا بھی کیا ہے</p>	<p>کیون اذن دیا تھے مری جان کو غم میں مختار رضا دینے نہ سیکے تو ہم ہیں</p>	<p>یہ لال تر آج جو رخ جاو لگا یا نو اگلے زبر سے وقت میں کام تو کیا یا نو</p>
<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>	<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>	<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>
<p>میں کیا کہوں جو آج خوشامد مری کی ہے نہیں مجھے دی دی کے رضا مری کی ہے</p>	<p>ایسا ہے مجھ سے وہ بیگانہ ہوا ہے اکھارہ برس بعد یہ پھل پہلو ملا ہے</p>	<p>دل ٹکڑے ہیں سو دھڑکے بانو کا قہر ہے اک دودھ پلانے کا بس انہر مرا حق ہے</p>
<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>	<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>	<p>سلام وہ خواہر شاہدہ شہزادہ کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی بہن کی</p>
<p>دودن کو اصل بھرتی ہوا کس کی نظر میں جہش میں سنا ہوا نہیں تپا ہے ہر جن میں</p>	<p>میں اسکا ہوں مختار نہ یا تو خیر میں مالک کوئی اکبر کا سوا تیرے نہیں ہے</p>	<p>سر کھول نہ انسا کہ مری روح کو غم ہے جگو مرے وذلان شکستہ کی قسم ہے</p>

<p>۱۷۷ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۷۸ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۷۹ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>
<p>حق دودھ کا تو بخش اور اکبر کو جدا کر یہ اپنی کمائی مری امت پہ خدا کر</p>	<p>تصویر شاہد الو رسول عربی کی دنیا میں زیارت نہ رکھو آج بھی کی</p>	<p>جس جا پہ ازل کی اکبر کی بی بی ہے زہرا دہ زمین کیسوں کو جھاڑ ہی ہے</p>
<p>۱۸۰ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۸۱ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۸۲ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>
<p>اکبر سو کہا جاؤ گلارن میں کسا دو اٹھا دے برس کی مری دولت کو شادو</p>	<p>جلادوں کے انہوہ میں دیکھا جو لہر کو زینت سے کہا تھا م لو تم میری جگر کو</p>	<p>زخمی کیا جلادوں نے ہنسل نبی کو غش آتا ہو قتل میں رسول غریبی کو</p>
<p>۱۸۳ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۸۴ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۸۵ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>
<p>۱۸۶ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۸۷ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>	<p>۱۸۸ اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر اگر مری با تو کج نظر</p>



<p>۱۸۱          بلا دکن گئے تھے یہ بود کو تباہ          اکبر بن کسان لاش منجھتی تھی کھا          یا تو کسے برید لاش تھی کھا          یا تو کسے کر ویا علی کسے بلاد</p>	<p>۱۸۲          ہر لاش حال میں کھانے کو کھانے          مظلوم دلا لاش کھانے میں جو آیا          تب بندہ نہ کھانے کھانے کھانے          تھک رہا ہے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۸۳          مہربان کھانے کھانے کھانے          کھانے کھانے کھانے کھانے          کھانے کھانے کھانے کھانے          کھانے کھانے کھانے کھانے</p>
<p>۱۸۴          سید ہون مسافر ہون کی دکن پوچھا          یارو میں پھر کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۸۵          اکبر کو نواد کھتے ہی سب کو غش آیا          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۸۶          چھاتی تو ذرا سو گھوٹو شکل ہی کی          بو آتی ہے اس لاش کے سینہ سے علی کی          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>
<p>۱۸۷          کہتا تھا اور تھانہ کھانے کھانے          خلیج سے جو کسے کھانے کھانے          آئے ہو تو آؤ کھانے کھانے          اسے کھانے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۸۸          کہتا تھا کھانے کھانے کھانے          اکبر کو نواد کھتے ہی سب کو غش آیا          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۸۹          کہتا تھا کھانے کھانے کھانے          اکبر کو نواد کھتے ہی سب کو غش آیا          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>
<p>۱۹۰          عرض بدن مرو ہو جاتا ہے بابا          لوگ کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۹۱          فرماؤ تو رو مال کو کھانے کھانے          اب پٹ کر اس لاش پہ کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۹۲          بالین پتو سرنگ پھر کھانے کھانے          اور سینہ سے لپٹے ہوئے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>
<p>۱۹۳          کہتا تھا کھانے کھانے کھانے          اکبر کو نواد کھتے ہی سب کو غش آیا          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۹۴          کہتا تھا کھانے کھانے کھانے          اکبر کو نواد کھتے ہی سب کو غش آیا          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۹۵          کہتا تھا کھانے کھانے کھانے          اکبر کو نواد کھتے ہی سب کو غش آیا          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>
<p>۱۹۶          رو رو کے کہا اکبر کھانے کھانے          اکبر کھانے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۹۷          شہ پو کے کہ ہمیشہ رزا دھیان کدھر ہے          اس سے کی تو لوگ میں اکبر کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>	<p>۱۹۸          چند ان طلب ہے نہ دولت کی طلب ہے          والدہ مجھ تیری محبت کی طلب ہے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے          یا تو کسے کھانے کھانے کھانے</p>

<p>مرثیہ نور قدرت کو کون ملک تھی منع خلقی خلد ضعیف و ان پیدا شدیہ خاص و ان</p>	<p>مرثیہ افغان شہنشاہ مقتدر و ان اور ان کی کین کین کین کین بجھا دیا غور و ان زور دنیا در بار نام کا در بار کار</p>	<p>مرثیہ نور قدرت کو کون ملک تھی منع خلقی خلد ضعیف و ان پیدا شدیہ خاص و ان</p>
<p>مرثیہ صدمت جہاد ہوے اگر کی نشان پر جن و بشر زمین پر ملک آسمان پر</p>	<p>مرثیہ سرکار میں حسین علیہ السلام کی ہاں راہ کربہا سے سلام و پیام کی</p>	<p>مرثیہ منسوب ذرہ گوشہ خاور سے کر دیا بیٹی کو نام زد علی گہر سے کر دیا</p>
<p>مرثیہ اختیار میں کھانیا نصیب تیکم اگر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ اور در و دنیا میں جلوہ کائنات اگر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ دانا کو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ پوچھا جو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مرثیہ محبوب حق میں شکل میں جید میں شامین یا ہم سے بنی علی پھر جہان میں</p>	<p>مرثیہ وا حشر نہ نجات کی تحریر مٹ گئی اٹھار دین برس ہی تصویر مٹ گئی</p>	<p>مرثیہ گل کس شجر کا میوہ یہ کس بوستان کا ہے در کس صدف کا چاند یہ کس سمان کا ہے</p>
<p>مرثیہ اور اسے خیر میں یہ نیک خلق کا ہوا جس نے خلق کو بے صف و ان</p>	<p>مرثیہ نشاہت میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نشاہت میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ گفتا تھا میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نار دین کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مرثیہ باطن تھا جس سے صا تو یہ آرزو ملی شاہ طلب کو دختر آئینہ رو ملی</p>	<p>مرثیہ خاقان چین نے آئینہ پر پھر نظر کی تو بان شام نے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ اکبر کی یاد دل میں بھی تصویر ہاتھ میں سب صورتوں کو تھا دل شہید ہاتھ میں</p>

<p>۱۸۴ انوار اذہر میں کتب کی شرح اور ان کی شرح کے کتب کی شرح شاہ حلیہ طالع یا اور ہو کر عروج چاہا کہ غم غم کا اس کی عروج</p>	<p>۱۸۴ قاصد فیضی کے کتب کی شرح اور ان کی شرح کے کتب کی شرح گنری جو غم غم کا اس کی عروج تھلنے کا غم غم کا اس کی عروج</p>	<p>۱۸۴ نور تجلیات فیضی کے کتب کی شرح اور ان کی شرح کے کتب کی شرح ایران کو کمال تک پہنچا کر اس کی عروج سب کتب غم غم کا اس کی عروج</p>
<p>۱۸۴ مضمون عرفداشت کا دل میں ہم کیا نبی کو روشنائی مرشد کو قسم کیا</p>	<p>۱۸۴ دیکھا فلک کو یاس سے اوزنا کش ہے بس ہا نامراد کو اور عرش ہے</p>	<p>۱۸۴ گرمی خدا ہے تو انکار کیا مرا تقدیر میں نہیں ہے تو اقرار کیا مرا</p>
<p>۱۸۴ شاہ حسین کا نقاب کیا شاہ نومان امام کے آخر فرود کیا شیخ نواز عروج ملا کے پیچھا مطلوبت و غلط الفتن مصلحت</p>	<p>۱۸۴ آیا غم غم میں کتب کی شرح نامہ بھادہ سندھ کے کتب کی شرح زیر غم غم میں کتب کی شرح ان بولی بولی کے کتب کی شرح</p>	<p>۱۸۴ اور اس کے کتب کی شرح قاصد فیضی کے کتب کی شرح سلطان کو دی سندھ کے کتب کی شرح</p>
<p>۱۸۴ جب تک ہمیشہ جلوہ ہر خالق کے نور کا شیعوں کے فرق پر ہے سایہ حضور کا</p>	<p>۱۸۴ یوسف کی طرح خلق کے محبوب ہو گئے پیارے جوان ہوتے ہی منسوب ہو گئے</p>	<p>۱۸۴ سر سے چشمہ سینہ سے مولا کا خط کیا دنیا کا اور دین کا غم غم کیا</p>
<p>۱۸۴ نور کبریا کی شرح سلوات کی شرح نسب ہو چکی ہے دعا کے بارے میں کتنے ہیں ان بولوں کی فانی</p>	<p>۱۸۴ خط کا جواب کیا اور جو عروج و غم میں خط کا جواب کیا</p>	<p>۱۸۴ نور کبریا کی شرح نور کبریا کی شرح نور کبریا کی شرح</p>
<p>۱۸۴ اشعری ہے کہ عقد کا بھی الزام ہو حاضر مدینہ میں مع لشکر غلام ہو</p>	<p>۱۸۴ یہ خط شہ حلیہ کی طرف ہوا امام کا یعنی غریب کو زور مظلوم شام کا</p>	<p>۱۸۴ خون فقرہ شوق بہشت عطا کا ہے طالبہ دہر و جہان میں قضا کا ہے</p>

<p>۱۸۵          اقتصد کر فانی کا سالانہ بیابا          قنبر محل میں فتنہ برپا جا جا          اسبغہ بنیہ کا حساب طلب کیا          آراستہ طلب کا مکر اس سے ہو</p>	<p>۱۸۶          مکر بنیہ خادان مکر کے بیابا          بانیان زور سے اہل خفا کی          خلعت تھالوں میں جو خیمہ کو          اور ان کے فتنے تھانے لکھو</p>	<p>۱۸۷          ایسا جو ایک کلبہ تاون کر گیا          سالانہ فتنہ بانیان بیابا          سلطان کے لڑکے اس کا خطر          گھوڑے کی یادوں کا خزانہ</p>
<p>۱۸۸          ہموار شاہراہ مشال جبین ہوئی          صاف آئینہ کا محسوس طلب کی زمین ہوئی</p>	<p>۱۸۹          صدی رسول زادیان مردیہ ہوئی          زمینیں سرکاری باجیستی مان سہیں ہوئی</p>	<p>۱۹۰          تیرب کی آرزوئی دل شیخ و شاہ میں          سلطان ایک پانوں رکھا تھا کابین</p>
<p>۱۹۱          انعام سالکان طلب کو گیا          تقسیم کو در خلعت کیا گیا          خلعت بنیہ میں اس کا طوطا گیا          یار فتنہ کو در دھکا کا جو اس گیا</p>	<p>۱۹۲          بنیہ بنیہ کا تھانہ بنیہ          بانیان پر ہی آہ مکر سے          شاہ طلب کی بی بی اس کا</p>	<p>۱۹۳          اس فتنہ کی میں طلب کیا گیا          ناتواں ایک بنیہ بنیہ          اور اس کے در سال سے اس کا</p>
<p>۱۹۴          مان لے لباس زور و دھن کو پھاویا          گشتی میں خلعت علی اکبر لگا دیا</p>	<p>۱۹۵          بزرگ سنانی ابتری شہر میں جا لگی          دو گھانیکا کون دو گھن کسکی لگی</p>	<p>۱۹۶          خط دے کے باو شاہ کو اسی آہ کی          ٹپٹی محمد میں موع رسالت پناہ کی</p>
<p>۱۹۷          سالانہ فتنہ علی اکبر بیابا          دان بنیہ بنیہ کا بیابا          آرتی بنیہ بنیہ کا بیابا          لکھیا عدو بنیہ رسالت بیابا</p>	<p>۱۹۸          دھکا کے فتنے بنیہ بنیہ          بنیہ بنیہ کا بنیہ بنیہ          بنیہ بنیہ کا بنیہ بنیہ</p>	<p>۱۹۹          سلطان بنیہ بنیہ کا بیابا          اس کے کما بنیہ بنیہ کا بیابا          بنیہ بنیہ کا بنیہ بنیہ</p>
<p>۲۰۰          مہمان دو وطن کے گھر میں غذا نوش کرتے تھے          مان باپ لکھ کے یہاں فاتے سوختے تھے</p>	<p>۲۰۱          تھا وقت عصر بھائی سوز زمین جو بھٹ گئی          مغرب ملک حسین کی سرکار ٹپ گئی</p>	<p>۲۰۲          کا مار رسول زادے کا مروج شام نے          خیر النساء کی گود میں زمینیں کھانے</p>

<p>۴۱۴ سلطان کو سپید کر دیا چاہا کجا نہیں نہ نہیں سو دی ران بلا کر یہ کہہ دیا علی شہر جان اچھے پادشہ نے گلا نہیں بنان</p>	<p>۴۱۵ کھا کر چھارین بین کنگی کجا دلی سے دیندین بھی کو بیاد نہ خانی تم نے ادھر سے دلاؤ نہ کجا بجڑی خاک نے خاک بن دینو کجا</p>	<p>۴۱۶ ادبیاں کھو گئے دیندین کجا ہر ایک تندرست چھاپا تھا کجا بارو حسین کیا ہے کجا کجا</p>
<p>۴۱۷ گھوڑے جب گرا تو چوٹی کو نہ کل شری ناچر مہین خیمہ سر نہ نہشت کل شری</p>	<p>۴۱۸ خضہ کی ہم نسب بہن سین بی بی قبول کی لکھن میں اب بہنوئی دیوان رسول کی</p>	<p>۴۱۹ اکبر کا کس جگہ بدن یاش یاش ہے بے گور کس زمین پر سید کی لاش ہے</p>
<p>۴۲۰ کیست چارویں گلابان سپاہ سین کھن کر دیا شمع و آہ کھولا جبر سے تلے شمشیر</p>	<p>۴۲۱ بی بی کا گھر شامین گھر شامین بی بی کی ملک کو خاک اندر ملا دین کیا دیکھو دھاک لاشہ بی بی داماد امر کی بیت اور جادو</p>	<p>۴۲۲ اب شہزادہ شہزادہ شہزادہ ملک کرے راہ تغلق شہزادہ کجا شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>
<p>۴۲۳ چلائی باہ یون مری تقدیر سو گئی مٹھ بھی نہ کھا دھاک اور اندر ہو گئی</p>	<p>۴۲۴ اک کاش مجھ کو ہوتا نہ ارمان سیاہ کا اکبر کو اس آیانہ سامان سیاہ کا</p>	<p>۴۲۵ غل تھا کہ سو گوار شہید و کج آئے ہیں بیادوں کمر گئے ہوئے ہمراہ لائے ہیں</p>
<p>۴۲۶ ایں فتن کو کجا ارادہ سلطان ملک لو اور دین میں خفیہ کی خفیہ منہ شہزادہ میں کجا ارادہ خفیہ دیکھا ران نہائی تری کو کجا</p>	<p>۴۲۷ نہایت عجز نہ گلا شہزادہ زور نہ بھی نہ خفیہ کی خفیہ نکاح سے زور نہ کجا شہزادہ عقبی کجا اب عجم نہ کجا</p>	<p>۴۲۸ نقل بن ہو چاہا کجا دیکھا ارادہ میں کجا آج ارادہ خفیہ میں کجا</p>
<p>۴۲۹ سلطان نے اور زور دینے باہر نگاہ کی اسنے تو انغیاں کما آہ کی</p>	<p>۴۳۰ رویا وہ بکیتی شہر قین پر گھر بار سب کٹا دیا نام حسین پر</p>	<p>۴۳۱ جان حسین کی مجھے اسدم تلاش ہے اکر بلا کہ مرے دھاک کی لاش ہے</p>



<p>مرثیہ نہیں ہے پاس کے یہ چنان کہ</p>	<p>اس میری بد نصیب بونین ترسند</p>	<p>دو لکھ ترا شیب بد بودا و مصیبت</p>	<p>اے پوہ پوہ تیرا ترستی قسمت میں تھا کھ</p>
<p>بن بیا ہے اس جہان سکوہ کوچ کر گئے</p>		<p>اٹھارویں برس علی اکبر گذر گئے</p>	
<p>مرثیہ بہ سحر میری راز نے کی ہے یہ جا</p>	<p>اے شہزادہ حسن نہ دیکھ کے لکھوٹ اطمینا</p>	<p>چلائی اس شیب یہ نو نندی ترسند</p>	<p>ویدا کی بجائے نہ دکھایا یہ کیا</p>
<p>بیوہ بنی ہوں گھر میں نہ برگز رہو نگی میں</p>		<p>اب آپ کی لحد پہ مجاور بنو نگی میں</p>	
<p>سلام جیہوں کو شک اور آنکھوں کو تکیا</p>	<p>جہاں اس کو تو نہ شہ بابر کی</p>	<p>شہ نے شہزادہ جگرانی اتت پر کیا</p>	<p>مر دیکھ کیا کھ شفاعت کو کیا</p>

بانی قضا حنین جو کھلے جیوں  
واج بخون نہ جھانک سے نہ کر کیا

بلند و بلند موم کی بجلیا ہوتا  
ان مہم یوں کہ جو کھلے جیوں پر

مہم کی گیارہ لکھ غم جیسا کہ  
جس بوجھ نہ سہرا مراد پر کیا

جنت سے نکلے فاطمہ یوں کہ  
دوست حنین کا نہ بے شک نہ کیا

ہر دم سیکھنے کو کتنی تھی  
دوست جیو تھی کہ یہ پیر کیا

وقت زوال آئے ہی گیارہ لکھ  
تاراج باغ فاطمہ کا دیر کیا

الکھ نہ نیرہ دامن بین بیا کہ اسطے  
سندیا کو اک طرف سے لکھ پیر کیا

پیر اہل کو کھاتے ہی اعلیٰ نہ نیرہ  
خستہ جگر نہ شاہ کے کیسا لکھ پیر کیا

جگر لکھ تھوڑے ترے دشمن حنین  
جو کبسان طائر ہے بال دیر کیا

کھانا کوئی چھپ نہ بدن میں پوچھ  
نہ ہزار نہ لکھ یوں سے تاسکھ کیا

اسم کھان فاطمہ یاد جو کھلی  
جیتن بین کہ کشتہ پیر کیا

دیکھو زرقا وقت بقی شکر  
نیرہ لکھ شہر کا جیتن دیر کیا

کیا قمر بردار نہ پوچھ حنین  
مطلق کہ چھ خدا دیکھ لکھ کیا

صغیر دیر پوچھ کر کتنی تھی بابا جان  
ایسے لکھ پوچھ زور لکھ لکھ کیا

شکر خدا سے غریب جگر دیر  
سنے غلام میں تیرے اثر کیا

<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>	<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>	<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>
<p>عبداللہ کے تصدیق شدہ زیباہ کے مرتبہ عباس کے مرتبہ علم شاہ کے مرتبہ</p>	<p>جنتک فلک شعبہ کردار سے گا یہ ماتم سردار و علم دار رہیگا</p>	<p>کیا مرتبہ بیٹوں کو ملا شہر خدا کا مالک وہ شہادت کا یہ مختار و فنا کا</p>
<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>	<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>	<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>
<p>کتب و قلم لوح و لوح قلم سے عباس کی تعریف تو افروز ہو کر ہے</p>	<p>اعداد کو جلال بھی تو دکھلا دیں عباس نردواروں کو بھائی کے بچا جائیں عباس</p>	<p>جس شان کا لشکر تھا وہ سالار تھا و لیا جسیرا کہ علم تھا یہ علم دار تھا و لیا</p>
<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>	<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>	<p>مرتبہ ازاد پیر کلیات و فروع نشان و نشان اعمال و علم نشان و نشان نشان و نشان نشان و نشان</p>
<p>عباس سے تو مرتبہ بر سر کو چھو شہید سے عباس کی تو قیر ہو تو چھو</p>	<p>اب و زبان خلق کو یہ نام ایہ ہے یا حضرت عباس علی وقت مدد ہے</p>	<p>تبلیغ رسالت تو ہوئی ختم ہی پر اس تہہ کا تھا خاتمہ عباس علی پر</p>

[illegible]





<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>	<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>	<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>
<p>مستول تھا خدمت میں اطاعت میں نہیں پر تجر بہ الفت کا ہوا کرب و بلا میں</p>	<p>دریا پر ترسے خون کی اک نرہیں پر شک لگتی ہوئی دانتوں میں ہیں</p>	<p>پاسے حر و شیر کے اطفال مرنگے تب آپہاں بھائی کی سقائی کرینگے</p>
<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>	<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>	<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>
<p>سر کو شہدار کھتے تھے تلوار کے اوپر گرتا تھا خریدار خسریا کے اوپر</p>	<p>جنت میں خبر قتل کی جب پائیگی زہرا لاشتہ پترے پہنے کو آئینگی زہرا</p>	<p>خاتون قیامت کو رلاؤنگ کفن میں زینب کا گلابا نہ صلیکے جلاد رس میں</p>
<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>	<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>	<p>مرثیہ جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت جس نے در عجب اس وقت</p>
<p>لاش اُسکی نہ لجا سکے شیر حرم میں روئے کو دھن آئی تھی میدان ستم میں</p>	<p>پانی نہ کسی نے جو وہ تو قبریلیگی اکدل تجھے سقائی شیریلیگی</p>	<p>بخشیکا جو آقا مجھے سقائی کی خدمت کچھ خوب بجالاؤنگا میں بھائی کی خدمت</p>

<p>مرثیہ نوشہ کا نام تھا اور صحن میں کیا اور نام کے لشکر میں تھا ان میں کیا نہایت تھے تو از صف لشکر میں ہر جا کو میں بن نوبت و نقارہ و قرا</p>	<p>مرثیہ بولا کوئی امن نہ کہیں مان قاتل شمشیر کی سب کی ہمت میں بی بی کے لیے گریں کہ بولا کہ جو بھی ہو یا ہو</p>	<p>مرثیہ گردن کو ہلا کر کشتہ زنیوں تلاکھ کو میں یہ نانوئی غنوں عجائب کی ہمتیں پیر ہر جا اگر سب کیسے ہو گیا تو زبان</p>
<p>ان باجون کو میں کہتی تھی مادرید دھن کی فردوس کو جانی ہے برات ابن حسن کی</p>	<p>رقت ہو جالیسی حرم شاہ زمین کو مان دو لہا کی رند سال پھانسی ہو دھن کو</p>	<p>ایسے ہی اگر ہوتے تو آتے نہ دھن سے یشیر میں دو پوش نہ ہو جائیکے رن کو</p>
<p>مرثیہ تلاکھ کھنچ کر تھا لڑنوشہ دان خلعت و انعام کی تھی تھانہ صفویا پریشان کی درستی میں آہ اور شہر سے لیا تھی کرتے تھے جواہر</p>	<p>مرثیہ ان ظلمت میں گھر کے لگا کھنچا اسی حکم غنچ اسے بے سواد اطوار یہ جا بجا نہیں تو بھینج بے سوار ایسا تو نہ دے تھے بھی سید ابراہیم</p>	<p>مرثیہ اشتبہ میں خیر کیسے کار نیازی اسم عجیبی زادیان کی تھی تھانہ سردار و علمدار میں تھی تھانہ</p>
<p>باقی کوئی جزا کہ و عباس نہیں دے اب بچہ بہن اندیشہ و سوا میں نہیں دے</p>	<p>شاید ہر جدائی کی گھڑی بھائی بہن میں شہر بچتے ہیں زمین بیکس کوطن میں</p>	<p>مارا جو اسے حیدر کرار کو مارا سردار کو مارا جو علمدار کو مارا</p>
<p>مرثیہ ناگاہ ہوا شو و دفان ہو گیا روئے کی صدارت نے کیا کیا چو چھپا کر سکھ نہ تھے کیا سے غنچ شہر میں تھے کیا</p>	<p>مرثیہ بے یقینی ہی کی گوارا بھلا کیسے فاطمہ کاٹ گیا سارا عباس بھی بیا بیا کر گیا گوارا ان دونوں کا مرنا نہ ہو گیا گوارا</p>	<p>مرثیہ بے شک لکھنے کو نہ کیا گیا اب کو میں بھی کیا گیا مرثیہ کو میں بھی کیا گیا</p>
<p>اقبال سے جیسے خوشی فتح کی ہو اب اپنی تباہی کا یہ رونا ہے حرم کو</p>	<p>بھجوا لے ہیں ان دونوں کو نہ حرم کو اب لوٹے کا ارمان بھی رہا بیکار حرم کو</p>	<p>اک لڑکی ہے حکم عمر کہ بیاں اسکو پڑی ہو وہ پاؤں پہ عباس کو بیٹھ کر پڑی ہو</p>

<p>مرثیہ بہشت میں تیری آنکھوں کی چوڑائی میں کیسے چھپا دیتا ہوں اپنی آنکھوں سے جو میری سب سے بڑی پہچان ہے</p>	<p>مرثیہ میرزا</p>	<p>مرثیہ میرزا</p>
<p>انڈیا بہت اوس لڑکی کو میاں سے دی ہے سفاکی اوسیکے پر عباس نے لی ہے</p>	<p>بازوے حسین آتا ہی شمشیر زنی کو یا شیر خدا آتے ہیں خیر شکنی کو</p>	<p>ہر ڈھال جو حضرت کی تو شمشیر علی ہے تصویر یہ عباس کی تصویر علی ہے</p>
<p>مرثیہ تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا</p>	<p>مرثیہ افاق میں ہر شمع زب قبالہ لکھو کی طرح ہے تو میرزا میرزا بلالہ کوئی تھل نی یہ کہی جو ہر کسی قسم جو جی جی جی جی</p>	<p>مرثیہ ماہون میں لکھو کی طرح ہے تو میرزا نعمت درویش لکھو کی طرح ہے تو میرزا انجمن خیر میں لکھو کی طرح ہے تو میرزا نعمت درویش لکھو کی طرح ہے تو میرزا</p>
<p>ہر دیر ہی اب شرمین غش میں ہر دیر ہیں اور آخری تسلیم کو عباس کھڑی ہیں</p>	<p>یہ یا توں زمین بر نہیں اس نور خدا کے اٹھ اٹھ کے زمین لیتی ہر بوسے کف پیا</p>	<p>شق القمر اعجاز رسول مدنی ہے ان انگلیوں میں طاقت خیر شکنی ہے</p>
<p>مرثیہ تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا تھا تھا میرزا میرزا میرزا میرزا</p>	<p>مرثیہ بول کوئی مالکی میرزا میرزا میرزا جلی کی طرح ہے تو میرزا میرزا اس لئے لکھو کی طرح ہے تو میرزا نشان کی طیف جلوہ خیر میرزا</p>	<p>مرثیہ دل پاک میں میرزا میرزا میرزا میرزا تلمیح میں میرزا میرزا میرزا میرزا سوقت توشتن میں میرزا میرزا سوقت توشتن میں میرزا میرزا</p>
<p>اگر صل علی کیا پس شیر خدا ہے یہ شیر خدا تو نہیں شمشیر خدا ہے</p>	<p>کس قمر سے ایک ایک کو لکھا رہی ہیں کس بیاز کو ہوا کو چکار رہے ہیں</p>	<p>دامن تو ہر خالی پر عجب جلوہ گری ہے ایمان کی دولت اسی دامن میں بھری ہے</p>

<p>۴۴ کسٹھنہ فخر و فخر و فخر و فخر جلی زمین ایک جی امید برآئی اطلا کا داغ اور بار بار کی جلی گر درون غنچہ شمعیدہ بازی جو کھائی</p>	<p>۴۵ کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے عماس بن علکداری و بھاجا بھاجا یکے وہ اس غنچے سے منتیالو کھائی شکر کو کھانا دے دے برآئی تنہا</p>	<p>۴۶ لور لور لور لور لور لور لور بان و درو کلان آپکے پین تانغ و تانغ آؤ جو جو دھڑکے تو جو جو دھڑکے</p>
<p>عباس کی دہشت ہو کسی میں ہندو نہر جو بگڑ جائے لڑائی تو ستم ہے</p>	<p>اب زنج فقط کیجو تم سبط بنی کو میں جا کے لی آما ہوں عباس علی کو</p>	<p>نے آپ سے ہی کام نہ اکبر سو غرض ہے ہکو تو سر سبط پھیر سے غرض ہے</p>
<p>۴۷ گوشن بے سیر میں جو بھونچا ایمان سے لاندہ اور سے بھونچا خلوت بے سیر میں کی شمعیدہ کھائی بلو کہ شمعیدہ فخر و فخر و فخر</p>	<p>۴۸ کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے پان گوجی آکھن میں کی شمعیدہ عماس بن علکداری و بھاجا بھاجا کی شمعیدہ کھائی</p>	<p>۴۹ پانی کا زمین میں شمعیدہ کھائی پانی کا زمین میں شمعیدہ کھائی پانی کا زمین میں شمعیدہ کھائی</p>
<p>حسرت زدہ آئے بن جدا بھائی سے ہو کر ہنس کر بھی روتے ہیں کبھی ہنستے ہیں دگر</p>	<p>میں جانتا ہوں زور میں تم شمعیدہ میں اپنی فوج ہوں مجھ پر نہ خفا ہو</p>	<p>سروور کی زبان پانی سے ہم تر نہ کر سکے آکھن میں اگر کھینوں آدیکانہ دینگے</p>
<p>۵۰ پان گوجی آکھن میں کی شمعیدہ میں جانتا ہوں زور میں تم شمعیدہ میں اپنی فوج ہوں مجھ پر نہ خفا ہو</p>	<p>۵۱ کھیلے کھیلے کھیلے کھیلے پان گوجی آکھن میں کی شمعیدہ میں جانتا ہوں زور میں تم شمعیدہ</p>	<p>۵۲ پانی کا زمین میں شمعیدہ کھائی پانی کا زمین میں شمعیدہ کھائی پانی کا زمین میں شمعیدہ کھائی</p>
<p>اب شکر شمعیدہ میں باقی یہ جری ہے پھر خاتمہ جگہ حسین ابن علی ہے</p>	<p>لے کہ کہ وہ پیغام ہو کیا فوج لعین کا پر نام حقارت تو نہ لینا شرہ دین کا</p>	<p>لخت دل زہر اجوتہ تیغ اصل ہو پھر خوب مدینہ میں ترا حکم و عمل ہو</p>

<p>۱۹۳          تم کو اور میر کے اہل بیت          قتل نہ کیا کہ میر کے اہل بیت          گرو فاطمہ کے منہ کا پانی میر کے منہ میں          نہ دیا کہ میر کے منہ کا پانی میر کے منہ میں</p>	<p>۱۹۲          بھائی نے میر سے فاطمہ کو لیا          آجین احمد میر کے منہ میں          ان کے منہ میں میر کے منہ میں          کو کیا اور میر کے منہ میں</p>	<p>۱۹۱          بھائی میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          وہ فاطمہ قدرت میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں</p>
<p>۱۹۰          تم گل کر دینے مزار نبوی کو          زندہ تو بیکر دو گے حسین ابن علی کو</p>	<p>۱۸۹          بھائی مرلاس پانی کا شتاق نہیں ہے          پانی یہ نہیں قابل خلق شہر دین ہے</p>	<p>۱۸۸          میں ہوں جو سو قبلہ دین میں شرف ہے          جو قبلہ نما ہے سو وہ قبلہ کی طرف ہے</p>
<p>۱۸۷          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں</p>	<p>۱۸۶          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں</p>	<p>۱۸۵          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں</p>
<p>۱۸۴          گو خنجر کس خلق یہ نتوا بار پھر لگا          سہر دار کو لیکن نہ علم دار پھر لگا</p>	<p>۱۸۳          کیا سمجھا تو اس شک کو میں اسے قتل ہوں          اس شک کو جیسے تو کو نہ رہ چلا ہوں</p>	<p>۱۸۲          جیون قبلہ عاتیدان گردش میں رہیگی          شہید جابر ہر نہ گئی اسی سمت پھر رہیگی</p>
<p>۱۸۱          لایا تھا میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں</p>	<p>۱۸۰          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں</p>	<p>۱۷۹          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں          میر کے منہ میں میر کے منہ میں</p>
<p>۱۷۸          پانی کے لیے آبرو اپنی نہیں دینگے          اور لینگے تو ہم نہ سوئے شہر کے لینگے</p>	<p>۱۷۷          عباس علی فاطمہ کے لالہ کے مدد سے          اطفال مرے بھائی کے اطفال کے مدد سے</p>	<p>۱۷۶          نطووم کو سید کو یکو دون میں دعا سے          یہ کام نہ ہو گا پسیر شیر خدا سے</p>





<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>	<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>	<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>
<p>خون شہر مظلوم کا پیاسا یہ لعین ہے تم بات کرو اس سے غضب ہے کہ نہیں ہے</p>	<p>عباسؑ فدائے سرشاہ دد جہاں ہو نر زندر آب کے سائے میں جوان ہو</p>	<p>مجھے نہ بڑائی مرا محبوب کر لگا جو حق میں کر لگا وہ مرے خوب کر لگا</p>
<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>	<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>	<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>
<p>پہلے تو دعا کرتی تھی تم بھگت کے گھر آؤ پر اب یہ تمنا ہے کہ گٹوا کے سر آؤ</p>	<p>والی مرا تم سے نہیں پھرنے کا بلالون اس بات پہ کہیے تو میں قرآن اٹھاؤں</p>	<p>آباد ہو وہ اور سفر خلد کردن میں عباسؑ دلاور کی بلا لیکے مروں میں</p>
<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>	<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>	<p>مرثیہ عجب کون کی آنکھیں نہیں دیکھیں کہ میں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں میں کیوں ہوں</p>
<p>ناموس میں جانے کے نہ قابل ہا عباسؑ اب شکل دکھانے کے نہ قابل ہا عباسؑ</p>	<p>یہ تم لعین قاتل شاہ شہداء صدقے گئی دشمن سے بھلا مشورہ کیا</p>	<p>لوے میں عیاں بالوئے مغوم نہ ہوگی بے پردگی زینبؑ کشتوم نہ ہوگی</p>

<p>۹۹۱ دل سے کہتا ہوں کہ تیرے لیے میرے دل میں کیا ہے تیرے دل میں کیا ہے تیرے دل میں کیا ہے</p>	<p>۹۹۲ تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا</p>	<p>۹۹۳ تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا</p>
<p>لاشے پیر جبکہ حسین آہنگ احوال وفا کتری کھلایا عبا سن</p>	<p>دہشت کو جان بھاگتے تھے پیر کے ہند تھانیزون کو ریشہ قدم پیر کے ہند</p>	<p>مشکیزے پافت سر پر دھتے تھے عبا سن اور جا پیر سینہ پر کرتے تھے عبا سن</p>
<p>۹۹۴ اک جگہ تیرے کبف جانب دریا تیرے کبف جانب دریا</p>	<p>۹۹۵ مانند زہرینے میں نہ انداز تھانیزون تھی خیمہ میں پانی کے ہو چھوچھو</p>	<p>۹۹۶ بیا بیویانی تو ہنس رہے تھے اوسے مشکیزے میں پانی کے ہو چھوچھو</p>
<p>ظاہر میں اٹھیں لشکر بے پیر نے روکا باطن میں گر سیاہیوں کی تقدیر نے روکا</p>	<p>اس درجہ پریشان کیا فوج شقی کو خیمہ نظر آنے لگا عبا سن علی کو</p>	<p>اس درجہ پریشان کیا فوج شقی کو خیمہ نظر آنے لگا عبا سن علی کو</p>
<p>۹۹۷ تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا</p>	<p>۹۹۸ تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا</p>	<p>۹۹۹ تو نے مجھ کو کیا کیا تو نے مجھ کو کیا کیا</p>
<p>طوفان کو شور اپنا فراموش ہوا تھا وریو ہاں موجوں سے زور ہوا تھا</p>	<p>تتے تھے عد و چھوڑ دیا شاہ بد کو لو صاحبو دیکھو مرے والی کی وفا کو</p>	<p>بانی جبر علی ارشد دین کو ملا ہے یہ رحم سکینہ بہ فقط حق نے کیا ہے</p>

<p>شعر کو کہ کیا باغوں میں گلستان بانی کے لیے وہ گلستان کی خوشنود جانب گلیں تو پھر گلیں و درود و گلستان منعم بن بانی تو پھر گلیں گلیں</p>	<p>شعر ایں روضہ عباسی میں غرض کجی مار گیا عباسی بلایے تھاری غرض نہ کہا اسے برادری باری سطح میں کجی نہ زمین باری</p>	<p>شعر غرض کی قطع طبع جسے دہرا سویا اسے خاک یہ سو بار طبع تو پھر گلیں گلیں و درود و گلستان منعم بن بانی تو پھر گلیں گلیں</p>
<p>موقع تو خوشی کا یہ دل قبا ہی انجام ذرا رکھو تو کیا ہوتا ہے بھائی</p>	<p>عالمہ گرا تھا شہ دین کا جو زمین پر سر پٹیتے جو رو ملک چرخ برین پر</p>	<p>پانی کے عوض مشک جو پیر دل سے بھری ہے جون داغ جگر سینہ زخمی یہ دھری ہے</p>
<p>شعر تا کہ پیر سر سبز کی فتنہ سر فتنہ اگر نگاہ کیسا ہوئی اب شہ شہ بان جلد شاہ داسد اللہ کی تصوف ہے کہ پیر سر سبز کی فتنہ سر فتنہ</p>	<p>شعر میں نے نہ دیکھا تو گویا گویا اگر کہ گویا گویا گویا گویا جہانی کا عزا و زاریاں زینب بی بی کی گویا گویا</p>	<p>شعر غرض کو اسے فتنہ فتنہ اگر کہ گویا گویا گویا گویا جہانی کا عزا و زاریاں زینب بی بی کی گویا گویا</p>
<p>تیروں کی جو چھار اور اور دھرتی مشکین پہ عباس کی شہر و نظر تھی</p>	<p>بھاڑا جو ہین اگر نے گریبان پیر کو شہ نے کہا اب تھام کو بابا کی مکر کو</p>	<p>پہلے مردان یومے تھ کو تھیا دور بھرا خری جہاں اجمالی کو سنا دور</p>
<p>شعر افسوس صد فتنہ فتنہ ناگاہی بازو دن ظلم کی تلوار ازدشک کی گلیں گلیں و درود و گلستان منعم بن بانی تو پھر گلیں گلیں</p>	<p>شعر وہابی طاعت شاہ طاعت عباسی نہاں سے پیر گویا گویا گویا جہانی کا عزا و زاریاں زینب بی بی کی گویا گویا</p>	<p>شعر تہاں کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ جہانی کا عزا و زاریاں زینب بی بی کی گویا گویا</p>
<p>چلائے عدو صاحب شہ کو مارا عباس کو مارا نہیں شہ کو مارا</p>	<p>بجھایا جو تھا شہ نے سقاے حرم کو ہیں شہ سے عباس کی پکار نہیں ہم کو</p>	<p>آہستہ کہا شہ ہی ہے شہ دین سے بولا تھا میں بے حکم تہ شہ دین سے</p>





<p>۱۱۱ مارے گئے حبیب زقا آپ کے بابا وہ گنج شہیدان میں آپ سے تھے بہن بچا عباش سنا کوئی نہیں کہیں تھے اشاہی نہیں کوئی جاواست و دروا</p>	
<p>اب جا کے نہ گھر میں کسی عنوان رہو گی یان لاشہ عمو کی نگہ بان رہو گی</p>	
<p>۱۱۲ ناگاہ صد لاش کے پہلو سے بیانی حاضر عہدیان فاطمہ گردن کی تانی نہیں کہ کو جا بے شہر مظلوم کی جانی عباش تو تھا میرا ہی شہر ہر کی کہانی</p>	
<p>اس لاش سے ہرگز نہ جدا ہو گی زہرا چالیسویں تک مان کی طرح رو دیگی زہرا</p>	
<p>۱۱۳ خاموشی میرا کہ جو بے غلظت ہیں بورہ کے پیر عرف کہ یا حضرت عباس آقا نور سے آپ ہیں پھر جاؤں میں کیس نارنگیوں شہر دین کا شہرین کل کر واپس</p>	
<p>اپنی نگہ مہر سے خورشید بنا دو ناچیز کو ہمشیموں کے احسان سے بچا دو</p>	

<p>۴۰          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>	<p>۴۱          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>	<p>۴۲          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>
<p>۴۱          یہ جان علیؑ میں جس کو ختمِ رسل ہیں          قبضہ میں حسینؑ ابن علیؑ کے جنوں کا ہیں</p>	<p>۴۲          رہتا ہر سدا کوہ پہ وہ گھر نہیں رکھتا          تکیہ ہے مرے فضل پہ بستر نہیں رکھتا</p>	<p>۴۳          تشریف کہاں لائے ہو کیا نام یہ صاحب          خود رفتہ و ناکام کر کیا کام یہ صاحب</p>
<p>۴۲          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>	<p>۴۳          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>	<p>۴۴          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>
<p>۴۳          ذریعہ جو ہو مہر تو خورشید میں ہو          خورشید پہ ہو قہر تو پیوند زمین ہو</p>	<p>۴۴          دل باو خدا میں تو زبان ذکر خدا میں          کہ ہوش میں کہ غش میں کبھی وہ کیا میں</p>	<p>۴۵          وہ صالح کو نہیں ہے رب دوسرا ہے          کیا حکمت یہ چون میں تجھے چون چرا ہے</p>
<p>۴۴          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>	<p>۴۵          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>	<p>۴۶          دل تو تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          شہادت تو نہیں دیکھتا کہ تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں          کہ تو نہیں دیکھتا علم تو نہیں</p>
<p>۴۵          دل مطہر میں اوسکا ہر سدا میرے کرم سے          روٹھا ہے ہنرم کے بنائے پر وہ ہم سے</p>	<p>۴۶          جب نام خدا کا لیا آسنو کل آسے          جب حق کا تصور کیا آسنو کل آسے</p>	<p>۴۷          رحمان ہر نام اُسکا رحیم اُسکا لقب ہے          دوزخ کو جو پیدا کیا کیا اُسکا سبب ہے</p>

<p>مرثیہ          رجمان جو تیرا نام جو تیرے جی میں ہے          یہ کہ جو کیا تیرا کو تو جس کی جی میں ہے          مرزا نام جو تیرا نام جو تیرے جی میں ہے</p>	<p>مرثیہ          افلاک میں گنگا دہا شمس کی          افلاک میں گنگا دہا شمس کی          افلاک میں گنگا دہا شمس کی</p>	<p>مرثیہ          دوزخ کو چویدہ کیا وہ نام شمس          رحمان جو کہلا تا ہر دوزخ کو کجھاف</p>
<p>مرثیہ          اک خون کا دریا ہے کرتی یہ بہا ہر          کچھ لاشے پری ہین دہ اٹھیں دیکھ ہا ہر</p>	<p>مرثیہ          تہدید کو پہلے ہی کھنسن منع کیا تھا          اس طرح کے بھیجئے کو کب حکم دیا تھا</p>	<p>مرثیہ          دوزخ کو چویدہ کیا وہ نام شمس          رحمان جو کہلا تا ہر دوزخ کو کجھاف</p>
<p>مرثیہ          ہر دم دل تیرا ہے لیلیٰ میں ہے          افسوس کہ قتل ہو گیا ہے</p>	<p>مرثیہ          کیا جا نہیں ہے کہ شمس کی          رحمت کا نہ لڑا ہے شمس کی</p>	<p>مرثیہ          دنیا کا یہاں ہر طرف تیرا ہے          یہ جاوے شان خدائیں نہیں ہے</p>
<p>مرثیہ          کتا ہو کبھی سوئے فلک ہاتھ اٹھا کر          تو بہت دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ</p>	<p>مرثیہ          سینے پہ تو بیٹھا ہوا جلا کو دیکھے          گردن پہ روان جگر فولاد کو دیکھے</p>	<p>مرثیہ          اللہ کا جو فعل ہے بجا نہیں ہوتا          برے لوہا لیس کوئی بند نہیں ہوتا</p>
<p>مرثیہ          یہ کتا ہو کبھی سوئے فلک ہاتھ اٹھا کر          تو بہت دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ</p>	<p>مرثیہ          اللہ کو جس کی کیا رازدار          اللہ کو جس کی کیا رازدار</p>	<p>مرثیہ          اللہ کا جو فعل ہے بجا نہیں ہوتا          برے لوہا لیس کوئی بند نہیں ہوتا</p>
<p>مرثیہ          روم گیا اور روم ہی با سر نکل آیا          شمش تیرا کسیرا کسیرا کسیرا کسیرا</p>	<p>مرثیہ          سامان کرات خدا کا نظر آیا          شمس تیرا کسیرا کسیرا کسیرا کسیرا</p>	<p>مرثیہ          دیکھی چوٹی تو کئی دن رہے بیہوش          مرے سر کے پر ملک جن رہے بیہوش</p>

<p>۱۰۱ فرمایا اگر گاہ ہوا گاہ ہو گاہ بے تاب بی زاریوں کا علاج جاوے بے تاب بی زاریوں کا علاج جاوے</p>	<p>۱۰۲ خوشی سے لاشے کو زندہ نہیں کیا خانی سے کہا تھوڑے جبر کا علاج نہ کیجئے مگر ستم اہل خفا کا وہاں بھیجے ہیں میں خان کا</p>	<p>۱۰۳ خوشی سے فائدہ پانڈیش نہیں کیا کیا مگر میں کہیں منظر کا عرس ان قاتلوں کا دین بے کیا اور کیا مجان کو بخش مگر توں کا ہوا کیا</p>
<p>مرتا پر سپر پاپ ہو کچھ ہو نہیں سکتا روسنی جگہ ہے کہ یہ ابار نہیں سکتا</p>	<p>اک عمر کو مرے نیزہ شمشیر سے مارا بچہ چھو نہیںے کا مرا تیر سے مارا</p>	<p>مردوں کے لیے ہاے نہ مرقہ نہ کفج ہے زندہ ہو سو فخر کے تلے تشدد میں ہے</p>
<p>۱۰۴ رہا ہوا پانڈیش چھو نہیں سکتا اس طرح شہر کا یہ سبب نہیں ہوتا اگر کوئی نہ کہ نہ نکالی نہ نہیں ہوتا بے گار کا وہ نہ رہے شہر کا ہوا کیا</p>	<p>۱۰۵ اگر کا الگ کیا اکھون کی عیادت زاد غم عباس نے کی جسم کی عیادت فاطمہ کی عیادت سے نہ ریشہ لگتا نیشن بے عیادت سو ہوئی اس کی عیادت</p>	<p>۱۰۶ موتی نے کہا احمد مرسل خضر ہو وہ احمد مرسل کہ جو عیادت نہیں ہو بے درخیز ہو حکم شاہ خضر ہو بے اسکا دگر رسوا لکھ ہو</p>
<p>ہم ہادی کل میں یہ ہدایت کا صلہ دو تم فاطمہ کی نذر اسے پانی پلا دو</p>	<p>اب ہر یہ خوشی میری بہتر کے قلع میں ہو خاتمہ بالجیر مرا سجدہ حق میں</p>	<p>جسکا ہر لقب عرش پہ تحریر ہی ہے توریت میں جو نام ہر شہیر ہی ہے</p>
<p>۱۰۷ دہ قاتل کا شہر کی ناخوشی ہو نیشن ہے کو اس کی جسم نہیں ہو بابا ہے شہر کا ڈر ہے وہ بیکار آخروا عظم تو ظاہر ہے وہ بیکار</p>	<p>۱۰۸ کشت تھا جو ٹوٹا شہر کا گمراہ نیشن تھوڑے دنوں میں خلیج گمراہ گمراہی کے راز افک بے وہ شہر کا گمراہی کے راز افک بے وہ شہر کا</p>	<p>۱۰۹ یو گول میں منظر کو آنا کی عیادت دنیا کے لیے کھوئیے ایمان کی عیادت مجان بلا سے دیو کی عیادت دہر میں میں کھوئیے گلستان کی عیادت</p>
<p>بس ہم سے لپٹے ہی قضا کر گئے بیٹا ایمان کو کھلے میں رہیں اور کسے بیٹا</p>	<p>طاقت نہ ہی مضبوط کی عرش کر گیا دلش موتی کو یہ اندیشہ ہوا اگر گیا دلش</p>	<p>دنیا میں نہ الیشہ ہوا ہو نیک دلش تا حشر انھیں شاہ دگر ارو نیک دلش</p>

[illegible]



<p>۱۱۱۱          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی</p>	<p>۱۱۱۱          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی</p>	<p>۱۱۱۱          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی          زینتِ خورشید صلیبی تھی</p>
<p>معصوم کو چین میں ترسایے حضرت          دیدار سکینہ شو دکھا جائیے حضرت</p>	<p>جلانی سکینہ مرے بکین بد رائے          شہ بولے کہ ہاں ملے کو نور نظر آئے</p>	<p>سوئے اُسے سب کے پھر سراہات          فرمایا کہ اب تم ہو سزاواراہات</p>
<p>۱۱۱۱          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی</p>	<p>۱۱۱۱          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی</p>	<p>۱۱۱۱          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی          غم تو آواز نہیں کی تھی</p>
<p>جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          اب نصرتِ آخر کے لیے آؤ گزینے</p>	<p>حضرت نے کہا وہ لب کو شریکے بیٹا          بس ایک مہین جیتے بن سب مرے بیٹا</p>	<p>غصے میں کسی وقت نہ آنا مری بیٹا          حیدر کی جلالت نہ دکھانا مری بیٹا</p>
<p>۱۱۱۱          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے</p>	<p>۱۱۱۱          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے</p>	<p>۱۱۱۱          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے          جنت کو نہ بے اذن تری جاؤ گزینے</p>
<p>اللہ بچائے تمہیں پیدا و گردن سے          اندامِ تمہارا نہ جلا ہو دینِ سرون سے</p>	<p>با بایں تمہیں دیتی ہوں خدا کے          پہونجا دو مجھے پاسِ برادر کے چچا کے</p>	<p>دیکھنے کے حضور ایسی کوئی بات نہ ہوگی          روح آپ کی بیمار کے کیا سات نہ ہوگی</p>

۴۴  
 حاکم عالمی نے تیرے ہونے کو  
 کیا تو تیرے دیا تھیں تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

۴۵  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

۴۶  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

عابدی سے خبردار امانت ہے ہماری  
 سب مرگے باقی یہی دولت ہر ہماری

جبریل کو یہ خالق اکبر نے نذاک  
 ہاں تمام رکاب آج تو شاہ شہد کی

قرنہ شہید رو زمین آتا ہے زمین  
 بھاگوارے بھاگوارے حسین آتا ہے زمین

۴۷  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

۴۸  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

۴۹  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

سینے پہ میری طرح سلا نا اسے بھینا  
 ظالم کے طامچوں سے بچا نا اسے بھینا

غل تھا کہ عجیب شان شکوہ شہین ہے  
 ہوا نیک مقابل کوئی مفرد زمین ہے

بھینے شہین شہین عقد ہ کشا کو  
 دکھلائیے قمر نقشب شہین خدا کو

۵۰  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

۵۱  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

۵۲  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیرے تیرے تیرے

یہ نیکے جودے ہوے باہر نکل آئے  
 سب اہل حرم کھوئے ہوئے نکل آئے

باقی زمین دنیا میں جگہ امر لمان کی  
 ہیبت کے سب جہاں وہاں ہو دجہا کی

احوال نکالوں کے لیے غیر ہے میرا  
 سب مرچکے اب خاتمہ باخیر ہے میرا

<p>۴۴ بانی دلا اسکا نہ شکوہ گلا نہ ظلم نہ ستم نہ بے یاری نہ غم نہ غم نہ غم نہ غم نہ غم نہ غم نہ غم نہ غم</p>	<p>۴۵ بیت کا نام تو کہنے نہ پلا کہ کچھ سو افلا کہ کیوں نہ غلا ناتواں گشت بوارن میں غم دار دل سے کہا اب کچھ کیا چلا</p>	<p>۴۶ بیت کا نام تو کہنے نہ پلا کہ کچھ سو افلا کہ کیوں نہ غلا ناتواں گشت بوارن میں غم دار دل سے کہا اب کچھ کیا چلا</p>
<p>منظوم کا بیس کا ستا ناہنیں اچھا سید کا مسافر کا رولا ناہنیں اچھا</p>	<p>نقادوں کی غل اور سناٹوں کے نشان ہیں اور بعد نشانوں کے سچ پوش جوان ہیں</p>	<p>شان انکی نہیں ملتی ہو طرز بشری سے کیا اسکا عجب ہو میں جو یہ جن پری سے</p>
<p>۴۷ تیرے پیر میں ان کی نانی بھجی کیا عزم آج جو غم نہ کرے میں بیان چلا جاؤں میں</p>	<p>۴۸ میں نے میں نے کا داغ میں کیا ان کے سب سے نظر سے نہ اٹھا وہ جو میں نے غم میں نہ اٹھا جلائی کہ بے غم میں نہ اٹھا</p>	<p>۴۹ اس غم میں غم میں غم میں نہ غم میں غم میں غم میں نہ غم میں غم میں غم میں نہ غم میں غم میں غم میں</p>
<p>بستی میں کسی سے نہ ملاقات کرونگا جنگل میں بس رہی میں اوقات کرونگا</p>	<p>یان لا کھوں کے ترغے میں مرا بھائی ہو لوگو اور ہر ملک لوریہ فوج آئی ہو لوگو</p>	<p>روئے میں یہ کواڑ تھی اس اہل فاک زندہ ہیں کہ حلت ہوئی شاہ تہد کی</p>
<p>۵۰ اعدائے کہا اب کچھ کیا نہ چلا کہو نہ کہو نہ عا جگر نہ نہ نہ اب بیت حکم کا کچھ نہ نہ نہ</p>	<p>۵۱ چلا کہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ اس فوج میں نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ فوج میں نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۵۲ دو باہو دادہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ کہو نہ کہو نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ کی عرض نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>
<p>اگر نامہ شام کی دشوار ہے تم کو اب بیت حکم بھی سرا دار ہی تم کو</p>	<p>مانگو یہ دعا خیر ہو فرزند بی کی انکی ہوشاست اور ظفر ابن علی کی</p>	<p>واجب ہے سزا انکے یو بے ادبی کی کافر ہیں کہ کہتے کہتے ہیں بی کی</p>

<p>مرثیہ دلا کہ نہ تو کوئی کیا نام تو دلا کہ نہ تو کوئی کیا نام تو دلا کہ نہ تو کوئی کیا نام تو دلا کہ نہ تو کوئی کیا نام تو</p>	<p>مرثیہ پان تیرا تو کوئی کیا نام تو پان تیرا تو کوئی کیا نام تو پان تیرا تو کوئی کیا نام تو پان تیرا تو کوئی کیا نام تو</p>	<p>مرثیہ پان تیرا تو کوئی کیا نام تو پان تیرا تو کوئی کیا نام تو پان تیرا تو کوئی کیا نام تو پان تیرا تو کوئی کیا نام تو</p>
<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>
<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>
<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>
<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>
<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>	<p>مرثیہ اس بن میں یورش آج مسافر پیکار دوہر میں سب باغ مر لوٹ لیا ہے</p>

[illegible]

وہ جو بلا لایا اسی وجہ سے بھی نہیں تو  
ہو تو نظر ازل خدایہ شہسوار

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

زہنگاہ کا لپکر نہ آفت میں پڑے گا  
خوشتر میں خلل بخش است میں پڑے گا

گر حکم ہو تو مگر وہ آج پسیا ہو  
آنکھوں نے نہ دیکھا ہونہ کا نوں نہ

بُت کو معبود سے باہر کیے معنی  
جبرئیل کے بھی قطع کئی پر کئے ہونے

۱۰۰  
 رخصت نہ کرنا باقی  
 کلمہ صحیح و اب اسے  
 کہ جلد میں قن کر دینا  
 کہ جو پتہ پتہ میں  
 کہ اس کے بعد

الحکم  
مقرر شد کہ جس مجبور زمیندار  
کو کسی کی طرف سے غلطی ہو  
تو وہ زمیندار اس کی طرف سے  
مہسہ کو کسی زمیندار سے کوئی

اور جو قوم نے اس کے عثمان بن عفان  
اور جو کہ اس کی کوئی طوفان نہ تھا  
جو بہت کو زبردستی زندان نہ تھا  
یعنی جو قیدی نہ تھا

شہ بولے یہ جائز کبھی علول نہ کریں گے  
جنات کو انسان کے مقابل نہ کریں گے

اکسار میں چاہوں تو نہ ہستی نہ قضا اور  
جزوات خدا اور ہے جو کچھ وہ فناء ہو

فرعون یہ مویشی کو عصا دے کہ ظفردی  
اور قتل کے پہلے سہیجا کو خیر دی

وہ نظر کیا کہ شکر اللہ علیہ  
ان نارویج محقر ختم کو  
محم فدی شاہ شہید ہو گیا

اول سلام و تحیات و اگر کسی باشد  
 اود از آن صحنی تمیایب اگر کسی باشد  
 و تمیایب اگر کسی باشد  
 و تمیایب اگر کسی باشد

ایں قدر کہ اس میں جو شک لائے وہ کام  
ایں قدر مستحق قیاس ہے کہ اگر اس میں  
بہا کی کیا اللہ نے اس کے لیے چھوٹی سی خاطر  
تو اور زیادہ بہا پر کوئی کام

سر دیکے شہر یک شہدا ہو گئے مولا  
ہم پاسے مبارک پہ فدا ہو گئے مولا

ہم فضل خدا سے نبی آدم پہ ہیں غائب  
کیسے نبی آدم کردو عالم پہ ہیں غائب

جو حکم مجھے دے وہ بلاؤں میں آقا  
اپنی پوائے نہر سے لے آؤں میں آقا



<p>۱۳۴          کہ گویا جیسے نہ وہ منہ نظر آیا          کہ اس میں درگاہ تھی منہ نظر آیا          جس صفت کو کیا صفت افشہ نظر آیا          اونچی جو بولی اکوئی نہ منہ نظر آیا</p>	<p>۱۳۵          غصہ مطلق نہ          نین غصہ جو نہ ہو اس کی تو راہ          خواہی کل گشت طواری کی جاراہ          زور دہ جزو نہ کہ میجان جاراہ          زعمیوں کی موت جو تو جی کی آراہ</p>	<p>۱۳۶          کہ کہ صاحب علی غفر کے ادا          جانی ہی بانی کی بونہل جاراہ          جہاں جہاں ہو کہ یہ رخصت کی جاراہ          وہ بولہ کہ اسے تکیہ کر کے پیدار</p>
<p>جلاد فلک بھاگ گیا بام فلک سے          الامن تھا جاری دہن حور و ملک سے</p>	<p>ہر فرق ہمایوں پہ تو دستار بی کی          زیب کر پاک ہے توار علی کی</p>	<p>مشتاق ہیں جن حملہ شاہ دجہان کے          جو ہر انھیں دھلائیے تیغ دوزبان کے</p>
<p>۱۳۷          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ</p>	<p>۱۳۸          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ</p>	<p>۱۳۹          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ</p>
<p>ڈر کر کبھی انتہاں کبھی خیران ہو اور رشید          شمشیر سپر لیکے گریزان ہو اور رشید</p>	<p>بولا ملک الموت کسے امن و امان ہے          نے میں ہوں نہ شکر نہ زمین ہونہ زمان ہے</p>	<p>ہر صبر تو ظاہر اسے قدرت بھی دکھا دو          تیغ اسد اللہ کی ضربت بھی دکھا دو</p>
<p>۱۴۰          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ</p>	<p>۱۴۱          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ</p>	<p>۱۴۲          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ          کہ کہ تاروں کی جگہ</p>
<p>تھے جو ہر شمشیر علی دست تھیں          چسپیدہ تھو کہ کٹی طرح نقد تھیں</p>	<p>اگر نوک پہ لے آئی تھی سینے سے جگر کو          اگر بیش نظر کاٹتی تھی تار نظر کو</p>	<p>قبضہ پہ پڑا ہاتھ ولی ابن ولی کا          جبریل سبق پڑھے گے نا ولی کا</p>

<p>۴۵          ہر گز نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>	<p>۴۶          فرمایا یہ زعفران کے لہو کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>	<p>۴۷          ارشاد ہے کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>
<p>باندھے ہوئے تھیں کی زرہ لاکھ کرہ سے          بن بنکے دھواں لگاواں سوراخ زرہ سے</p>	<p>فاتے میں یہ بہت یہ لڑائی نہیں دیکھی          یہ تیغ یہ برش یہ صفائی نہیں دیکھی</p>	<p>شہید کے رونے کے لیے آئی ہوں یہ سب          ہر آہ ترے باپ کو بھی لائی ہوں یہ سب</p>
<p>۴۸          بلائے زرہ چاہے نہ کہیں کہ میں نے          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>	<p>۴۹          فرمایا یہ زعفران کے لہو کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>	<p>۵۰          ارشاد ہے کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>
<p>گردش کہوں حلقوں کی کہ جنس میں گروہ کی          پلکین نہ تھیں پر آنکھ جھپکتی تھی زرہ کی</p>	<p>سر پٹ کے زعفران نے تولی راہ وطن کی          یان ضعف سے سب آنکھیں ہوئیں شاہ زمیں کی</p>	<p>لکھا ہے کہ زہرہ جو لگا ایک شقی کا          گھوڑے گرافاک پہ فرزند بی بی کا</p>
<p>۵۱          ہر گز نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>	<p>۵۲          فرمایا یہ زعفران کے لہو کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>	<p>۵۳          ارشاد ہے کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے          نہ کہیں کہ میں نے تجھ کو کبھی          نہ دیکھا ہے نہ سنا ہے نہ یاد ہے</p>
<p>اگر ہی بہت بیاس ٹرہ جائے تھاری          طاقت ہو کہان لاش نہ چڑھ جائے تھاری</p>	<p>امت کی سفارش کو جو وہ آئین حدیسی          اب ترک کر دے جو لڑوں امت جدیسی</p>	<p>وہ تیر نہ تھا شہ کو پیام اجل آیا          کھینچا جاتا شہ نے کھینچ لکل آیا</p>

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

گوسا رہ تھی پر ز طبیعت کو کل آئی  
سرسپٹ کے نیچے سے تھکے سرکل آئی

گھرا کے چلی آئی ہوں بلو میں گھری  
بھیا میں کوئی اور نہیں بنت علی ہوں

گھرا کے چلی آئی ہوں بلو میں گھری  
بھیا میں کوئی اور نہیں بنت علی ہوں

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

کچھ خون نہ کھا یا شبہ اہل خفا سے  
بس دھڑکے لپٹی وہ شہر ہر دوسرے

برباد مری عزت و حرمت ہوئی زینب  
مرتب ہوئے اعدا سے خجالت ہوئی زینب

برباد مری عزت و حرمت ہوئی زینب  
مرتب ہوئے اعدا سے خجالت ہوئی زینب

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

تلاش  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت  
تلاش نہ رہی غفلت کی گشت

بیہوشی از غرت یہ تجھے خوف بڑے بن  
آتلواروں کو نیچے ہوئے جلا دھڑکے بن

زینب کو صدا آئی یہ زہرا ہونی کی  
لازم ہے تجھے صبر کرینی ہے علی کی

ظالم نے دبیر آہ پڑی بے ادبی کی  
کی لاش بھی پامال حسین ابن علی کی

<p>۴۱          اس غمِ حشر میں کیا آفتاب ہے          اس غمِ حشر میں کیا آفتاب ہے          اس غمِ حشر میں کیا آفتاب ہے          اس غمِ حشر میں کیا آفتاب ہے</p>	<p>۴۲          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے</p>	<p>۴۳          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے          اس دردِ جوہر میں کیا آفتاب ہے</p>
<p>۴۴          پروانے ہیں جنہاں کے گرد کے چراغ ہیں          پروانے ہیں جنہاں کے گرد کے چراغ ہیں          پروانے ہیں جنہاں کے گرد کے چراغ ہیں          پروانے ہیں جنہاں کے گرد کے چراغ ہیں</p>	<p>۴۵          این آبِ بیدہ آبرو سے روزِ محشر است          این آبِ بیدہ آبرو سے روزِ محشر است          این آبِ بیدہ آبرو سے روزِ محشر است          این آبِ بیدہ آبرو سے روزِ محشر است</p>	<p>۴۶          اس ایک نیک کار کے لاکھوں ثواب ہیں          اس ایک نیک کار کے لاکھوں ثواب ہیں          اس ایک نیک کار کے لاکھوں ثواب ہیں          اس ایک نیک کار کے لاکھوں ثواب ہیں</p>
<p>۴۷          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے</p>	<p>۴۸          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے</p>	<p>۴۹          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے          اس طرح کی اور یہ بیضا ہے</p>
<p>۵۰          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>	<p>۵۱          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>	<p>۵۲          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>
<p>۵۳          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>	<p>۵۴          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>	<p>۵۵          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>
<p>۵۶          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>	<p>۵۷          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>	<p>۵۸          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے          اس تک ہو ہر طرح کا فتوح ہے</p>

[illegible]



<p>۴۱۴ کھنکھناتے ہوئے زانو کی کشت پر شمع و درخشاں مگر نہیں بن سکتا ہے خیر اللہ نام کی نہیں جو کانون کی اوقطاب کی</p>	<p>۴۱۵ نارنگہ نازید کا دروازہ آشکار حافظ قصبہ جنبہ بیان جو دیدار نہیں علم کیجئے کہ عیلاذ بکار جوانی ہے جس کا تاج شامی ہے بنار</p>	<p>۴۱۶ منشا تھا کہ یکجا ہو جی جی از یونین آتش بیگان کی تکیہ جی مگر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر روح جی جی کو ہوئی منت بین جی</p>
<p>جبریل کی خوزادیاں شریف لاتی ہیں مشکلفشا کی بیٹیاں بندی میں آتی ہیں</p>	<p>ایوان میں بھی رقص کا سامان تمام تھا پرانظار عسرت حیرت حیرت تمام تھا</p>	<p>طاقت بدن کی گھٹ گئی اوجھڑ چھٹ گیا اُترے جو بے سہارا تو دم سہا چھڑ چھٹ گیا</p>
<p>۴۱۷ ہر دم آج شام نقارہ خانہ لشکر میں نیر جی بے کراں دیا دم بیار کے مرض کی دانا زادی ہو عاشق و مرضی پیادہ ردا دم</p>	<p>۴۱۸ بوسہ کیا روئے آگے لگا لگا آگے قصور وار دہ آگے لگا لگا جلاد ہو نہ پیادہ آگے لگا لگا دہ آگے لگا پیادہ آگے لگا لگا</p>	<p>۴۱۹ جنگ میں آج ہی نہ سال آتش غصہ جواب کے لے لیاں لے لے لے لے لے لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا بالا عمر لگا لگا لگا لگا لگا</p>
<p>فردوس میں بندنی کی یہ آہ ہے کیا ہے حسین کے مری کشتی تباہ ہے</p>	<p>جبکہ کہ آسمان خدانے بنائے ہیں آل رسول آج ہی بند میں آئے ہیں</p>	<p>منظور ہے کہ روح علی پھر ملول ہو جمع میں رو بکاری آل رسول ہو</p>
<p>۴۲۰ مشق آج نہ پایا شامین کنہ خضوع و شکر ہے خور حاکمین سیرت میں ہے خاطر و ارادہ زیبائی یہ زکوٰۃ کی ہر بار جان</p>	<p>۴۲۱ ہو جو خیر کو منظر نیا تمام ہے آتش و آسمان و آتروادب کا تمام ہے آگے تو آگے آگے آگے آگے دیکھو کیا حال ہے کیا تمام ہے</p>	<p>۴۲۲ منظور ہے کہ یہ نطلوونج کیا حاکم کی یہ خوشی ہے جو خیر و عباد کیا بزار میں تو پھر پھر پھر پھر مرسان کر لگا لگا لگا لگا</p>
<p>لوگو خبر کرو کوئی نانا رسول کو بلوے میں شمر لایا ہے بنت بتول کو</p>	<p>اسکی ولایتیں عرش کو ہنسنے ملا دیا گھر جنت کا خاک میں بالکل ملا دیا</p>	<p>حاضر ہیں لے چلو ہیں مگر ابوے چلو سر پر نہیں حسین بچان چاہوے چلو</p>

حکم  
حاکم کا سامنا کر کے روئے پر دین  
اسے پورے شہر میں یہی خبریں  
کے لیے خبریں ہوں کہ حقیقت درویش

حکم  
شاہنشاہ کے منور سے پہنچیں  
عجب جگہ کی جگہ کی جگہ کی جگہ  
دربار جانے کو چلیں

حکم  
داری امر اچھا بنایا جو خواب  
عاشق کو جو تھی رہی یہ سن کر  
غیر کی جانب سے یہی خبریں

سید انہوں کی کچھ تو مدارات چاہے  
چار بجائے ہدیہ و سوغات چاہے

مردہ نہ بچو زندہ یہ حیدر کے سپاہین  
مختار ہم نہیں یہ مالک ہمارے مہین

اکل یہ ہے کہ پردہ نہیں اور گھنٹیں  
اب در بدر میں پھرتی ہوں جسکو خبر نہیں

حکم  
وہ بولے تھیں اتنا نہیں  
حکیم کے نہیں یہ تو حکم و انہیں  
کہہ کر اعدائے لباس درویش

حکم  
بہادر نے یہ خبریں سن کر  
جلال کی یونچ خوار شدہ شہر  
نہی ہے کیا قصور کی کہتے ہیں کیا

حکم  
پیارے بیٹے تھیں یہ راہ شہر  
اب نہ تھے بلایا نہ دارالسلام  
لوداری اب یہ جانی ہوں بے جا

پوشیدہ دار توں کے لیے جس میں تو ہے  
خسروں پہ خاک اور گلا تو زمین تو ہے

جاؤں نہ جاؤں سید و بچا کہ کروں  
اب سامنا یزید کا ہے آہ کیا کروں

پر ہاتھ جوڑتی ہوں مراد نہ توڑیوں  
آزاد نہ ہو کے خواب میں آنا نہ چھوڑیوں

حکم  
وہ دوت کر کے کہتا رہا کہ نہیں  
بہادر نے یہ خبریں سن کر  
بہادر نے یہ خبریں سن کر

حکم  
بہادر نے یہ خبریں سن کر  
بہادر نے یہ خبریں سن کر  
بہادر نے یہ خبریں سن کر

حکم  
بہادر نے یہ خبریں سن کر  
بہادر نے یہ خبریں سن کر  
بہادر نے یہ خبریں سن کر

منظر ہے محقق کہ سر نہ بردانہ ہو  
سر نہ ہی جیسے ہم اچھا تھا نہ ہو

اسد جو سر کھلے سر دربار جاوگی  
ہست کے جھوٹے کو خوشتر میں آدگی

گردن مٹی تھے یوں کی شانے کیوں کے  
اٹھے ہوئے تھے یا زون زمین ہر صغیر کے

<p>۴۴ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>	<p>۴۵ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>	<p>۴۶ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>
<p>جو پوچھتا تھا تو نے یو مارا امام کو بسیا ختمہ تھا کا تھا گردن سلام کو</p>	<p>اگے تری عطا کے یہ کیا احتیاج ہو دیار میں تری مراد مقصود آج ہے</p>	<p>سیر پر چار ہے نہ امام امام ہے اسکی گنہگار ہے کو دنیا میں ہم رہے</p>
<p>۴۷ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>	<p>۴۸ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>	<p>۴۹ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>
<p>یہ دُری گو شوارہ عرش اک کا اگلا سہ ہے یہ باغ رسالت نہا کا</p>	<p>کھرا گئی سکینہ جگر تھر اگیا اودشت میں جیتیں کا سر تھر اگیا</p>	<p>لہر دم کر نامہ نے تھر تھر اگیا راضی نہو نامہ مرے لوڈی نہا نے پر</p>
<p>۵۰ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>	<p>۵۱ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>	<p>۵۲ اے تھیں سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار نہایت سے بھلائیوں کا سرکار</p>
<p>لا کر جو فوج نے تجھے دشمن کا سردیا ہر تیغ زن کو تو نے سپر بھر کے زردیا</p>	<p>سدا سنان جتیں بستمہ دن کے گھرانے کھلاؤنگی میں آج ہی لوڈی زمانے میں</p>	<p>برہم ہوا شتی کہ نہ جنت سوا کرو دیدون ابھی میں چھیں کہ اسکو تو کیا کرو</p>

<p>۴۲۱</p> <p>ای فانی غلام سے ازل حادث حسرت بجائے سر سے کھینچے گئی وہ اس پر حسرت</p>	<p>۴۲۲</p> <p>اگر ہر سوز و غم کے یہ بولیں وہ ناتوان بابا چچا کا سو گنا گنا کسان</p> <p>کرتا بھیا میں بد بولگی مقل کے در بیان گنہگار کفن میں مظلوم بابا جان</p>	<p>۴۲۳</p> <p>نہیں چھوٹ پٹ پٹ کر کیا شامیخ انبال کھنکھانے لگا نہایت وہ از بون قبال</p> <p>ازل ہو تجھ پر عافیت تو مرزا جلال انہی میں ہی آل کا تو نے کیا یہ حال</p>
<p>۴۲۴</p> <p>رکھو جو بنت شاہ شہیدان کو بچاؤں سائل ہو اٹھا جو یہ کہا اے کے پاس</p> <p>اگر یہ نصیب دے پورا اتنی نوا و داس مرزا تا اٹھ گیا یہ بی بیو نیا لباس</p>	<p>۴۲۵</p> <p>انہی ٹپ لکڑی دو سو پانچ سو پانچ پڑی ہے اس خیال کی یہ خوفناک خبر</p> <p>وڈی تھی تھی بنت سلیمان نامور ذلت کا یہ سلیب لکھ کہ سر پر نہیں پور</p>	<p>۴۲۶</p> <p>خفا شوقیہ سے اس کلام سے زندگیاں میں مرگ گئے دریا ر عام سے</p> <p>نہیں ہے وہ غرض یہ کہ تو رام سے خوار کی محبت چھوڑ دیا نام سے</p>
<p>طاعت میں میری ہونہ گھر یا دیکھو بچوں سے میرے کھیل کے دل شاد دیکھو</p>	<p>میں بس کہ روح فاطمہ کو شور و خروش ہے تو یہ تو کر یہ نور نگاہ حسین ہے</p>	<p>نے جب سلطنت نہ ریاست عطا کرے ہر دم و لا شاہ ولایت عطا کرے</p>





<p>۴۰          اس غور و محبت پر چرخ آفرین          شوق سے سوئی اور چرخ شمع فرزان          مان ہے یہ صلیب پر تعلق بنوین          اسدی بجی جو تھا آگاہ بر زبان</p>	<p>۴۱          گویا لب شیریں ہیں بہ از قند تھارے          سو جہنما ہونگے یہ لب بند تھارے          یاد آتی ہے عالم کفر و فتنہ کا          اگر وہ یہ بات کہی تجھے کجا تو فتنہ</p>	<p>۴۲          روشن یہ مرا حال ہے ہر شاہ و گدا پر          فاقہ پر شفاعت ہو تو کل ہے خدا پر          گویا لب شیریں ہیں بہ از قند تھارے          سو جہنما ہونگے یہ لب بند تھارے</p>
<p>۴۳          کیا ماضی تھی الماس و جہن          دان تھی شہادت کے لئے تھی جہن          جب قتل کیا تو کیا اچھا تھا جہن          پوچھ کر کہ نہ تھیں وہ قتل کی جہن</p>	<p>۴۴          بان اور سے دماغ پر غیبی کجا          مچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر          پرین تو وہ کہیں جہن کجا          پرین تو وہ کہیں جہن کجا</p>	<p>۴۵          اگر خان کرم لاکھوں ہی فتنہ ہو لا          یان حوصلہ و حرص ہوس تنگ ہو لا          متقول بھی یا مال بھی ہم ہو نیلے بھالی          اور ہاتھ بھی لاشے کے قلم ہو نیلے بھالی</p>
<p>۴۶          اس قدر تھی خوش قسمت کے گلزار          کی شہادت کی شہادت پر اور وار          است کا تھا وہ کیا نہوا سے کا تھا پیار          جو بہ نیت سے بجا لیتے تھے ہر بار</p>	<p>۴۷          جس لب پر ہدایت کی عاتق ہو لب کو          کھو لیگا عود و جوت الکن اسی لب کو          جس لب پر ہدایت کی عاتق ہو لب کو          کھو لیگا عود و جوت الکن اسی لب کو</p>	<p>۴۸          ہر کاسہ سا مثل چرخ برین ہو          اس میں بھی نہ گنیش فیض شہ زین ہو          کیا ماضی تھی خوش قسمت کے گلزار          کی شہادت کی شہادت پر اور وار</p>
<p>۴۹          کسے تھی بہت خالق تقدیر ہے پیارا          بعد اسکے جو پیارا ہے تو چہ پیر ہے پیارا</p>	<p>۵۰          جس لب پر ہدایت کی عاتق ہو لب کو          کھو لیگا عود و جوت الکن اسی لب کو</p>	<p>۵۱          ہر کاسہ سا مثل چرخ برین ہو          اس میں بھی نہ گنیش فیض شہ زین ہو</p>

<p>۴۴۴          کس زبانی خطبہ میں غزوات میں          اور حضرت محمدؐ کی سب جہاد میں          اس عظیم کارنامے کی مدد کی          شہید کی تھی اور اسے تھی وہ اگر</p>	<p>۴۴۵          مسلمان جن کے دل اور مال کا تقاضا          میں نے کی ہے وہ کچھ نہیں سمجھتا          میں نے یہ نہیں سمجھتا کہ میں نے          اور یہ خطبہ میں کچھ نہیں سمجھتا</p>	<p>۴۴۶          انصاف کو غور کر دو منور اللک          وہ طفل ہم دار ہے جس کا تھکا          راضی ہو کہ وہ ہے پیچھے نہ چاہ          استاد کی مجلس سفارش کی</p>
<p>۴۴۷          آغاز کیا گریہ رسولؐ دوسرا نے          اور وعظ بھی موقوف کی محبوب خدا نے</p>	<p>۴۴۸          حضرت نے کہا چین ملا شکر خدا ہے          پر آہ یہ کس کی ہے پر درد خدا ہے</p>	<p>۴۴۹          شہید سے امت نے مگر کیا کیا نہیں          اک میں ہو رو دایا غم مفقادات میں</p>
<p>۴۴۸          آجائے جو کچھ سبب کی ہے          دنیا کی جانی جانتے تو دنیا نہیں          دیکھو کہ یہ کس کی ہے کیا کیا          جو کچھ ہو کر کیا کیا کیا</p>	<p>۴۴۹          بولا کوئی اک سوز و گریہ کیا          آن طفل تھی وہاں غصے میں پرند          حضرت نے مسلم کو مع طفل کیا          حاضر ہوا وہ تو جی سے کیا</p>	<p>۴۵۰          انصاف کو غور کر دیا خدا          غلام حسین اب محمد کا تھا پیارا          تھا جسے ہم دار کا زمانہ گوارا          امت نے رو لایا احوال پیارا</p>
<p>۴۵۱          جب تک خبر آئی بتیاب رہو نگا          اب ہوش بجا ہو گا تو میں وعظ کرونگا</p>	<p>۴۵۲          گر لو آملہ اس طفل کو تو بے ادبی ہے          یعنی یہ ہم آوار حسین ابن علی ہے</p>	<p>۴۵۳          لکھا ہے کہ جب اکبر و عباس ہوے          شہید یہ روئے تھے کہ نبوش ہوے</p>
<p>۴۵۳          وہ جو کچھ کوئی دیکھتا ہے          کہ وہ نہ سمجھتا ہے تو میں نے کیا          کہ وہ نہ سمجھتا ہے تو میں نے کیا          کہ وہ نہ سمجھتا ہے تو میں نے کیا</p>	<p>۴۵۴          آواز میں شہید کی آواز          غم میں ہے اس کا ہر باطل ہی انداز          غم میں ہے اس کا ہر باطل ہی انداز          غم میں ہے اس کا ہر باطل ہی انداز</p>	<p>۴۵۵          آواز میں شہید کی آواز          غم میں ہے اس کا ہر باطل ہی انداز          غم میں ہے اس کا ہر باطل ہی انداز          غم میں ہے اس کا ہر باطل ہی انداز</p>
<p>۴۵۶          کہنا ترے بابا کو قتل ہوتا ہے زہرا          یہ وہ نہیں قتا ہے تیری روتا ہوا زہرا</p>	<p>۴۵۷          شہید کی خاطر سے خدا حافظ دیکھا          میں آج دعا مانگوں گا علم اسکو ملیگا</p>	<p>۴۵۸          آواز نکلتی تھی نہ مولا کے دہن سے          بچانی نہ جاتی تھی خدا شہ کی کہن سے</p>

<p>۴۱ بنا و نقاش غنیمت یون کجیا تر شاہ کے احوال کی جسب یاد رہے خاک شفا بخش پہرہ پر مغز جرم صلب</p>	<p>۴۲ چار دن من سباج کجیا نقارہ طبل دین کون نشان گھوڑوں کی اور زبردہ نقارہ گواہی کے سوا یوں وان</p>	<p>۴۳ عاشق تھا علمدار جو فرزند نبی سایہ کیے آتا تھا حسین ابن علی عزیز علی کی نور علم کا تو شہید چھارت پیا جیو</p>
<p>۴۴ بچنے لگے نقارے نزول شدہ دین کے نئے تخت سلیمان سے سوار تہ زین کے</p>	<p>۴۵ عشرے کو دم عصر فقط شکر غنیم تھا نے طبل نہ نقارہ نہ لشکر نہ علم تھا</p>	<p>۴۶ عاشق تھا علمدار جو فرزند نبی سایہ کیے آتا تھا حسین ابن علی عزیز علی کی نور علم کا تو شہید چھارت پیا جیو</p>
<p>۴۷ وہ کوئیں کسوں کی غنیمت ادبیل کی غنیمت نقارہ کا غنیمت ارواز دین کا غنیمت</p>	<p>۴۸ نہا نام غنیمت کی غنیمت ارواز دین کا غنیمت نقارہ کا غنیمت ارواز دین کا غنیمت</p>	<p>۴۹ عاشق تھا علمدار جو فرزند نبی سایہ کیے آتا تھا حسین ابن علی عزیز علی کی نور علم کا تو شہید چھارت پیا جیو</p>
<p>۵۰ پرچوں کے ہاتھوں سے وہ سب سہ زان تھے یعنی ابن حسین آج کہاں آج کہاں</p>	<p>۵۱ سوار بھی مظلوم علمدار بھی مظلوم اسوار بھی مظلوم تھے رہوار بھی مظلوم</p>	<p>۵۲ عاشق تھا علمدار جو فرزند نبی سایہ کیے آتا تھا حسین ابن علی عزیز علی کی نور علم کا تو شہید چھارت پیا جیو</p>
<p>۵۳ کشتان و درین کا گردن انداز کشتان و درین کا گردن انداز</p>	<p>۵۴ کشتان و درین کا گردن انداز کشتان و درین کا گردن انداز</p>	<p>۵۵ کشتان و درین کا گردن انداز کشتان و درین کا گردن انداز</p>
<p>۵۶ تھی فوج حسینی سے عیان اوج حسینی قربان جلوس وحشم و فوج حسینی</p>	<p>۵۷ تھا نور تو اک سن بن کم و بیش اگر تھے شہید تو خورشید تھے اور سب وہ تھے</p>	<p>۵۸ یاں کتنے وفون قصد قیام شہین ہے شہ نے کہا تا حشر مقام اپنا یہیں ہے</p>

<p>۴۴ کے لئے کیا کیا ہو گا نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>	<p>۴۵ وہ بولے کہ کیا ہو گا نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>	<p>۴۶ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>
<p>فرمائیے دشمنین کو ارادہ ہی کہاں کا سنگر کہا مولائے کہ گلزار جنسان کا</p>	<p>تا بہت ہوا بہترینین انجام سفر ہے بھائی کو ابھی سے نہیں پردہ کی خبر ہے</p>	<p>مظلوم برادر کو جو تشویش بڑی تھی ازمنب عقب پردہ دروازہ کھڑی تھی</p>
<p>۴۷ وہ بولے بھائی نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>	<p>۴۸ سامان آتے ہیں نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>	<p>۴۹ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>
<p>سب کہتے تھے سبز ہوتی ہے فضا ہے خیر تو بہت خوب جگہ آج بپا ہے</p>	<p>۵۰ پر پردہ جو ہو جاؤ گی سور و کے ہو گی سر کھلنے کا شکوہ مرے لاشیروں کی ہو گی</p>	<p>۵۱ یہ لوگ ہیں پولیسوں کے لینے کو آئے پیغام ضیافت ہیں انھیں دینے کو آئے</p>
<p>۵۲ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>	<p>۵۳ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>	<p>۵۴ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ نہ تو اس کی فتنہ فتنہ</p>
<p>حضرت کو بلاتی ہے آرتی نہیں زمین خیمہ میں قدم رکھنے کی نہیں زمین</p>	<p>۵۵ چھن جاوے یا میں گرفتار میں ہوں میں شکوہ نہیں کرنے کی صابری میں ہوں</p>	<p>۵۶ ہزارے عمل میں ہو کر ملک شہر دین ہے کیون فتنہ کیا شہر ہے یہ کوثر تو نہیں ہے</p>

عبدالغنی فریاد کیا کہ تیرے کیا کیا  
یوں صورت پر بھلا خلق کیا کیا  
والتعالیٰ کہ ہے مومنین پر مگر کیا کیا  
ابھی کسی بیگم زبان پانی نہیں

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
لازم تھا تھکین تیرے کیا کیا  
مجان کچھ نہیں تیرے کیا کیا  
سوا ابھی کچھ نہیں تیرے کیا کیا

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
بھائی نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
ابا اب تیرے کیا کیا تیرے کیا کیا

شیر کرنا شہر سے نہیں زیبایا ہے لشکر کو  
ہم لوگ ادھر ترستے ہیں تم اترو ادھر کو

کل صبح کو خیمہ بھی اٹھایو نیکیا نے  
تکلیف مگر ہو نیکیا اب نقل مکان سے

سُن سُن کے یہ غل غلش ہوئی جاتی ہو سکی  
نواؤ بھی جائے دو بھلائی ہے سکی نہ

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
شکر ہے تیرے کیا کیا تیرے کیا کیا  
مجان کچھ نہیں تیرے کیا کیا  
اور تم نہیں دریا بھی اپنے کراؤ

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
بھائی نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
ابا اب تیرے کیا کیا تیرے کیا کیا

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
بھائی نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
ابا اب تیرے کیا کیا تیرے کیا کیا

پر دیکھو یوں خلق کر دو دھیراں کہ دھیرا  
اصغر چھ مہینہ کا ہو اور پہلا سفر ہے

یہ لکے کیے تیرے علم اہل جفائے  
تمشیر علی تھنچنی شمشیر خدا نے

میں خوش ہوں ستائیں یہ محمد کو کھٹ  
گر تم سے نہ وہ صبر چلے جاؤ جف کو

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
بھائی نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
ابا اب تیرے کیا کیا تیرے کیا کیا

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
بھائی نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
ابا اب تیرے کیا کیا تیرے کیا کیا

عبدالغنی کہ تیرے کیا کیا  
بھائی نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
نہ تو کیا کیا تیرے کیا کیا  
ابا اب تیرے کیا کیا تیرے کیا کیا

وہ تو بھلا خیمہ حسین ابن علی کا  
یہ تو نشان بھی نہیں رختائیں کا

کیا ہو گا جو تواج نہ امت کو لڑکا  
کچھ فرق نہ حمید کی شجاعت میں لڑکا

اسم تو کلیہ ترا صدی سے ہلکا  
جس توین تاریخ سی پانی نہ ملیگا



۵۵	عمیاش تمھاری تجھے فرشتے کو گوارا لکین نہیں بربادی اُمت ہے گوارا مُنھے لیے اکبر کی شہادت ہے گوارا سب ظلم گوارا ہیں ہر اُفت ہے گوارا دریائے اگرتا میون نے قبضہ کیا ہے کیون اڑتے ہو کو تو نہیں چھین لیتے
۵۶	عمیاش بھروسے کا نتیجہ پیشہ والا کی عرض دینی خوب ہے جو رفتی اتنا ہر کام تجھ آپ سے دریائے غفلت کیا پڑ آپ کے فدوی کا دیو تو کھانہ بجا تھے بھی سنا میں نے بھی حیدر کی ہوا دریائی ترانی تو مری قبر کی جا ہے
۵۷	شر نہ کہ تحقیق یہ ہے کیا بدن اسی جہاں لگو غیبی ہر باب میں مُردن تم دوست خدا کے ہو کہ خاطرِ دشمن خیرِ خیر اٹھاؤ کہ جسم کرے بی شہون مُنھے جو لگا خیمہ جسم بوسے کیا ہے زیرِ کبر کی نڈا آئی کہ پہلی یہ خلیا ہے
۵۸	موتے ہو سب بولن تو فتنہ نہ لگایا اور یا تو نے گوارے کو غم کو اٹھایا سب فتنے اٹھا جتنا خلیا میں بچایا نہیں ٹیپ نے ادھر منہ نہ کھو بیڑھایا جو پوچھا تھا دیکھ کے اسبابِ جرم کو شیر کتنے تھے دریائے نہ نمان کیا بکو
۵۹	دینی کیا نہ پوچھو نہ پوچھو آئی شیب عاشور تو ہوا جو مسرور کتنے تھے کہ ہو جا شیب کل سکا فتنہ دور خیمہ میں قیعوں کی جلی شبنم بچا تھا سلاں قضا شتون و فدا کر خدا تھا

رباعی

کھانڈہ گرا جو بین زمین بربد اکبر  
 پایا پچا را ہو کے منقطع اکبر  
 لپٹا تھا عشق شب اکبر گواہ  
 کتنے تھے حسین جبکہ اکبر اکبر

رباعی

پیر جہم و خطابی کا پیارا مارا  
 شکنجہ چین کے اُسکا سارا مارا  
 قیدی کیا گھر لوٹ لیا اعدائے  
 کنبہ بھرتا تھا اُسکا مارا مارا

رباعی

تکلیف نہ دکھاتا سب ز سائے بھگو  
 دنیا ہے نہ دولت نہ خزانہ بھگو  
 اور گردشِ افلاک ہم تجھے بینا بھیجے  
 بی بیٹیا ہے جان کے دانہ بھگو

رباعی

رو مال نہ اشکوں کی بجھکونے پائے  
 منتخب لکھتے بھی نہ دھونے پائے  
 کیا جلد بوا ماہِ محرمِ آخر  
 جی بھروسے حسین کو نہ رونے پائے

<p>مرثیہ مرزا دیر ادارہ میں جو جو کی جان بڑی تیر جرات میں یہ جان بڑی تیر رکاوہ خدایت میں یہ جان بڑی تیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر ادارہ میں جو جو کی جان بڑی تیر جرات میں یہ جان بڑی تیر رکاوہ خدایت میں یہ جان بڑی تیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر ادارہ میں جو جو کی جان بڑی تیر جرات میں یہ جان بڑی تیر رکاوہ خدایت میں یہ جان بڑی تیر</p>
<p>ہو گانہ کریم ایسا کوئی روئے زمین پر ہر خاتمہ عقدہ کشانی شیرین پر</p>	<p>ادارہ کا طالب ہوا ہر ایک ہی سے پر عقدہ کشانی نہونی اسکی کسی سے</p>	<p>اس وقت تو شان اسد اللہ دکھاؤ گھیرا ہے مجھے شیر نہم آگے چڑھاؤ</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا جانبی ملک میں کوئی نہ کھلایا</p>
<p>خود بیکس مظلوم گرفتار بلا میں پرسا کر غریبوں کی ہی عقدہ کشاہیں</p>	<p>گھیرا ہے مجھے شیر نے جنگل سے نکلا کر یا صحرایہ ملاح تو مشکل مری مل کر</p>	<p>اسکو نہیں معلوم کہ مولا یہ جفا ہے خود عقدہ کشا خلق کا آفت میں پھنسا ہے</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر ایک بار تو اس عہد میں یہ جان بڑی تیر جرات میں یہ جان بڑی تیر رکاوہ خدایت میں یہ جان بڑی تیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر ایک بار تو اس عہد میں یہ جان بڑی تیر جرات میں یہ جان بڑی تیر رکاوہ خدایت میں یہ جان بڑی تیر</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر ایک بار تو اس عہد میں یہ جان بڑی تیر جرات میں یہ جان بڑی تیر رکاوہ خدایت میں یہ جان بڑی تیر</p>
<p>لا یا فلک ایک دست میں لشکر سی جھوٹا کر اور شیر نے گھیرا وہاں شمعوں کو ٹکرا کر</p>	<p>یہ شیر نیشاں کا تو خالق کا اس سے ہے یا شبہ الہی بدو سے وقت مدو سے ہے</p>	<p>اندازت ہے یہ حسین ابن علی کو طاہر نہ کمین اوٹا لین ناموس ہی کو</p>



<p>۴۱۰          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>	<p>۴۱۱          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>	<p>۴۱۲          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>
<p>سرتاقدم خون سے تم اپنے بھر ہو          کیا در دیو جوتاہ کلیے پر دھسے ہو</p>	<p>آیا جو بہانہ این شہنشاہ عرب ہے          یہ قاطعہ کے دودھ کی قوت کا سبب ہے</p>	<p>جلاد مرے قتل کے مشتاق کھڑی ہیں          لاشے مری فرزندوں کے مقتل میں پڑی ہیں</p>
<p>۴۱۳          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>	<p>۴۱۴          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>	<p>۴۱۵          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>
<p>جو تکیو تاتے ہیں عجیب کا بھی دین ہے          کیا قاطعہ کی آہ کا ڈراٹکونین ہے</p>	<p>خاتون قیامت بے امداد نہ پہونچی          کیا کان تلک اسے یہ فریاد نہ پہونچی</p>	<p>اسبیل کے مری شہر کے مختار بنو تم          میرے مرے لشکر کے بھی سالار بنو تم</p>
<p>۴۱۶          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>	<p>۴۱۷          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>	<p>۴۱۸          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو          کیا کوئی ایسا ہے جو شہر عالم تیرا کیا ہو</p>
<p>ایک بھائی گلہ کسکا کردن شرم جیاد          یہ نامانی امت نے مرا حال کیا دی</p>	<p>زہر نے اوت عجیب میں درسی ہے          اب بھی مکتل کی زمین جیاد رہی ہے</p>	<p>لشکر نے مقتل میں تری جاؤنگا مولا          میں آل محمد کو بھی لے آؤنگا مولا</p>



<p>۱۰۰ مگر بیان بہت سید والا فرمایا ہے کہ یوں تقدیر کا کھانا والتدبیر کہ خبر صادق ملانا پہنچے بہت خبروں کو کہ میرا کھانا</p>	<p>۱۰۱ اور میں نے کھانے کا نہیں کیا ناگاہ فرنگی نے غنا چا کر بلانہ مری بات تو مانی کر لی</p>	<p>۱۰۲ سید انیاں بھی نرغہ اعدا میں پھنس گئی سرستے بنی زادیان بلوے میں پھرنی فر دوس کے رستے میں لگاتے ہو جاؤ اس ماحی کو کلمہ تو پڑھاتے ہو جاؤ</p>
<p>۱۰۳ جہاں میں کیا ان ترنگی میں تیار جب سے مٹا کر سفینہ تیار مردار کو کھانا پر شیرازی فر دوس کے سب کچھ بھی ہون لاری</p>	<p>۱۰۴ اور اپنے گھر میں بھی کھانا اجازت سے کھانا نہیں کھانا تیار نہیں میں یہ نور و شرف کھانا</p>	<p>۱۰۵ ہم گو کرتی فوج کے سالار بن گئے عباس کماں میں جو علمدار بن گئے شہید کی قوت سے عیان زور خدا ہے کیا صاحب اے از ہے کیا عقدہ کتا ہے</p>
<p>۱۰۶ وہ دلا تو ساتھ چلے تو نہ ملے جہاں میں کہ کوڑا تو سے اعلیٰ ہو نہایت سے کہ یہ بات کہ کھانا قانع ہی کہ میں میں کھانا</p>	<p>۱۰۷ کھانا کو خف سے نہ خبا کیا کہ میں کھانا کھانا نہایت سے کہ یہ بات کہ کھانا</p>	<p>۱۰۸ وہ قتل ہوں ہرگز نہ گوارا نہیں مجھ کو امت سے زیادہ کوئی پیارا نہیں مجھ کو ہر وقتے میں درم خیمہ میں کہ ہر طرے اور خیمے کے دواڑے پر اک تیرا کھانا</p>



۱۰  
سلام  
آنکه جو کر بلا بین جو غم دیو چاک  
تجاعد الو علم با صد الم دیو چاک

۱۱  
بر غنچه لب شنگی اعدا سے یانی کا لک  
جک سبیل جان ستر کم دیو چاک

۱۲  
فک پر لکڑی سے لکڑی غنچه لب  
تجعد الو علم دیو چاک

۱۳  
جک شنگی دیو چاک  
لاشک جاکے اوکی دیو چاک

۱۴  
سلام  
آنکه جو کر بلا بین جو غم دیو چاک  
تجاعد الو علم با صد الم دیو چاک

۱۵  
ن پاسته غم شنگی اعدا سے یانی کا لک  
لاشک جاکے اوکی دیو چاک

۱۶  
شاه کو بیرون شنگی اعدا سے یانی کا لک  
لاشک جاکے اوکی دیو چاک

۱۷  
آنکه جو کر بلا بین جو غم دیو چاک  
تجاعد الو علم با صد الم دیو چاک

۱۸  
سلام  
آنکه جو کر بلا بین جو غم دیو چاک  
تجاعد الو علم با صد الم دیو چاک

۱۹  
ن پاسته غم شنگی اعدا سے یانی کا لک  
لاشک جاکے اوکی دیو چاک

۲۰  
شاه کو بیرون شنگی اعدا سے یانی کا لک  
لاشک جاکے اوکی دیو چاک

۲۱  
آنکه جو کر بلا بین جو غم دیو چاک  
تجاعد الو علم با صد الم دیو چاک

<p>۴۴          غمزد و صاف و خوش خلق و گاه          گاه خفا و گاه شین زیر چادر          در سلسله جبین نیکی و کجی          در سلسله جبین نیکی و کجی</p>	<p>۴۵          غمزد و صاف و خوش خلق و گاه          گاه خفا و گاه شین زیر چادر          در سلسله جبین نیکی و کجی          در سلسله جبین نیکی و کجی</p>	<p>۴۶          غمزد و صاف و خوش خلق و گاه          گاه خفا و گاه شین زیر چادر          در سلسله جبین نیکی و کجی          در سلسله جبین نیکی و کجی</p>
<p>جو گرتے ہیں تو تمہارا نیزہ مارے ہیں          وہ رو کے حیدر کو مار دیکھا دین</p>	<p>جو باسی کے لعین نیزہ لسنے دراتے ہیں          خدا کے واسطے بچے اچھین ملاتے ہیں</p>	<p>کما نیزہ دے لیا آسمان کو دیکھا          وہ رو کے بولی کہ خالق کی شان دیکھا</p>
<p>۴۷          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا</p>	<p>۴۸          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا</p>	<p>۴۹          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا          یہ ایک منہ بھٹکا منہ بھٹکا</p>
<p>بلند کرتی و فریاد یا علی زینب          چلو نیزہ دے دربار میں علی زینب</p>	<p>ٹھہرتے تھے تو عدو غصہ سے بکارتے تھے          خوزایوں کو نیزہ زون کی طرح مارتے تھے</p>	<p>رہائی اہل عامی کی یہ اسیری ہے          ارے شقی یہ اسیری نہیں اسیری ہے</p>
<p>۵۰          او دھڑلے کی مالداری          خباب کی مالداری          خباب کی مالداری          خباب کی مالداری</p>	<p>۵۱          او دھڑلے کی مالداری          خباب کی مالداری          خباب کی مالداری          خباب کی مالداری</p>	<p>۵۲          او دھڑلے کی مالداری          خباب کی مالداری          خباب کی مالداری          خباب کی مالداری</p>
<p>سکینہ کستی تھی ماں چاہ نہیں چاہا          اشارہ کر لی تھی ماں چاہ نہیں چاہا</p>	<p>بھڑی تو ایک ہی بر طرد و نمایاں          نیزہ چوبیسویں تھے تھکاوہ و نکال</p>	<p>حسین بکارا ہماری خواہر ہے          علی کی آئی تھی میری بیاری و خواہر ہے</p>

[illegible]



[illegible]

و اما در این دنیا که درین بابا کی خون بگریخته است	پیران که چو پیران گشتند عجب تیران	سواران چهل و بیست و پنج و صفا در کبار	ملاط
---	-----------------------------------	---------------------------------------	------

قدیر کیا کهون بین دل به چو شغ غم کاه	که قتلگاه مین اب داخله مردم کاه
--------------------------------------	---------------------------------

ای عزیز از اسباب آدمی که در این دنیا	کلک بپایانده غیر انسان جی	بلایان و شمشیر است سبب مرگ است	فصل
--------------------------------------	---------------------------	--------------------------------	-----

ای که خوار دل که در این دنیا	در این دنیا که در این دنیا	بیا که در این دنیا	بیا که در این دنیا
------------------------------	----------------------------	--------------------	--------------------

<p>۱۷</p> <p>عیاش کی جتنی باتیں تھیں کیا نہ طعنداری و سفاکی ادا کی میں نے تو بے لعل و مست شاد شہلا کی اور یہ وہ عیاش ہے باز سے وفا کا</p>	<p>۱۸</p> <p>اگر تیرے درمیان چلایا نہ ہے اب تو نہ عیاش علی صحت تیرے جنگوی چار کے بجائے تیرے</p>	<p>۱۹</p> <p>اگر کربا نا تو نے کہہ تو تیرے بمان جا بھی لوں گا کہ تیرے نہ وہ عیاش ہے باز سے وفا کا</p>
<p>۲۰</p> <p>بالو کی اطاعت میں کر لیتے رہا تھی سبجا دیہ اگر یہ سکینے پر فدا تھی</p>	<p>۲۱</p> <p>دو داغ زانو لیے کا ترا میس جگر میرے کچھ کسنا ہے جھٹے مجھے آنکھ کے در میرے</p>	<p>۲۲</p> <p>اب ٹھکڑی آہن کی ہے اور ہا سہارا کیا فائدہ جو قید ہر دم سات رہا</p>
<p>۲۳</p> <p>کچھ اپنے نڈالے کا یہ غم تھا آوار پر تھاجی انہیں کہ بوجہ ہوئی گرا کتنی تھی آمد حیف ہے بیچارہ جیسا بالو کا پیر سر کیا اٹھا رہا ہیں</p>	<p>۲۴</p> <p>من لے عیاش کیسے تیرے قضا عیاش کی بوجہ کو یہ دور کے بچار یہ عیاش کیا شہر فدا رہا تھا گر وہ سناسناسی کس کو دے کئے کلا</p>	<p>۲۵</p> <p>ساقی انجین میں کیا چاڑھ رہا نہ وہ عیاش ہے باز سے وفا کا اور میری جو قوم چھوڑ کر گیا تکلیف میں ہی لو گیا جو بن کر گیا</p>
<p>۲۶</p> <p>سید انیوں کے تھے کے بین جہ پشیمانی یردہ کے وہ بانوے میکس کا کھڑی تھی</p>	<p>۲۷</p> <p>دارت نہیں اب ہمیں خدا جانے کیا ہو اچھا تو ہے اس وقت میں تم سے جدا ہو</p>	<p>۲۸</p> <p>یہ تم نہ گھبرا کہہا کرتی تھے بالو میں تم سے جدا کرتی تھے بالو</p>
<p>۲۹</p> <p>لکنا ہر غارت کیلیے آئے جو کفار تب شہر کا ابھی وقفہ ہے نہ وار اس خیمہ میں بوجہ عیاش واقف ہو میری پہن کی چوڑا چا</p>	<p>۳۰</p> <p>انیا توئی انا بھی تو غدار کیا نظام میں کبھی تیرے نہیں کیا کیا چا چاروں پہ کیا اور ملائے کیا این قیامت میں چھوڑ چا</p>	<p>۳۱</p> <p>جیسے ہوں جان میں بیکر میں تیرے اگر تو تھیں کہ سہا بچیں تیرے حسرت نہیں اگر نہیں ہو آئی میں تقدیر نہ چاہوں کہ تیرے میں</p>
<p>۳۲</p> <p>غرت بھلازم ہے امان اسکو میں دوں گا بے خوف رہا ازینیت کلوم کی نوں لگا</p>	<p>۳۳</p> <p>اوقت ہے مصیبت ہو اسیری ہو بلا ہے تم چھوڑ دو اب ہکو ہمارا بھی خدا ہے</p>	<p>۳۴</p> <p>اس وقت مصیبت میں تیرا ہی میں جرم میں ہر وقت ملاقات میں تم ہی میں رسم میں</p>

[illegible]

[illegible]





[illegible]

۱۰۰  
اور سب کو سزا دینا ہے جس کو چاہا  
مناجات بخون قہر کی نظر ہوا یا

۱۰۱  
کیا باغیوں نے تیرے علی گڑھ کی  
کیا باغیوں نے تیرے علی گڑھ کی

۱۰۲  
اب سب کو سزا دینا ہے جس کو چاہا  
مناجات بخون قہر کی نظر ہوا یا

دیکھا کر گلے ملنے کے ارمان برسے ہیں  
بھید لائے ہوئے ہاتھوں کو مرقدین کو

اگر خلق کو گٹھوا چکے ہو آؤ مری جان  
آمت کو جو جٹا چکے ہو آؤ مری جان

روٹی پر وہی صاف مری دل کو خبر ہے  
وہ پتہ میں ہر اور صبح میری کا سفر ہے

۱۰۳  
دو کر کے سزا دینا ہے جس کو چاہا  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا

۱۰۴  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا

۱۰۵  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا

جانے دو غنہ میں مجھے جھوڑوں میں  
ہم تم ہمیں اک قبر میں اور ایک گفن میں

تسلیم درضا بیٹی کو کھلائی تھی زہرا  
پہلوے شکستہ مجھ کو کھلائی تھی زہرا

ایک نانا اٹھو قر سے امداد کی خاطر  
سب بھائی کو آئے ہیں میں قریب کی خاطر

۱۰۶  
دو کر کے سزا دینا ہے جس کو چاہا  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا

۱۰۷  
دو کر کے سزا دینا ہے جس کو چاہا  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا

۱۰۸  
دو کر کے سزا دینا ہے جس کو چاہا  
نما کی تمہیں کہیں غنہ نہ پایا

کیا انڈیا کو شہر پر سر چکی زمین  
ہمیں کو شہر میں سر کو شہر کی زمین

کھتی تھی کہ اب موت کے گھر چلتے ہو گھری  
یاں کھیتوں پھر لو کہ جھوڑ کے تنفری

صنعا کو ہوائے کیے جاتے ہیں اصل کے  
انصاف کو قبر منور سے نکل کے



<p>۱۴۴          کافور کا نصرت جو کجا سواری          اور تیرے سواری تیرے قہر سے تیری          پیدل بی بی بن حاضر ہوئی</p>	<p>۱۴۵          یاد دیا جاوے گا نصرت جو کجا          میلان شہادت با دین میں کجا          منزل نہ دیکھو تیرے کجا</p>	<p>۱۴۶          تاکہ ہوئی اور کجا نصرت جو کجا          اس سے کجا نصرت جو کجا          قافلہ سو جو دیکھو تیرے کجا</p>
<p>۱۴۷          ہستے میں نقابت مروجہ تیرا رنگی بابا          یا قافلہ کمر میں سنبھل جاؤ گلی بابا</p>	<p>۱۴۸          پوشیدہ کیا تھا یہ سیاہی نے قمر کو          معلوم نہ تھا قافلہ جا تا ہے کہ ہر کو</p>	<p>۱۴۹          پیروں کا جوا لون کا مددگار نہیں ہے          اب قافلہ لٹ جائیگا سالار نہیں ہے</p>
<p>۱۵۰          کمر نصرت جو کجا نصرت جو کجا          اور نصرت جو کجا نصرت جو کجا          بابا کی بلا نہیں کجا نصرت جو کجا</p>	<p>۱۵۱          وہ رہے کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا</p>	<p>۱۵۲          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا</p>
<p>۱۵۳          صد مہم چین ہوتا ہر میں اب کجا نصرت جو کجا          لوہوش میں آؤ میں مدینہ میں نہ ہوئی</p>	<p>۱۵۴          ماؤں کے گلے میں نہ جدا ہوتے تھے بچے          مان ناؤں پر تھی اور روتے تھے بچے</p>	<p>۱۵۵          تھک کر کہیں کیا بیٹھ رہے راہ بھائی          یوسف کی طرح گر رہے کیا چاہ میں بھائی</p>
<p>۱۵۶          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا</p>	<p>۱۵۷          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا</p>	<p>۱۵۸          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا          نصرت جو کجا نصرت جو کجا</p>
<p>۱۵۹          لکھا ہر کوئی رات نہ مومتے ہوئے گزری          سب راہ بنی آزاد سے کور تہ ہو گزری</p>	<p>۱۶۰          اس سے میں بار گراں دوش پر سر ہے          اسی موت تمام قد پشیر کہ ہر ہے</p>	<p>۱۶۱          ناشاد میں تو رہی اور کھو گئے بھائی          موجود ابھی تھے ابھی لم ہو گئے بھائی</p>



<p>حلم کون کون کی طرح کھینچے گی کہ مراد نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>	<p>حلم عجب اس کی طرح کھینچے گی کہ مراد نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>	<p>حلم نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>
<p>کیون چھوڑ دیا پہلو سے سلطان من کو اکل تو سنی تم دولہ کو بھو ادون دھن کو</p>	<p>عباس کین رستہ میں پائیں خدین کو اندگری کہ ہی کے آئیں مشہ دین کو</p>	<p>ابن علی ندکا ہیکو اب ہو سکا آنا شہر حری قبر پر ہوتے ہوئے جانا</p>
<p>حلم کون کون کی طرح کھینچے گی کہ مراد نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>	<p>حلم عجب اس کی طرح کھینچے گی کہ مراد نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>	<p>حلم نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>
<p>لو اب بھی خبر لاؤ حسین ابن علی کی ورنہ بھی صورت بھی نہ دیکھوئی کسی کی</p>	<p>سب لوگ سرک جابن ادھر اور ادھر کے ایک ہی پروردگار میں ڈھونڈوئی اتر کے</p>	<p>زینب ہی کھینچے گی کہ مراد یہ سننے میں روتا ہوا چھوڑ آیا پد کو</p>
<p>حلم کون کون کی طرح کھینچے گی کہ مراد نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>	<p>حلم عجب اس کی طرح کھینچے گی کہ مراد نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>	<p>حلم نہ تھے اپنی شہرہ ناموں پر کہیں کہیں نہیں کھینچے گی کہ مراد نہ تھے کہیں کہیں جو بولیں کہ مراد</p>
<p>چون خبر دار ہو جائے میں بھی اک دم میں میں ہر نیکی سلطان ام بھی</p>	<p>ہنس کر کہا زینب نے لو بھیارے آئے جلائی سکینہ کہ لو بابا مرے آئے</p>	<p>مر جاؤ لگا میں کہہ دو عباس بنوئے تب کیا کروں جبکہ یہ سب پاس بنوئے</p>

انقص ہوئی گنج کی شب کی سیاہی	حسرت طوف منزل مقصد ہوے راہی	بیکریب و بلا ہو چہ تو آئی یہ تباہی	بہج ہوئی بچان پہ پائی کی منہاوی
------------------------------	-----------------------------	------------------------------------	---------------------------------

خاموش و بیر آگے نہیں تاب قم ہے		حال شب عاشور قیامت و کرم ہے
--------------------------------	--	-----------------------------

بہاؤ بخشش گنج ہوئے رونے	بہج گئے رونے جبکہ ہوئے رونے	چاہتیں ابس پر کور وئے اب	خسار ابھی گھٹ گئے تھے رونے اب
-------------------------	-----------------------------	--------------------------	-------------------------------

جگمگایں گم بکریں کا خیال آتا ہے	صاحب درد کو افسوس کس آتا ہے	سرفروغ تیرے پر پھلاش کو چوٹ دین	پہنچ کر سین الیسا بھی نوال آتا ہے
---------------------------------	-----------------------------	---------------------------------	-----------------------------------



<p>۱۰          بر علی بن خدا کا محبوب          اب فرستے کی گئی تھی اس کا ہر ایک          بہ لطف علیؑ کی گئی تھی اس کا ہر ایک          بہر علیؑ کی گئی تھی اس کا ہر ایک</p>	<p>۱۱          کھجور حبیب از علیؑ کی گئی تھی          فریادی نہ کرے نہ ہو اس کی گئی تھی          جو جی جی پہ پہ بیان کی گئی تھی          تو نہ کسی آواز میں یہ بیان کی گئی تھی</p>	<p>۱۲          انکسری فاضل کی گئی تھی اس کا ہر ایک          انکسرت بدندان کی گئی تھی اس کا ہر ایک          آئی یہ از اب تو وقت نہیں کی گئی تھی          پہلے اسے ترا دست خدا ہو گیا یہ کی گئی تھی</p>
<p>۱۳          کہتے تھے ہم بھی جناب احدی میں          یار مجھ لکھتے تھے تو کجستان علیؑ میں</p>	<p>۱۴          لے لطف علیؑ نے لب اعجاز علیؑ ہے          پر دے میں علیؑ تو نہیں آواز علیؑ ہے</p>	<p>۱۵          کافی یہ کف دست ہی ہر بندہ رب کو          کرتا ہوں عطار نق اسی ہاتھ ہی سکو</p>
<p>۱۶          تو کہتے تھے حضرت صادق علیؑ میں          مگر صد زبانی کہتے تھے میں          کہتے تھے میں نے ہی اودے میں          بہر علیؑ کی ایک ایمان نہیں کیا میں</p>	<p>۱۷          جو کچھ تیرے علیؑ کی گئی تھی          اور کچھ تیرے علیؑ کی گئی تھی          جو اس سے ہم آواز علیؑ کی گئی تھی          تا جو ہی تو میرے لذت کچھ کیا میں</p>	<p>۱۸          فقر کھانا اب ہی ہر وقت میری          جو کچھ میں ہوتی نہیں کسی          جو کچھ میں تھا نہیں قدرت کی گئی تھی          تو کھانا ہی اس سے تبار کی گئی تھی</p>
<p>۱۹          مومن ہر جس کو کہتے تھے علیؑ کی          جو تیری نبوت سوا امت پر علیؑ کی</p>	<p>۲۰          سن میری زبانی تو صدا میرے دل کی          شاہد میرے آواز زبان حق ہی علیؑ کی</p>	<p>۲۱          کرتا ہوں او اسکر عطا سے ازلی کو          بچا نا مید اللہ کو اور جانا علیؑ کو</p>
<p>۲۲          معجز ہر سبب مومنو جانا          اذنی کا وہ تار پڑھ کر کوئی جانا          اس کے پیرین آواز علیؑ کا تھا جانا          بندہ کیا یہ قدرت کا تھا جانا</p>	<p>۲۳          کہتے تھے میں نے خدا کیا          کہتے تھے میں نے خدا کیا          کہتے تھے میں نے خدا کیا          کہتے تھے میں نے خدا کیا</p>	<p>۲۴          اعدا کو کچھ بگوں کہ مرزا دان          کیا ہو کچھ دریا سے فزون غم کیا          کیا ہو کچھ دریا سے فزون غم کیا          کیا ہو کچھ دریا سے فزون غم کیا</p>
<p>۲۵          باہر جو محمد تھا تو برے میں علیؑ تھا          اک از منی حق کا تھا اک راز علیؑ تھا</p>	<p>۲۶          کیا دیکھتے ہیں دست زبردست علیؑ ہے          نائن دہی چہرہ ہی انگشت دہی ہے</p>	<p>۲۷          آگاہ اس آواز سے سب حب دل میں          اگر حب علیؑ ہے تو یہ سب جرم جل میں</p>

<p>۱۰۰          گویا سب سے بڑا کیونکہ ازاد          خالق نے لاکھ کروڑوں علی پر          شکیار کیا تو کیوں نہ ہو</p>	<p>۱۰۱          اس کی محبت کی بیکار          جو خدایا ہے یہاں تک          کیوں نہ ہو</p>	<p>۱۰۲          عجب دیر خدایا          لاشے کی قبر میں زرد کیلک          عجب دیر خدایا</p>
<p>۱۰۳          پتیا ہے اچھی شیر مگر شیر خدا ہے          یہ شیر خدا ہے ہی شیر خدا ہے</p>	<p>۱۰۴          منہ بوجہاں جنگ کا اسباب تھا اس کا          بے مثل پرترہ بھی نایاب تھا اس کا</p>	<p>۱۰۵          امت نے جو شیر کا سر کاٹ لیا تھا          لاشے کو برہنہ کیا یا مال گیا تھا</p>
<p>۱۰۶          اللہ نے خلق کو فخر بخشا          کا نام عبد و بندہ کا          لاکھ لاکھ تھیں خود بخود</p>	<p>۱۰۷          لکھا کہ حضرت اسی غنی تم          فداکار بنی فضل اسی غنی تم          خدایا خدا و مرسل غنی تم</p>	<p>۱۰۸          اس کی محبت کی بیکار          اس کی اطاعت کا فخر          اس کی محبت کی بیکار</p>
<p>۱۰۹          کیا حشر میں دکھ لایا گناہ حق کے دلی کو          فرما کہ میں باندھا سر خدا میں علی کو</p>	<p>۱۱۰          دنیا پر اس کی جگہ کب مد نظر ہو          جب بشت پر محبوب خدا جاے سپر ہو</p>	<p>۱۱۱          شرمندہ علی رکھے سر اپنا جھکا کے          برحق سے کچھ استہ کمال کو ہلا کے</p>
<p>۱۱۲          لکھا کہ بیکار          خدایا ہے یہاں تک          خود بخود خدایا</p>	<p>۱۱۳          کیا بیکار          وہ لاکھ تھیں          خدایا ہے یہاں تک</p>	<p>۱۱۴          عجب دیر خدایا          لاشے کی قبر میں زرد کیلک          عجب دیر خدایا</p>
<p>۱۱۵          اور بولے مری روح بہت روئیں گی بھائی          جب لیش تری خون میں تر ہوئیں گی بھائی</p>	<p>۱۱۶          مانڈ زرد سب کا نگہبان علی ہے          حید زرد فوج رسول عربی ہے</p>	<p>۱۱۷          تم سب کو رہ فقر میں ثابت قدمی ہے          یان خوان کرم میں نہیں نعمت کی کمی ہے</p>



۱۰۰ بہارِ حبیبی کا خاکہ کشتہ کا نام سے طرب جو کہو اور سب کا مصلوب کتبہ جو طرب بہارِ حبیبی میں بھی لایا گیا ہے	۱۰۱ مملو طرب سے بلورین طبق آیا بھوکوں کے لیے بدیرہ درگاہ میں آیا	۱۰۲ رکھا دین شیر خدا میں جو طرب کو استادہ بھی ہو کے جھکے سجدہ رب کو
۱۰۳ اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا	۱۰۴ بھجی طرب تر طبق خشک پہ ہر مہین درِ شب بھی یاس بھی ترے خوانِ کرم میں	۱۰۵ اور وہ مہنسا و مرہا کا کیا تھا میکال و سرفیل نے بھی ساتھ دیا تھا
۱۰۶ بہارِ حبیبی میں جو طرب نہ بنایا اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا	۱۰۷ بہارِ حبیبی میں جو طرب نہ بنایا اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا	۱۰۸ بہارِ حبیبی میں جو طرب نہ بنایا اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا
۱۰۹ بہارِ حبیبی میں جو طرب نہ بنایا اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا	۱۱۰ بہارِ حبیبی میں جو طرب نہ بنایا اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا	۱۱۱ بہارِ حبیبی میں جو طرب نہ بنایا اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا

اور وہ مہنسا و مرہا کا کیا تھا  
میکال و سرفیل نے بھی ساتھ دیا تھا  
بہارِ حبیبی میں جو طرب نہ بنایا  
اب کتبہ و بابا تو ہے خالقین  
نہاں میں مملو کا بیون میں جو طرب  
گراد کو کھلائے تو طرب تاباں کیا  
خالق بھی ہے جلیب نہ بنایا دیا

[illegible]



<p>۴۵</p> <p>وہ دونوں برابر جو گلے میں چکے باب</p> <p>شیش پیر سے فرمایا سنو ای سے پیر</p> <p>تھے آپ کے نانا سے جو انداز بہار</p> <p>عباس بھی آؤ گلا یو بین کا تمہارے</p>	<p>۴۶</p> <p>وہ جو منو دوا چکر منجنا رکھو پیر</p> <p>ماں کو لکھو بھیجے پیر تو کیم کیا</p> <p>تفطیم کر آئی وہ بچی نہ ہٹا</p> <p>بہن کے کا وقت ہے ماحرست و دردا</p>	<p>۴۷</p> <p>کچن کے گود میں بیان آئی جو پیر</p> <p>موجود ہے اراج حسین و حسین</p> <p>کچن سے بونہار تے بین بطن میں کیم کیا</p> <p>از سر جو علی سے ہمیں پر ساد علی کا</p>
<p>کیا کیا نہ اطمینان یہ تیرا بھائی کر گیا</p> <p>اکدن تری بی بی کی یہ سٹھائی کر گیا</p>	<p>جلاد نے شیعوں کے مددگار کو مارا</p> <p>داماد بنی حیدر کرار کو مارا</p>	<p>آگاہ ہو آگاہ مقدر سے ہمارے</p> <p>مان بھی اٹھیں بابا بھی اٹھے شہزادے</p>
<p>۴۸</p> <p>کیسویں شب بھی کدفا کرتے شکیہ</p> <p>اور جانب الہند و ہمچہ کرتے شکیہ</p> <p>زینب نے کہا جانب کو تو کرتے شکیہ</p> <p>غل صیادوں میں ہوا لومر کرتے شکیہ</p>	<p>۴۹</p> <p>وہ جو منو پیر گئے بے وارث دوا</p> <p>و غنیمت اعلیٰ کو سدھار نہ عالی</p> <p>میر نے کہتے ہیں یہ شکیہ کے مولیٰ</p> <p>نہیں کو نین کی مسند ہوئی خالی</p>	<p>۵۰</p> <p>بابا کو اب غلطہ زینبوں دامن</p> <p>خاموش و سیکر کیا کہ ہر دل دہم دہم</p> <p>ہلے بین فلک کا نینبا شب خوش منظم</p> <p>عید رمضان ہے ہمیں عاشور محرم</p>
<p>فریاد ہو خالق کی دروہائی ہو مہی کی</p> <p>رحمت ہوئی دایا د رسول عزتی کی</p>	<p>سر پٹ کے جبریل یہ چلاتا ہے پیارو</p> <p>تا بہت علی سو سے بچھن جاتا ہے پیارو</p>	<p>سادات میں جبریل دور ہو اور ناکستی ہو</p> <p>بھر عید کے آنے کی نہیں خاک غمشی ہو</p>

رباعی

مبارک خزان سے جو کوئی باغ ہوا  
تو فصل بہاری نے اسے کنبہ کیا  
سکھایا لٹا باغ محمد افسوس  
سنو بار بہار آئی نہ بھولانہ بھلا

رباعی

جب خلق کٹا فاطمہ کے دلیر  
غل تھا کہ ہوا خاتمہ غیب کا  
کرتی تھی زبانِ تیغ تین ترنوی  
کیا شک تھا اس شکر گلہ سرا کا

رباعی

اوسے پیغم باہوشم، عالی ہے  
اور سرگر کسی نے بھی نہیں مالی ہے  
اللہ کے غریقِ رحمت سب کو  
اس پر ہمیں کس کی جگہ خالی ہے

رباعی

ماں کی شیریں کی تو پیو پیو  
میں انکسلس بیان موتی کی ٹری  
اے مومنم شکر ہے پوپے بہ  
وہم اپائیں قرش دوتی تو کمی



<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>
<p>دہ شہ پہ فدا ہو گئے سبب فدا ہیں کیا فدیہ شہ پہ بھی مقبول خدا ہیں</p>	<p>نہ کہتے تھے زینب مر کی کیا بخت کو ہیں محبوب تو ہیں ایک خون عاشق مر دہ ہیں</p>	<p>راہی طرف کو ذور ہمارا کا پس ہے اب بختیں پاک کا دنیا سے سفر ہے</p>
<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>
<p>قربان رہا کرتے تھو یوں قیلہ دین پر جن فرض ہے عہد کا طواف اہل یقین پر</p>	<p>آویگی بلا آپ یہ یہ بات کہی ہے زینب اہلین صدقے کے یوں پاں ہی ہے</p>	<p>یہ غلط ہے آل رسول عربی کا کل صبح کو ہے کوچ حسین ابن علی کا</p>
<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کریا این فاضل خست زان ملطی ای تو فان شبنم خست مل طهر اگر عجب ار شرف یخ سبب بقدر</p>
<p>صفین میں کیا نام کیا حق کے دلی ہے کاما پر جبریل تو کس طرح علی نے</p>	<p>نوشاہ نہیں یا نہ نہیں اہل دفا ہوں پروان چڑھیں یا نہ چڑھیں پتہ فدا ہوں</p>	<p>لیکن ہوں مگر زور ہر خالق کی مدد سے خصت کو گیا تھا ابھی تا نا کی حد سے</p>



[illegible]

<p>۲۵۰ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>	<p>۲۵۱ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>	<p>۲۵۲ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>
<p>دیکھ کر مرقع ہیں یہ تصویر علی کے جو بھی یہ دکھلائیے شمشیر علی کے</p>	<p>اگر یہی پہل جاؤ گی فرزندوں کے غم میں برصغیر میں آسٹریا بھائی کے الم میں</p>	<p>اگر یہی پہل جاؤ گی فرزندوں کے غم میں برصغیر میں آسٹریا بھائی کے الم میں</p>
<p>۲۵۳ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>	<p>۲۵۴ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>	<p>۲۵۵ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>
<p>کیا انہی بنا ہوئیں طاقت ہر شاکی اک شخص کی تصویر ہے اگر نور خدا کی</p>	<p>اولاد کے بھی درد کو پہنچاتے ہیں ہم سب جانتے ہیں اور نہیں کچھ جاؤ ہیں ہم</p>	<p>یاد بھی کر ایک ایک نے یاں ست جفا در کھلے دوزخ کے او دھر حکم خدا</p>
<p>۲۵۶ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>	<p>۲۵۷ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>	<p>۲۵۸ نہ پڑھتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات نہ سنا دیتا ہے اور غیبی کی بات نہ دیکھتا ہے اور غیبی کی بات</p>
<p>دیکھو تو خواہ کر یہ کیا کرتی ہو زمین اک بھائی یہ دلال فدا کرتی ہو زمین</p>	<p>زمین کے تو رونے کا یہ دسواں نمونہ آسمان کی تہی کا نہیں پاس ہے نمونہ</p>	<p>پر ہر کس نام کو نہ غم ماریو بھائی نہ غم و سعد کو لا کار یو بھائی</p>

<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>	<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>	<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>
<p>انوارِ عدو کو متفرق یہ کیا تھا          تلواروں کی بھی میانوں کو جو چھوڑ دیا تھا</p>	<p>اپنی نہیں کچھ فکر ہے ہم قتل ابھی ہوں          یہ حال پر امان نہ کہیں دیکھ رہیں ہوں</p>	<p>جا کر یہ کہو خدمت سلطانِ زمین          گرا در کوئی بھانجا ہو مجھ بدورن میں</p>
<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>	<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>	<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>
<p>تقسیمِ تقسیم علی تھی تن و سر کو          دو ٹکڑے ادھر کرتے تھے دو ٹکڑے ادھر کو</p>	<p>سینے یہ تو سینہ تھا جہیں خم تھی جہیں پر          آپسین گلے گلے گرے دونوں زمین پر</p>	<p>فادے سے کئی دن ہوا درخشاں ہے          لاشوں کے اٹھانے کا بھلا زور کمان ہے</p>
<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>	<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>	<p>مرثیہ          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے          کیا ہے کہ تیرے ہونے سے</p>
<p>ہمیشہ اب آکھوں فرزندِ یمن تو لگا          جب ہونے جو ان تیغِ علی کی اہٹیں تو لگا</p>	<p>اچھا ہر غریبوں کا اسی طرح سفر ہو          مادر کو خبر ہو نہ شبہ دین کو خبر ہو</p>	<p>بے موت تو انسان ہیں مر جاتے ہیں بھائی          صد کو خبر گھر میں نہیں لاتی ہیں بھائی</p>



خداوندی عبادت کی گنجینہ  
خود بھی سلامت بردار کر لیا  
میرزا نے دیکھ کر اس قدر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

عجب کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

وہ خون بہہ لائے جو بیان آئیے بھائی  
خیمے میں جو بچے ہیں وہ در جائیے بھائی

دم آنکھوں میں مشتاق جہاں نشین تھے  
دم آنکھوں میں کیے وہ دم بازین تھے

اک کتنی تھی حضرت نہ پھرے نہ تھا سے  
اک کتنی تھی تم ہو گئے حیدر کے نواسے

کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

بھائی سے کہا ہاتھ مری بغلوں میں دم  
پھر درویشانے کو مرے ساتھ چلو تم

قاسم تھے کھڑے اکبر و عیاس کھڑے تھے  
کچھ درویشانے ہم تو ہست پاس کھڑے تھے

ہمت ہو تو ایسی ہو تو احاطت ہو تو ایسی  
ہمیشہ کو بھائی سو جو الفت ہو تو ایسی

کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی  
کتنی باتیں سن کر حیران  
ہو گیا کہ اس کو دیکھ کر اس کی

باندھی ہو حلقہ یہ جہاں فوج کھڑی ہے  
لوٹی ہوئی دوت دین زمین کی پرکھی ہے

لاشوں میں نہ بلواؤ دیکھ میں شہہ دین ہے  
غم کھائے کی طاقت ہے بھائی میں نہیں ہے

کچھ لاشوں میں نہ بلواؤ دیکھ میں شہہ دین ہے  
اب جلتی ہے تلوار حسین ابن علی سے

<p>۵۵۰ غلام شاہ کی شہزادی روٹی ہوئی آئی دیکھو یہ وہ دیکھو جس کی شہزادی کی شہزادی جس کی شہزادی کی شہزادی</p>	<p>۵۵۱ ان کے شاہ کی شہزادی اور ان کے شاہ کی شہزادی اور ان کے شاہ کی شہزادی اور ان کے شاہ کی شہزادی</p>	<p>۵۵۲ غلام شاہ کی شہزادی روٹی ہوئی آئی دیکھو یہ وہ دیکھو جس کی شہزادی کی شہزادی جس کی شہزادی کی شہزادی</p>
<p>۵۵۳ کیا پھر کوئی آفت ہے حسین ابن علی مدتے کر دے چکے تھے بسطی بی پر</p>	<p>۵۵۴ کچھ سنتی ہو مادر مری جلاتی ہے بھینا ان لاشوں کے ہمراہ بتول آئی بھینا</p>	<p>۵۵۵ فضیہ دہین بچھ کے لاشوں کے چھلنے رومال لگی متھ یہ خورادون کے چلانے</p>
<p>۵۵۶ ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی</p>	<p>۵۵۷ ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی</p>	<p>۵۵۸ ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی</p>
<p>۵۵۹ جو گرد و غبار کھینچی شہزادہ کھڑے ہیں وہ بیچ میں لائے لیے شہزادہ کھڑے ہیں</p>	<p>۵۶۰ بالافرض یہ مدت میں نہ دوسواں کو دھم ان لاشوں کو میں لایا ہوں یہ پاس کو دھم</p>	<p>۵۶۱ اگر واسے حسنیاسی جلاتی تھی زینب سب پوچھے تھے اور نہ تبتانی تھی زینب</p>
<p>۵۶۲ ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی</p>	<p>۵۶۳ ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی</p>	<p>۵۶۴ ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی ان لاشوں کے شاہ کی شہزادی</p>
<p>۵۶۵ کیون لائے ہو دوسواں مجھے آتا ہی بھائی صدق کو کوئی پھیر نہیں لاتا ہے بھائی</p>	<p>۵۶۶ یہ بچلے ہمارے نہیں حسرت میں رہیں گے وہ بات سوال کسی سے نہ کہیں گے</p>	<p>۵۶۷ وہ بات کہی ہے کہ مری جان خرب ہے وہ درد ہے وطن کہ دوا جسکی نہیں ہے</p>

<p>۴۶۳          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>	<p>۴۶۴          آواز زید شکر آئی ہوئی آتے ہیں بیکار          از تیب تیب غلبہ کی صبر بہت سا          انبجہ دی دم گھٹے کے کھجیا گیا تیرا          روغویا ان لاشوں پر تیب کے اپنا</p>	<p>۴۶۵          سو کرتے ہیں تاکید یہ مجھ سے جگرتے          اجاتے دنیا سے غلوم کو گھر سے</p>
<p>۴۶۶          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>	<p>۴۶۷          جب لا یگا شہید پیر خنیں قتل کے بن میں          ان لاشوں پر تیرا ہی بہت روئی زمین</p>	<p>۴۶۸          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>
<p>۴۶۹          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>	<p>۴۷۰          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>	<p>۴۷۱          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>
<p>۴۷۲          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>	<p>۴۷۳          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>	<p>۴۷۴          کبریا کی شہادت کا از در تیب پر منعم          رولا خنیں بیلا بین خیمے میں کوئی دم          درخیزیں ہو دیگا شب سرہ عالم          در تیب کے کسب و کار لاشوں پر نہ نام</p>

<p>مرثیہ مرزا دہر بہارِ طہر سے غنیمت لانا فانی نہا نہ جی سے کز شکر کھٹا ہوا نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا نامِ خدا حق خدا کہ خدا ہوا</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر دنیا میں اس کے باغ عجب پیچیدہ جنگل کی زینت سلیمان اصدار نوشاہ اس سے کس شاہ بزرگوار نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر جو غنیمت اس سے کس شاہ بزرگوار جنگل کی زینت سلیمان اصدار نوشاہ اس سے کس شاہ بزرگوار نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا</p>
<p>گو یا ملک ملک سے ہوا حور حور سے یونہی ندر کا ہوتا ہے نور سے</p>	<p>منسوب بیان ازل سے علی کریم ہے نوشاہ کون کہتا ہے شاہ قدیم ہے</p>	<p>غنیمت پہ جو کہ چار گواہ رسول ہیں وہ مصحف و حدیث خدا و رسول ہیں</p>
<p>مرثیہ مرزا دہر لازم نہ فلک سے کس کس کس مزم غنیمت یہ ہے کس کس کس عقد علی فاطمہ کس کس کس اور غنیمت اس کو فاطمہ کس کس کس</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کس کس کس کس کس کس کس کس سبحین ایک کس کس کس کس کس خیر النسا جو کس کس کس کس کس نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کس کس کس کس کس کس کس کس سبحین ایک کس کس کس کس کس خیر النسا جو کس کس کس کس کس نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا</p>
<p>شادی کا رقعہ آیا رب انام ہے مشاطہ جبریل علیہ السلام ہے</p>	<p>کیا خوب شان عقد علی دتبول ہے یہ آیا خدا وہ حدیث رسول ہے</p>	<p>چوتھے فلک کعبہ میں رب غفور کے خطبہ پڑھا تھا آپ کے ممبر نور کے</p>
<p>مرثیہ مرزا دہر کس کس کس کس کس کس کس کس سبحین ایک کس کس کس کس کس خیر النسا جو کس کس کس کس کس نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کس کس کس کس کس کس کس کس سبحین ایک کس کس کس کس کس خیر النسا جو کس کس کس کس کس نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا</p>	<p>مرثیہ مرزا دہر کس کس کس کس کس کس کس کس سبحین ایک کس کس کس کس کس خیر النسا جو کس کس کس کس کس نہید غنیمت ہی عقدِ عقدہ کوئی ہوا</p>
<p>خلعت جہاں جہاں ہے ضیائی فوج ہے خورشید برنج برج ہلال اوج ہے</p>	<p>صدیقہ و مبارکہ و زاکیہ ہے یہ رضیہ و خدیجہ و دراضیہ ہے یہ</p>	<p>عہد برات فاطمہ ہے کائنات میں تشیون کو دبرات مقرر اس برات میں</p>

<p>۱۰ یہ تودان خدا کے خدا کا خدا ان بندے خدا کی طرف سے ہیں وہ کہ ہیں بری علم و حکم خدا کے ہیں ان کی نسبت خلق و جان</p>	<p>۱۱ خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت</p>	<p>۱۲ خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت</p>
<p>۱۳ اس کا خدا کے گھر کا چہرہ مراد ہے وہ کہ کہیں خاص علیٰ خزانہ زاد ہے</p>	<p>۱۴ مختار ممکنات وہ نسبت رسول ہے کل کائنات حق کی جہیز قبول ہے</p>	<p>۱۵ یہ بانی قاطعہ کے جگر کا جگر جلا نقش یہ کام آئی کہ دوبار جگر جلا</p>
<p>۱۶ کون زینت قصو جان ہو بلا قصو کون زینت عرش ہیں لبین لباس گستاخوں کے طبع سدا کے کہیں عبدان کیلئے طبع کریم ہیں</p>	<p>۱۷ خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت</p>	<p>۱۸ خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت</p>
<p>۱۹ دن سب کو پوچھ پوچھ کے کیا احتیاج ہے مشکلات کا فاطمہ نے عقد آن ہے</p>	<p>۲۰ خبر کر تو جس بھی مہر قبول میں تاخیر یہ نہ ترف رہے اول رسول میں</p>	<p>۲۱ یہ خط دکھا کہ خدا ہے علیٰ کے ساتھ وہ کہ کا عقد کرد ہمارے ولی کے ساتھ</p>
<p>۲۲ خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت</p>	<p>۲۳ خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت</p>	<p>۲۴ خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت خدا کے ہیں ان کی نسبت</p>
<p>۲۵ آئین وہ چشم کو جو امید نجات میں لے تین خطا ہی نام کے پڑھ کر ہکے ہات میں</p>	<p>۲۶ بلغ فک مدینہ میں لیکر ستر کیا باقی جواک حین تھا وہ زمین قلم کیا</p>	<p>۲۷ تار سرخوتی سے بڑھ کے ہو بدست سوا شب ہو گئی ہزار شب قدر سے سوا</p>

سبحان ربی



[illegible]

<p>مرثیہ خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے</p>	<p>مرثیہ خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے</p>	<p>مرثیہ خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے</p>
<p>راہِ بہرِ حشمت زہرا نے روک لی اگر قناتِ مریم و حوا نے روک لی</p>	<p>حرو و قواد عدل کا پیر سے خامت دیجونی کیجی کہ ہے بن مان کی قاطمہ</p>	<p>دنیا کا کچھ نہ مان نہ دوت ہے قاطمہ سے تیرا فقر بخشش امت ہے قاطمہ</p>
<p>مرثیہ دل پہ سواری لکھتے ہیں دلی کوئی متوجہ نہیں دلی کوئی متوجہ نہیں</p>	<p>مرثیہ دلی کوئی متوجہ نہیں دلی کوئی متوجہ نہیں دلی کوئی متوجہ نہیں</p>	<p>مرثیہ دلی کوئی متوجہ نہیں دلی کوئی متوجہ نہیں دلی کوئی متوجہ نہیں</p>
<p>سارہ زنِ خلیل کا دل باغِ باغ کھا پروانہ یہ بھی جلوہ زہرا چراغ کھا</p>	<p>بولے بنی علی مری آنکھوں کا نور ہے زہرا سے بھی سفارشِ حمیدِ ضرور ہے</p>	<p>بہرِ حیدر بھی نہ خستہ فردوس و نار ہے بہرِ قاطمہ کو آج ہی سے اختیار ہے</p>
<p>مرثیہ خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے</p>	<p>مرثیہ خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے</p>	<p>مرثیہ خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے خداوند نے نبی کریم کو دراکے جو مسرت و شادی کے عالم میں ہوئے</p>
<p>یہ بوسہ ہائے ناخن پانے خزا دیا بلقیس نے نگینِ سلیمان بھلا دیا</p>	<p>غشہ علی کا قمر علی اعظم ہے طاقت علی کی طاعتِ رب کریم ہے</p>	<p>اب غم نہیں حضور کی امت کو نار کا قرار نامہ ہے مرے پروردگار کا</p>

<p>مثنوی مرزا میر کا ہے بابائے ملکست مثنوی مرزا میر کا ہے حاصل مثنوی مرزا میر کا ہے نامعلوم کا دور تھا کوئی نہیں</p>	<p>مثنوی مرزا میر کا ہے پرویز میں مثنوی مرزا میر کا ہے نہیں ہے مثنوی مرزا میر کا ہے نہیں ہے مثنوی مرزا میر کا ہے</p>	<p>مثنوی مرزا میر کا ہے بھارو مثنوی مرزا میر کا ہے اس نوح کا جامہ تھا آلودہ غبار مثنوی مرزا میر کا ہے</p>
<p>رحمت کا لمحہ لمحہ فلک سے نزل تھا آفاق ایک نقطہ نور بتول تھا</p>	<p>ازان بخف میں قبر نیاب میر مثنوی لشکر تھا گردچ میں زمین اسیر مثنوی</p>	<p>مقتل میں خاک خون سے بھر رکھا فاطمہ جاروب کر بلا ہو گیسو فاطمہ</p>
<p>انقصہ غبار ہو چکا ہے جبر ہستی سوا کائنات ہے سلمان کو کشتی کا شرف ملا تھا اس میں جبر ہستی کا شرف ملا</p>	<p>مثنوی مرزا میر کا ہے گھڑی میں مثنوی مرزا میر کا ہے تھا نقش مثنوی مرزا میر کا ہے فاطمہ فاطمہ مثنوی مرزا میر کا ہے</p>	<p>مثنوی مرزا میر کا ہے نیا تھا داروش مثنوی مرزا میر کا ہے وہ اس میں مثنوی مرزا میر کا ہے وہ اس میں مثنوی مرزا میر کا ہے</p>
<p>گھٹتی تھی راہ اور ترن برستے جاتے سبح اربعہ اہل جلو پڑھتے جاتے تھے</p>	<p>جو مرضی علمی وہی مرضی بتول کی جیسے شیت ایک خدا و رسول کی</p>	<p>جیتست ہو کے ہاتھ کوز ہر ابدی مثنوی رہ رہ کے آریکے انوس ملتی مثنوی</p>
<p>مثنوی مرزا میر کا ہے حافظی مثنوی مرزا میر کا ہے چاند شرف مثنوی مرزا میر کا ہے کرتا تھا دربار میں مثنوی مرزا میر کا ہے</p>	<p>مثنوی مرزا میر کا ہے دوداغ مثنوی مرزا میر کا ہے سنتی مثنوی مرزا میر کا ہے سنتی مثنوی مرزا میر کا ہے</p>	<p>مثنوی مرزا میر کا ہے مثنوی مرزا میر کا ہے مثنوی مرزا میر کا ہے مثنوی مرزا میر کا ہے</p>
<p>اتنا جھکا تھا رخ ادب سے کہ درنگ نزدیک تھا کہ چلنے میں انسان کا سرنگ</p>	<p>کیا غم ہے اگر گرسنہ دشنہ بتول ہو پر امت رسول کو کوثر حصول ہو</p>	<p>سے رکھا حجاب جمال بتول نے دیکھا فقط خدا نے علی نے رسول نے</p>

<p>۴۴۴          ہزار ہا خندان چمکے در زار          انہا سے غلہ کیلے بیان آج          اللہ سے پانچ غنیمت خاقان دوسرا          سونہ دین کر عرصہ خدائے شہید کیا</p>	<p>۴۴۵          کمال پنج کج کردار دیت کو دھنڈا          اتر گیا سید کین دے بے نوا          حاجت روا فاقہ کشان چمن خدا          محبوب خدا ربی شرف انسا</p>	<p>۴۴۶          وہ پوچھتے تھے کی دولت کس کی          بلال وہ خوش گزشتہ کی          میں جان لیب بون چوکتا آج          تیرے گناہ گناہ بوس اب اتنی حیا</p>
<p>امت نے پاس فاطمہ دورا سہا کیا          نجات اک فدک کے لیے در بدر کیا</p>	<p>بچوں کی خیر نذر جناب اللہ دے          کھانا کھلا لباس بچا زاد راہ دے</p>	<p>لو اب کھلا تمھاری بھی گھر فاقی ہو میں          کیوں سیدہ یہ بھوک سے فرزند و سہمیں</p>
<p>۴۴۷          اس قدر زور دیا گھر کا حال          مسجد میں آگ لگنے سے بھی نہیں          بجز بون لیب بون چوکتا آج          نادار تھے رسول بواخت نفع حال</p>	<p>۴۴۸          کھانا کھانا آج اس وقت گدا          جیسا کہ ہے بچوں کو فاقہ تیرا          نذرانے دے دو گدا گھر میں چھوٹا          اس پست گو سقدا کا جبر میں چھوٹا</p>	<p>۴۴۹          میں جانوں اور خدا کے فاقہ میں          جیسا کہ ہے بچوں کو فاقہ تیرا          مصلحت ہے کہ مومن کا رزق چھوٹا</p>
<p>لیکن کہا بلال سے ہاں شاد کرات          مشک کشا کی زوجہ کا بتلا دے گھرات</p>	<p>اوس پوست چرسلی جس سے بھوکے سوچو          سونا کمان فاقہ سے غش سوکے سوچو</p>	<p>کام آئے تو میں جان دن امت کو کام پر          مددے تمام کندہ مراحق کے نام پر</p>
<p>۴۵۰          او کو بلال سے شوق تو فاضل          شوق تو فاضل سے شوق تو فاضل          یہ سول روئے کر کے بھی بول          تو اسے در بول گیا اس کو بول</p>	<p>۴۵۱          نثار بلال کے بچوں سے شوق تو فاضل          او کو بلال سے شوق تو فاضل          یہ سول روئے کر کے بھی بول          تو اسے در بول گیا اس کو بول</p>	<p>۴۵۲          اچھا درد فاطمہ پر بلال وہ گدا          احسان تو پورا کر دی نیت مصطفیٰ          میں یہ دیا بون بیان گھر دریا          کہہ دے فاقہ میں چھوٹا</p>
<p>آیا گدا تہول کے در پر گدا کی کو          اقبال نور ابرمنہ پائشوا کی کو</p>	<p>وہ لوہے آج چھاتی ہیں کچھ کہیں گے ہم          دید ویر پوست خاک باہی پر سورسنگ ہم</p>	<p>وال قوت ایک دن کا نہیں آگے پاس ہے          یان زلوراہ تو نہ غذائے لباس ہے</p>

<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>	<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>	<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>
<p>حلقہ رسن کا زمینٹ ناشاد کے لیے لوہ کا طوق گردن سجاد کے لیے</p>	<p>یابند فاقہ تھوہان فرزند فاطمہ یان عقد کھولتا تھا گلوبند فاطمہ</p>	<p>ایں سہم اب نہ سہم سقر کے سحر است آزاد کردہ ہیں مرے آزار نارسے</p>
<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>	<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>	<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>
<p>اوس یہ دعا کہ حشر میں سب کو بجا لوئیں طوق گریہ گردن امت نکالوئیں</p>	<p>افسوس یہ سلوک نہ کچھ یاد آئینگے زیر آری کے کلیجہ یہ پتھر پھراٹینگے</p>	<p>بھجی گا وہ یہ رجز جو بکترہ شناس ہے اور پھر یہ اپنے مالک صاحب پاس ہے</p>
<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>	<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>	<p>عقلمند کی ایک گلوبند تابدار نظاروں کی بول میں روشن بالدار نہشتا آزار کردہ گلوبند اکبر اکھانہ یقین علم اور امت کا شیراز</p>
<p>کچھ زاد و راجہ ملے رخت و غذا ملے کچھ نقد بہر قوت زلہ اقربا ملے</p>	<p>چلتے ہوئے یہ حکم دیا اس غلام کو نہشتا بھجے بھی حضرت خیر الانام کو</p>	<p>دست غضب نکالیں اگر آستین سے قلا بے نہ فلک کے ملا دین زمین سے</p>





<p>علم سید تو کج خلقی و کج خلقی مردان کج خلقی و کج خلقی ازادان کج خلقی و کج خلقی مردان کج خلقی و کج خلقی ازادان کج خلقی و کج خلقی</p>	<p>علم افغانی دروغ و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>	<p>علم کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>
<p>اگر سفر سے آئے اور اکثر سفر کیا ابھی گھر گئے کرکھے بے پدر کیا</p>	<p>وہ پوچھتی تھی ہم بھی کبھی یاد آئے ہیں جبریل کہتے تھے کوئی دم میں بکارتی ہیں</p>	<p>لو الوداع قاطعہ کو غفو کیجیو جا کل تھوری دور سا سفر جازے کا کیو</p>
<p>علم پوچھتی تھی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>	<p>علم کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>	<p>علم کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>
<p>ہوتی تھی اس سفر سے تو امید آنے کی وہ کہتی تھیں اب اس رکھو اپنا جانے کی</p>	<p>سرخ سی مرونی کے عوض منہ چھا گئی جنت کے جانے کے لڑاقت بھی آگئی</p>	<p>چلین یہ اپنے بچوں کے آنسو سانی ہوں نہیں خرس نہیں کو میں چھوڑ سجاتی ہوں</p>
<p>علم کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>	<p>علم کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>	<p>علم کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی کج خلقی و کج خلقی</p>
<p>سب جمع تھے تسلی تر سیر کے واسطے لیکن وہ بفرار تھی بابا کے واسطے</p>	<p>انڈیا تھی تم سب کو مگر کشور نہیں ہے کل قاطعہ نہویگی تم سونا نہیں ہے</p>	<p>کافور خلد کا جو دیا تھا رسول نے وہ رکھ دیا کفن میں جناب قبول نے</p>

[illegible]

<p>۴۴۴</p> <p>بیون کا ہاتھ تھک گیا ہے زینب کا رخ خیر ہے اماں کی کیا عادل کی بی بی بوجھیں نہایت روا باز خیر قریب کی شہر میں کھلتے</p>	<p>۴۴۵</p> <p>تورنہ ہوئی جبکہ میر نے سپر دل ملک شکر سے کھیلے کھیلے تو خورشید نے کون دینے کو کہ اگر کوئی کہہ کھنٹے نہ دیا</p>	<p>۴۴۶</p> <p>خیر میں نے فاطمہ کے لائے بوجھ کر میر سے فاطمہ کو رخ سے خیر بوجھیں نہایت روا بین دت کے کہیں نہ کیوں نہیں</p>
<p>لازم تھا سو نہا چھ ایک ایک بھائی کو بیٹے سپرد کرنی ہو تم اپنی جانی کو</p>	<p>دانتہ بھلائی فرمان رب کروں مشغول در صداوتوں کو بے سبک</p>	<p>قبیلہ کے سمت کلہ کی انگلی بلند ہے گروں دھلی ہتھکیہ سے اور آنکھ بند ہے</p>
<p>۴۴۷</p> <p>خیر ایک کی تھی سفارش علی کی تو دیکھ کر تھیں کہ میر کی نہ بجا بوجھیں کی تھی دل کی اس وقت بھائیوں کی سفارش تھی</p>	<p>۴۴۸</p> <p>جب پوئی تو اسیر بلایا جہم چھپائی تھی اور یہ تھی رحمان جب بند بھلا گیا تو بھائی اور اہل بھائیوں کو</p>	<p>۴۴۹</p> <p>خیر حسن میر کے مار فوج کو میر کے اماں لان کا فوج تو دیکھ کر تھیں کہ میر کی یہاں دینم نیلایا تو یہ کا نہیں</p>
<p>اس کو زیادہ دل پر غم کوئی نہیں کھٹوٹ مٹی پر یہ پیر غم کوئی نہیں</p>	<p>کیونکر ادایہ ہونگے وصیت کے دین سے خالی وہ عہد ہوگا حسن اور حسین سے</p>	<p>میں آکھا غلام ہوں اور نور عین ہوں آواز دو حسین ہوں اماں حسین ہوں</p>
<p>۴۵۰</p> <p>کیونکر ادایہ ہونگے وصیت کے دین سے خالی وہ عہد ہوگا حسن اور حسین سے</p>	<p>۴۵۱</p> <p>خیر میں نے فاطمہ کے لائے بوجھ کر میر سے فاطمہ کو رخ سے خیر بوجھیں نہایت روا بین دت کے کہیں نہ کیوں نہیں</p>	<p>۴۵۲</p> <p>خیر میں نے فاطمہ کے لائے بوجھ کر میر سے فاطمہ کو رخ سے خیر بوجھیں نہایت روا بین دت کے کہیں نہ کیوں نہیں</p>
<p>تو غیر مہوں ہی لاؤی خیرستان کی ہے اور سو گوار میر حسین حسن کی ہے</p>	<p>لکھا کہ جب نماز عشا کی ادا ہوئی بس غل اٹھا کر بیت بی کی قضا ہوئی</p>	<p>لوگو ہلاؤ جا کے صریح رسول کو صدیوں نے کج جان ہمارا قبول کو</p>

[illegible]



<p>فتاح</p> <p>محمود خان منین عاجز و بے جواب قلم</p> <p>کراچی دوسرے سب سے بڑا شہر ہے</p> <p>ایسید جین دس گنی کی تحفین قلم</p> <p>اسان خطکین مری فساد و دبسم</p>	<p>دنیا میں پایہ آپ کے احسان کا چاہیے</p> <p>عقبی میں سایہ آپ کے دامان کا چاہیے</p>	<p>سلام</p> <p>بریک ذہن کی دینی حلیہ</p> <p>کہ سنو نام شہر آفتاب میں ہے</p> <p>سلامی ابن علی تو سوال میں ہے</p> <p>زبان تغیر سے ہر اک عدد جواب میں ہے</p> <p>جو بلا میں نواہ کہ کیر کیر ہے</p> <p>سوال میں ہے نہ اندیشہ حساب میں ہے</p> <p>حسین نام شہر کہ کیر کیر ہے</p> <p>کہ آرزو میں ہے ہر اک نام خلیفہ میں ہے</p> <p>دلوں رونی قحی گھٹ میں خلیفہ میں ہے</p> <p>نہا تو قتل ہوا اودنی حجاب میں ہے</p> <p>حسین نام شہر کہ کیر کیر ہے</p> <p>کہ آرزو میں ہے ہر اک نام خلیفہ میں ہے</p> <p>دلوں رونی قحی گھٹ میں خلیفہ میں ہے</p> <p>نہا تو قتل ہوا اودنی حجاب میں ہے</p>
---	---	---

نہ  
میر تقی بوسین کے برہنہ خزان نرید  
زانہ در کچھو کو کہد جد القلاب میں ہے

نہ  
بہشتی شہر الٹ دیباغ  
بجز اور انہیں کچھ کہہ نہ سکیا میں ہے

نہ  
میر حسن شہر قبل شاہ کتھے  
میری سیکر کچھ جو نکلا دوست کو خواب میں ہے

نہ  
کہا بتوں نہ شاہ جو میں پیاستہ میں  
کہ جو میں شہر کچھ کو شہر کی تیج و تاب میں ہے

نہ  
شہید گل غم شہر دہن ہوا سو منور  
جواب دہن غم شہر انقواب میں ہے

نہ  
در خیام سے گھوڑا جو چلے کہ گھمگیا  
لباس شہر تو را کہین وہ خواب میں ہے

نہ  
تو در انجمن سے شب و دن کی کہیا بولا  
سکینہ آپ کی بی بی ہوئی اکاب میں ہے

نہ  
خیال غامض تابلو ہم جو گنداب  
تج میں ہیں پس از قتل فطرب میں ہے

نہ  
برائی قاتل غم شہر کہ رنگ کھیلے ہیں  
کہ جو غم خون میں جس جی ہاں شہاب میں ہے

نہ  
میں در نہ دار علی ہوں بکا رتے تھیں  
کہ آج ریشمی خون سے خراب میں ہے

نہ  
جی میں کتھے کہ کتھے کتھے شہر  
جیجہ اتھری تیغ روان کی آب میں ہے

نہ  
لگا دہر کی پتہ کہ گویا دین میں  
جیجہ تیرے ارباب انخاب میں ہے

<p>۴۱          ہر کلمہ کا نغمہ مرثیہ زبان ہے          اس کی لکھو کہ جو کلمہ کی جان ہے          قفس میں مگر غنی الفاظ کی جان ہے          یہی نغمہ زبان نظم کے سبب کی جان ہے</p>	<p>۴۲          جتنے درد میں مرثیہ زبان ہے          یہ نظم کے جو کلمہ کی جان ہے          مصطفیٰ حسین بن محمد کی جان ہے          نفی جو بہت کے یہی نغمہ کی جان ہے</p>	<p>۴۳          ہر کلمہ کا نغمہ مرثیہ زبان ہے          جملہ مرثیہ زبان نقطہ کی جان ہے          جو درد میں تار انس کی جان ہے          جگر و زبدہ عقدہ دل کی جان ہے</p>
<p>وہ نظم کے مضمون کا رن آج پڑے گا          مصرع کو کمان دین کسی کا نہ لڑے گا</p>	<p>الفاظ میں وہ پاک کہ تانی نہیں رکھتے          خالی جو گفت تو میں وہ معنی نہیں رکھتے</p>	<p>بے حل ہوئے نکل نہیں رہتی کسی کی          محفل ہے کہ درگاہ ہر عباس علی کی</p>
<p>۴۴          عجب دل کا لہجہ صفت خدا ہے          قفس میں ہی سیف کی شمشیر خدا ہے          جو کلمہ جو کلمہ تو وہ تیرا صفا ہے          سب کا طیف خدا ہے شہادہ خدا ہے</p>	<p>۴۵          وہ کلمہ کی طرح طوفانِ مرثیہ ہے          جگر میں صدف کی طرح مرثیہ ہے          کہ جو کلمہ کہ کلمہ کہ کلمہ کہ کلمہ ہے          جگر میں یہی نغمہ مرثیہ ہے</p>	<p>۴۶          وہ کلمہ کی طرح طوفانِ مرثیہ ہے          جگر میں صدف کی طرح مرثیہ ہے          کہ جو کلمہ کہ کلمہ کہ کلمہ کہ کلمہ ہے          جگر میں یہی نغمہ مرثیہ ہے</p>
<p>ہم سب کا جو سن خضر اور الساس کا ہوگا          شمر نہ بیان مرثیہ عباس علی کا ہوگا</p>	<p>مضمون میں عباس علی کے اعزاز و شکر ہے          دیکھو تو سہی صاف ہیں ہوتی یہ جف کے</p>	<p>دریاد دل و نیساں کف و پابند کرم ہے          یہ اکبر و بہت سقاے حرم ہے</p>
<p>۴۷          ہر کلمہ کا نغمہ مرثیہ زبان ہے          اس کی لکھو کہ جو کلمہ کی جان ہے          قفس میں مگر غنی الفاظ کی جان ہے          یہی نغمہ زبان نظم کے سبب کی جان ہے</p>	<p>۴۸          جتنے درد میں مرثیہ زبان ہے          یہ نظم کے جو کلمہ کی جان ہے          مصطفیٰ حسین بن محمد کی جان ہے          نفی جو بہت کے یہی نغمہ کی جان ہے</p>	<p>۴۹          ہر کلمہ کا نغمہ مرثیہ زبان ہے          جملہ مرثیہ زبان نقطہ کی جان ہے          جو درد میں تار انس کی جان ہے          جگر و زبدہ عقدہ دل کی جان ہے</p>
<p>ہر کلمہ کا نغمہ مرثیہ زبان ہے          اس کی لکھو کہ جو کلمہ کی جان ہے          قفس میں مگر غنی الفاظ کی جان ہے          یہی نغمہ زبان نظم کے سبب کی جان ہے</p>	<p>خامے کواد و حمر خواہش تحریر نے تھا          اور ہاتھ لادھر بازو سے شمشیر نے تھا</p>	<p>خوش قامت خوش رو ہو اولیاساقت          حمرہ کرد و بالالاف خدیو شرف میں</p>

۱۰  
کس غم میں نہ تھی غم کی کیا  
حاشا نہ ہوا جس نے نہ انصاف کیا  
بیر شاہ شہسوار کے علمدار کیا

۱۱  
سورج کی کرنیں نہ تھیں نہ بربانیان  
ہو گئیں اس کی کرنیں نہ بربانیان  
سورج کی کرنیں نہ تھیں نہ بربانیان

۱۲  
دل آگے نہ تھے تھے اور نہ تھا  
گھر کا علم نہ تھا اور نہ تھا  
دل آگے نہ تھے تھے اور نہ تھا

۱۳  
دنیا سے یہ عازم ہوے اور نہ تھے  
یا قوت کے بر گ لگو موتی میں ہڈی کے

۱۴  
عباس علی روح شہہ جن دیشہین  
یہ ظالم روح شہہ مظلوم کے پرہین

۱۵  
لے مشکل اٹھائی تھی نہ ہاتھ کے کھٹے  
پر بہنوں کے کھٹے نہ گریبان پھٹے

۱۶  
لبنان شہادت کے یہ بازو کھینچیں  
باجل گلستان حنبی کے تھمیں  
عزت یہ دو لہر اور اوردھمیں

۱۷  
نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں  
نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں  
نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں

۱۸  
خدا رکھی تھی صاف کی زبان  
خدا رکھی تھی صاف کی زبان  
خدا رکھی تھی صاف کی زبان

۱۹  
قربان میں اس حقیر تانی کے پروں پر  
ہر دم یہ ہمار تبار و شیوہ کے سروں پر

۲۰  
گویا لب مویشی سے یہ ہین طور کے شعلے  
اک شمع تجلی میں ہیں دولور کے شعلے

۲۱  
بعد از حسین انکو جو بیٹھیں جانا تھا  
جید لے نہ تھیں اکا کیمیر سے سنا تھا

۲۲  
اک صحن کا یہ بجا اور نہ تھیں  
اک صحن کا یہ بجا اور نہ تھیں  
اک صحن کا یہ بجا اور نہ تھیں

۲۳  
عجب تھی عجب تھی عجب تھی  
عجب تھی عجب تھی عجب تھی  
عجب تھی عجب تھی عجب تھی

۲۴  
جون غم میں تھی غم کی کیا  
جون غم میں تھی غم کی کیا  
جون غم میں تھی غم کی کیا

۲۵  
وہ سایہ ہوا اند کا یہ سایہ نیچ کا  
وہ خیر حسن کا یہ حسین بن غلی کا

۲۶  
ہر سال جو رکھتے ہیں علم کا گھر وین  
یہ لینگے بھر یوں کی طرح انکو پر وین

۲۷  
مسجد میں تھی تھی پیمبر کی ضیا سے  
آنکھوں سے حجاب اٹھ گئے تھے حکم خدا سے

<p>۴۱۴</p> <p>کرتیبہ کے مانند تھان میں نہیں اگر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۱۵</p> <p>اس کو سب سے زیادہ آؤدہ خون کیا علم تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۱۶</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>پیدا الب جان بخش سے اسرار خفی تھے اس دم بہر تن گوش سب احبابی تھے</p>	<p>بھائی کی ترے قدر بلند آج ہوئی ہے سو تیروں پہ اک لاش کو معراج ہوئی ہے</p>	<p>بھائی کی طرح رتبہ بہر تر تھے ملے اللہ کی سرکار سے شہر تھے ملے</p>
<p>۴۱۷</p> <p>دور کے کما احمد میں تھلا نورید علی دار کو کفار سے مار تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۱۸</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۱۹</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>آہوں کا دھواں جمع جو ہر ایک جگہ تھا کعبہ کی طرح چاند سبھی بھی سید تھا</p>	<p>تا بوقت ذرا جعفر طیار کا دیکھو انجام تمہارے علم دار کا دیکھو</p>	<p>رتبہ کی بلندی میں ذکاوت ملے یا قوت کے پراسکو سر دست ملے</p>
<p>۴۲۰</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۲۱</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۲۲</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>بہت کئے جعفر طیار کے شانے پر سے کے لیے فدوی کو بھی یہ خدا</p>	<p>مضوں یہ ہو بالغ غیبی کی ندا کا جو جعفر طیار یہ ہدیہ ہے خدا کا</p>	<p>زبان وہ رہا کمال شیریں لہذا پر جس طرح سے تم تجھے خدا اور میں خدا پر</p>



[illegible]

<p>مرثیہ جانی کے وہ مختار علم و فضل کے کبریا کے وہ مختار علم و فضل کے کبریا کے وہ مختار علم و فضل کے</p>	<p>مرثیہ بوں کے کماؤ بھی حسان گئی بوں کے کماؤ بھی حسان گئی بوں کے کماؤ بھی حسان گئی</p>	<p>مرثیہ وہ کبریا کے وہ مختار علم و فضل کے وہ کبریا کے وہ مختار علم و فضل کے وہ کبریا کے وہ مختار علم و فضل کے</p>
<p>نوسال ملک بدہ ہمیں بابا کینگے پھر شاہ سیدان کی غلامی میں رہینگے</p>	<p>خون ٹکھ پر مرے لال کے فدیکہ ملیگی لشہ بلائیں بھی گئے شانوں کی یگی</p>	<p>کونین کمر بستہ ہوئے کام پہ اوسکے تہ قرعہ افلاک پرے نام پہ اوسکے</p>
<p>مرثیہ اب تو نہ ولادت ہو نہ دیدار ہو پیدا ہو دیدار علم و فضل کے</p>	<p>مرثیہ فلک آئے ترغیب و نصیحت کی رہی سے عود باندھنے والی کی</p>	<p>مرثیہ جلالت سعادت کے سیدان کی جلالت سعادت کے سیدان کی</p>
<p>مرکھی تمھارا ادب و یاس کرینگے تسلیم گئے شانوں ہو عباس کرینگے</p>	<p>سیدانیوں کے حادثہ پہ عرش ملیگا شیریں کے لاشہ پہ بھی رونا نہ ملیگا</p>	<p>اک تیغ یہ تھی قبضہ قدرت میں خدا کے سو ہاتھ لگی آج شہرہ عقدہ کشا کے</p>
<p>مرثیہ زلمہ بیان کن ہوئی تخت پران نوشہ کو کجا کر دین پران</p>	<p>مرثیہ زلمہ کے تخت پران کے تخت پران زلمہ کے تخت پران کے تخت پران</p>	<p>مرثیہ زلمہ کے تخت پران کے تخت پران زلمہ کے تخت پران کے تخت پران</p>
<p>وہ بولی مرا فخر میں بالونگی آچی کو فرماؤ تو صامن دون حسین ابن علی کو</p>	<p>تا راسی چمکنے لگین امید کی آنکھیں اس چاند نے کھولین سو خورشید کی آنکھیں</p>	<p>پھر ہاتھ پڑھا کر کما حقہ رسکے خطوط لینی ہوں بلائیں تری امان کی طوط</p>

[illegible]

<p>۴۵          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی</p>	<p>۴۶          نعلین کی نیند میں تھے          نعلین کی نیند میں تھے          نعلین کی نیند میں تھے          نعلین کی نیند میں تھے</p>	<p>۴۷          اور اسے جو آواز دیا          اور اسے جو آواز دیا          اور اسے جو آواز دیا          اور اسے جو آواز دیا</p>
<p>فاتون میں وہ بھائی کی زیارت کا مڑھا          جو روز و نیند میں قرآن کی تلاوت کا مڑھا</p>	<p>کونین کا اسمین شرف و جاہ ملیگا          کونین کا کیا رتبہ ہے اللہ ملیگا</p>	<p>مین فاطمہ کی روح ہی طالب بھون مدد کا          دربار کیا کرتا ہوں دو وقت لمحہ کا</p>
<p>۴۸          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی</p>	<p>۴۹          وہ کتنے تھے نازاں شادمانی          وہ کتنے تھے نازاں شادمانی          وہ کتنے تھے نازاں شادمانی          وہ کتنے تھے نازاں شادمانی</p>	<p>۵۰          ہاگاہ کیا خبر الفت کا خدانے          ہاگاہ کیا خبر الفت کا خدانے          ہاگاہ کیا خبر الفت کا خدانے          ہاگاہ کیا خبر الفت کا خدانے</p>
<p>مجلس میں ہوں سامنے استادہ کر در پر          نعلین کھوں شاہ کی آنکھوں پہ کمر پر</p>	<p>قبضہ فقط دامن دولت پر کیا تھا          معشوق کا دل ہاتھ میں غلشنے لیا تھا</p>	<p>جاتے ہیں جہاں بھائی وہاں جاتا ہے عیال          یا فاطمہ آداب بجالاتا ہے عیال</p>
<p>۵۱          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی</p>	<p>۵۲          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی</p>	<p>۵۳          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی          جہاں میں تھے نازاں شادمانی</p>
<p>لکڑی کتنے کے قابل تری تقریبے بیٹیا          یہ محبت شہسیر کی تاثیر ہے بیٹیا</p>	<p>ہو جان نبی نامہ میں ابن علی کا          یہ قالب پر نور ہے اس جان بی کا</p>	<p>گردن جو بقیہ کو پھری شاہ بدلی          دیکھا کہ از رتی ہے لی خیر نسا کی</p>







<p>عجیب تاگرد ز دست پیوستاری کی بوی گل چلبانے شکوہ چشم چاه و خیل سازان سوری بیان چو زبان دیوانه نظر زینت فوج و جل</p>	<p>عجیب تاگرد ز دست پیوستاری کی بوی گل چلبانے شکوہ چشم چاه و خیل سازان سوری بیان چو زبان دیوانه نظر زینت فوج و جل</p>	<p>عجیب تاگرد ز دست پیوستاری کی بوی گل چلبانے شکوہ چشم چاه و خیل سازان سوری بیان چو زبان دیوانه نظر زینت فوج و جل</p>
<p>اب جان خمیر پورش لشکر بد ہے یا حضرت عباس علی وقت ملو دیا</p>	<p>مریج کاشش و تیغ میں تھا جیغ ہی ہلکے برقع ہوا عقربہ تریان کا آلت کر</p>	<p>اب جان خمیر پورش لشکر بد ہے یا حضرت عباس علی وقت ملو دیا</p>
<p>عجیب اسوار ہوا جلد علی گراں اکٹے کباب اور عنان نہ تھا افغان و عالم نے دیا خط غلامی برگم فلک جھک کر زمین سحر</p>	<p>عجیب اسوار ہوا جلد علی گراں اکٹے کباب اور عنان نہ تھا افغان و عالم نے دیا خط غلامی برگم فلک جھک کر زمین سحر</p>	<p>عجیب اسوار ہوا جلد علی گراں اکٹے کباب اور عنان نہ تھا افغان و عالم نے دیا خط غلامی برگم فلک جھک کر زمین سحر</p>
<p>روشن ہوئی اس مہر میں نور سوزین کے بروانہ صفت عرش پھر اگر دوزین کے</p>	<p>کیون دامن دولت نہ کہن دہن میں کو دامن میں لیا زین نے اس دولت زین کو</p>	<p>جلاتی ہو شوکت کے درو دانیہ پڑے جاو فرمانی ہے شوکت کے پڑے جاو پڑے جاو</p>
<p>عجیب اندر سے سما شمع روشن کی تھا در زینت چو کیمیا خوش طبع برون کھنکھرت چو شبنم از جہان کا جالت ابرار تیرا بہارہ ملک کا</p>	<p>عجیب اندر سے سما شمع روشن کی تھا در زینت چو کیمیا خوش طبع برون کھنکھرت چو شبنم از جہان کا جالت ابرار تیرا بہارہ ملک کا</p>	<p>عجیب اندر سے سما شمع روشن کی تھا در زینت چو کیمیا خوش طبع برون کھنکھرت چو شبنم از جہان کا جالت ابرار تیرا بہارہ ملک کا</p>
<p>یہ شیر غضبناک جو تھا دامن زین پر ہلکی تھی زمین شل سرگاد زمین پر</p>	<p>سر پہ ہر کجف کا یہ سخن گروہ نہیں ہے آہد کے مضامین میں آورد نہیں ہے</p>	<p>صدقے فرس باز و شاہ دو جہان پر مانند خبر دوتا ہے سب کی زبان پر</p>

<p>۴۹۲ کھنکھاتی ہو کر تیرا دل لگا کر نفسوں کا شکار ہو جان لگا کر دوبارہ احوال بدل رہا ہے</p>	<p>۴۹۳ انکس نور بدین کا کیا ظلمات نکلتے نظر آتے ہرگز نہ ہو کر شمع کی مانند بھلا</p>	<p>۴۹۴ کچھ سپاہیں جہاں کا تھیں ان کا فوجیں عارضوں کا تھیں زلف و خط و ابرو کا تھیں سب انکس میں تھیں جہاں کا تھیں</p>
<p>۴۹۵ نورے میں ہر ضیغ بہ غضب تیرا افلاک کے نوشتہ میں بس ایک پری</p>	<p>۴۹۶ مردوں کا یہ عالم ہوا اس نور بدین سے جیسے کوئی چونک اٹھتا ہو سونچ کی کرتے</p>	<p>۴۹۷ بینی کی ہر اک عین کے مابین جگہ ہے سوچ میں آنکھوں کے سیر بدنگہ ہے</p>
<p>۴۹۸ بیبی گلی آؤ تجھ نظر آئی شکر میں نہایت نصرت آئی چلے جاوے جادو کی خبر آئی وہاں آستان آج زمین پر نظر آئی</p>	<p>۴۹۹ خداوند میں پہنچے اپنے عین کی حالت خداوند میں پہنچے اپنے عین کی حالت عجیب کو عجیب آواز آئی عجیب کو عجیب آواز آئی</p>	<p>۵۰۰ ایک عین کے اندام میں عین آواہن اور دان عین کے باہم بیان ہیں وہاں آواز آئی خبر آئی وہاں آواز آئی خبر آئی</p>
<p>۵۰۱ جب تھو میں بلوار کا بر تو نظر آیا خوشید کے بچہ میں میر تو نظر آیا</p>	<p>۵۰۲ کیسے بنی آدم کہ یہ آدم کے شرف میں کس گنتی میں عالم یہ دو عالم کے شرف میں</p>	<p>۵۰۳ کیا سوگا اگر یک ایک آجائے عیاں بہ خاک میں ہم سب کو ملا جائے عیاں</p>
<p>۵۰۴ اگر کھانیاں عین کی عین اور بلور میں عین کی عین پہنچے پہنچے عین کی عین بالا کو جو پہنچے عین کی عین</p>	<p>۵۰۵ عین کی عین کی عین کی عین عین کی عین کی عین کی عین عین کی عین کی عین کی عین عین کی عین کی عین کی عین</p>	<p>۵۰۶ اگر علموں کے سر پر کچھ سب فوج کے سر پر کچھ اگر علموں کے سر پر کچھ سب فوج کے سر پر کچھ</p>
<p>۵۰۷ اک شمع ترسم کا گزر لاکھ جگہ ہے یاں زندہ نواز اور ادھر پیش جا رہے</p>	<p>۵۰۸ اللہ عجیب کی لطافت کا ہر چہرہ یہ ابن شہنشاہ دلایت کا ہے چہرہ</p>	<p>۵۰۹ اک بولادہ بچہ علم سبز کا چمکا اک لے گھاٹا ہے بچہ بولادہ علم کا</p>

[illegible]

<p>علاء جاری کیلئے جو کچھ ضروری ہے وہ سب کچھ فراہم کیا جائے گا اور جو کچھ ضروری ہے وہ سب کچھ فراہم کیا جائے گا</p>	<p>علاء یہ ضروری ہے کہ تمام چیزیں درست طریقے سے کرائی جائیں اور تمام چیزیں درست طریقے سے</p>	<p>علاء تمام چیزیں درست طریقے سے کرائی جائیں اور تمام چیزیں درست طریقے سے</p>
<p>پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی قبیلہ کعبہ سے ہمد آئے کہ شیعہ چاہتے ہیں</p>	<p>جس شیر نے شیروں کو سد انگو کیا ہے میدان میں آج اسے قدم رخنہ کیا ہے</p>	<p>یہ قدر خدایتع دم حسب ہماری گردن کی سپر سوزہ کو کفر ہماری</p>
<p>علاء جو کچھ ضروری ہے وہ سب کچھ فراہم کیا جائے گا اور جو کچھ ضروری ہے وہ سب کچھ فراہم کیا جائے گا</p>	<p>علاء یہ ضروری ہے کہ تمام چیزیں درست طریقے سے کرائی جائیں اور تمام چیزیں درست طریقے سے</p>	<p>علاء تمام چیزیں درست طریقے سے کرائی جائیں اور تمام چیزیں درست طریقے سے</p>
<p>دریافت کرو یا کہ صدقے بہتر کوئی موتی نہیں اس درخفتے</p>	<p>اللہ کے محل کرتا سفت نہیں کرتے گستاخ جگر تینوں سے اور ان نہیں کرتے</p>	<p>منظور ہے شہر خیر جنگی کہ مرنگے بھر جیسے گامشک تو تسم کر جیسے</p>
<p>علاء جو کچھ ضروری ہے وہ سب کچھ فراہم کیا جائے گا اور جو کچھ ضروری ہے وہ سب کچھ فراہم کیا جائے گا</p>	<p>علاء یہ ضروری ہے کہ تمام چیزیں درست طریقے سے کرائی جائیں اور تمام چیزیں درست طریقے سے</p>	<p>علاء تمام چیزیں درست طریقے سے کرائی جائیں اور تمام چیزیں درست طریقے سے</p>
<p>نہرے جو کہیں کون فرشتوں کا شرف جبریل کا یہ نگارہ رہا اکا مانتے</p>	<p>خیر شکر اس عہد کا ہوں صف شکی ہیں جو ہر روز کھلی آگئے شمشیر زنی میں</p>	<p>ایک زرد سلمان کا خورادہ نہیں کرتا سب کچھ میں خالق کا ارادہ نہیں کرتا</p>



<p>طالع مفان کی طرح بڑھتی ہوئی اوتھن لگا لگا دھالوں کی طرح نہ زرد و سبز سے نظرین خدا یکپا پڑوس کی بوجھ</p>	<p>طالع باران کی مانند بوجھ ہوئی طوفان تھا وہ فضا میں بوجھ ہوئی ایک نڈر تار میں سمندر بوجھ ہوئی نہ تھی بوجھ تھی وہ فضا میں بوجھ ہوئی</p>	<p>طالع دو فوج کا فوج و فوج ہوئی بہرے فوج و فوج و فوج ہوئی بہرے فوج و فوج و فوج ہوئی بہرے فوج و فوج و فوج ہوئی</p>
<p>گھوڑوں کو سحر وقت لگا پو نظر آیا لشکر کے سمندر میں یہ پاپو نظر آیا</p>	<p>غل تھا کہ زمین خم ہے جنم کی یہ کیا مالک نے کہا چپکے رہو قر خدا ہے</p>	<p>اک صبح سے دوڑ کرے زر قلب بدن تھا عباس کے قبضے میں یہ اللہ کا چلن تھا</p>
<p>طالع اکوڑا کیا قلندر لنگر کا نظار دل تنگ ہے پر اک کا بھر آیا تھا عالم کا پاپا جو سست اشار میں نہ میرا سے نہ لے کو آرا</p>	<p>طالع طوفانی آتش بھری تیغ و دم ازندہ جنم سے دھواں تھا ارم مگر کیا ارسوت جادہ لفظ علم</p>	<p>طالع اکوڑا کیا قلندر لنگر کا نظار دل تنگ ہے پر اک کا بھر آیا تھا عالم کا پاپا جو سست اشار میں نہ میرا سے نہ لے کو آرا</p>
<p>غوطہ کا نہ اصاب تیغ پر آیا پانی لباصل کی طرح منہ میں بھر آیا</p>	<p>شمشیر بھی ہتھیرا اصل غش میں پڑی تھی بیٹھی تھی قضا کو نے میں تلوار کھڑی تھی</p>	<p>با دلائل یہ لکارا کہ حذر تیغ میں سے مردوں کے گردن پہ بستے ہیں میں سے</p>
<p>طالع میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی</p>	<p>طالع میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی</p>	<p>طالع میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی میں نے فوج و فوج و فوج ہوئی</p>
<p>تراہد کہیم کا ٹھکانا نہ کہیں تھا سارے کے لیے بھر تھن قوط زمین تھا</p>	<p>لا غر خط آب روان سے جزو کل تھے خم ہو کے قد خشک و چوبے پل تھے</p>	<p>نہ میرے نے زمین کی تیغ سے سج تھی سیدھی تو یہ بات چپ اس طرح تھی</p>

[illegible]

[illegible]

<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>
<p>یار بین ترے یارہ اماموں کے تصدیق نشیتر کی اولاد کے ناموں کے تصدیق</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>
<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>
<p>تجساز کوئی اہل دنیا ہو سکا بھائی میں پرہ تصدیق جو تجھے رو گیا بھائی</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>
<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>
<p>لبیک پیغمبر تجھے فرماتے ہیں آقا بابا بھی وہ سرنگے چلے آتے ہیں آقا</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>	<p>عشق و زلف زان چو شیراز را می خاک و خون سید ابی باری را می شاه و سلاطین و غیاث را می علاج و دوا عابد و عیار را می</p>

<p>۱۰۶</p> <p>نویسٹ نے دل لاش چلیدی اڑھائی آب پوچی کہتی ہوئی وہ شاہ کی جانی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے</p>	<p>۱۰۸</p> <p>نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے</p>
<p>عمو کی زیارت کو گنگا بھی آئی مہر خفی کی گردن پہ تپے جھکائی</p>	<p>۱۰۹</p> <p>منگو آیا تھا یانی یہ پیری میں نے خطا کی لاش بھی بگڑے دکھاؤ گی چبا کی</p>	<p>۱۱۰</p> <p>منگو آیا تھا یانی یہ پیری میں نے خطا کی لاش بھی بگڑے دکھاؤ گی چبا کی</p>
<p>جلانی جی یہ بھی کہیں ہوتا ہو بی بی بھرا کئے کرتی ہو چا سوتا ہے بی بی</p>	<p>۱۱۱</p> <p>ان کے چھوٹی زیارت سے ترسنا گر تھیں تین آئین سفارش کی آج</p>	<p>۱۱۲</p> <p>اب لاش کی سیاتی کہ ان کی جگہ نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے</p>
<p>۱۱۳</p> <p>سینے کے کھارے کی سبکدوشی کی ہے لاش سے لپٹ کر بیجا سو کے پکاری</p>	<p>۱۱۴</p> <p>زانوینہ بھونگی نہ قدموں پہ گردنگی نوشی کی طرح گرد علمدار پھر ونگی</p>	<p>۱۱۵</p> <p>جلانی کہ صاحب مری سیکو کو اٹھو بہر شہر میں آئی ہے تعلیم کو اٹھو</p>
<p>۱۱۶</p> <p>انسو کی گئی حلقہ کو عمو کی سوساری میں جیتی ہی رہی کو سوساری</p>	<p>۱۱۷</p> <p>نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے نہا کہ کمال کی سبکدوشی کی ہے</p>
<p>خاموش و سیراب کہ ہر اک شمع پر بیدم جلس میں ہر چاروں طرف اک شمع کا عالم</p>	<p>۱۱۹</p> <p>اس جیسے سنبھالی نہیں جاتی یہ سبکدوشی اگر بیدار کیا کہ آتی ہے سبکدوشی</p>	<p>۱۲۰</p> <p>اس کو میں مدھار کو لاقات میں کو اس وقت کسی سوچا حسین ابن علی کو</p>



<p>۴۱          گلزار شوق و ملاوٹ میں          اس بند شمع کو کیا نور ملے          گری و کھالی اور شمع کی کھوٹ          ختم ہے چراغ کو یہ نور ملے</p>	<p>۴۲          چرخ شمع و علم و نشان میں          کار و بار نہ سناہ بہر نشان میں          تو باغ و چراغ پر بھی نشان میں          اور انوار شمع و علم و نشان میں</p>	<p>۴۳          قلم شمع و علم و نشان میں          نور و شمع و علم و نشان میں          نیا کرکشان و علم و نشان میں          و شمع و علم و نشان میں</p>
<p>۴۴          ایسی شب کہ من کی دولت جوٹ گئی          افشان جین سے بزم و شام کی چھٹ گئی</p>	<p>۴۵          نیزہ کرن کا دیدہ گردون میں ڈال کر          مغرب میں پھینکی بات کی تیلی نکال کر</p>	<p>۴۶          آٹھنگے آفتاب پرستوں کے دین میں          زہر آکا آفتاب چھپا یا زمین میں</p>
<p>۴۷          بزم و شمع و علم و نشان میں          سلطان شمع و علم و نشان میں          باندھا علم و شمع کا بند تان میں          و شمع و علم و نشان میں</p>	<p>۴۸          سلطان شمع و علم و نشان میں          اور در سے شمع و علم و نشان میں          باندھا علم و شمع کا بند تان میں          و شمع و علم و نشان میں</p>	<p>۴۹          قلم شمع و علم و نشان میں          نور و شمع و علم و نشان میں          نیا کرکشان و علم و نشان میں          و شمع و علم و نشان میں</p>
<p>۵۰          روس کے سو قیدار امید ہو گئے          سرگرم سبھی عیسیٰ خود رشید ہو گئے</p>	<p>۵۱          خورشید صبح کا کل دستار ہو گیا          پھر تار تار جیب شب تار ہو گیا</p>	<p>۵۲          یہ آخری سپاہ حسینی کا اوج ہے          ناظر نہ حسین نہ شکر نہ فوج ہے</p>
<p>۵۳          ایسا چرخ و شمع و علم و نشان میں          بانی شمع و علم و نشان میں          باندھا علم و شمع کا بند تان میں          و شمع و علم و نشان میں</p>	<p>۵۴          خورشید صبح کا کل دستار ہو گیا          پھر تار تار جیب شب تار ہو گیا</p>	<p>۵۵          قلم شمع و علم و نشان میں          نور و شمع و علم و نشان میں          نیا کرکشان و علم و نشان میں          و شمع و علم و نشان میں</p>
<p>۵۶          متاثر شکر شبہ خاوری میں گھر گیا          زہ شمع کا سرانجام پہ پھر گیا</p>	<p>۵۷          برقع و اٹھ گیا تھارخ آفتاب کا          بردہ تھا فاش صبح ملع نقاب کا</p>	<p>۵۸          دنیا میں سرخ پوش ملازم حضور کے          بقی بن حلا خلد کے اور قصر لود کے</p>

<p>۱۰۰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ کوثر صدیق تابیبہا بنیاد فضل الوصول وورخان خط وکیل</p>	<p>۱۰۱ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ جانب سے رات بھر کتب طاعت و کتب تجدید کا فوٹو کے ساتھ خط وکیل</p>	<p>۱۰۲ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ</p>
<p>یوں کا عین ہل راہ جہاد لکھ ایک ایک جوان کا لقب نام لکھ</p>	<p>وہو با و فوٹو ہاتھوں کو اور شکر کیا پہنا کفن جہاد کا زیور طلب کیا</p>	<p>وہو اس مکتوبہ آئے ہیں شوشن موتی ہے حضرت خواہو ہیں اور بیع رونی ہے</p>
<p>۱۰۳ وہ فوٹو منسلک وہ صبح اجل تھا وہ فوٹو اذان دانا مست لکھ گیا نبی میں تقیہ تیری میں تھا</p>	<p>۱۰۴ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ</p>	<p>۱۰۵ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ</p>
<p>پانی کے لانے سے تھا جو معذور آفتاب حاضر تھا آفتاب یہی دور آفتاب</p>	<p>سمجھی جدائی بھائی بہن میں جو ہوتی ہے یہ روح فاطمہ عکین خیمہ میں رونی ہے</p>	<p>سمان شام تھی تمھاری سوتلک ہو زندگی حسین کی کل دہر تلک</p>
<p>۱۰۶ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ</p>	<p>۱۰۷ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ</p>	<p>۱۰۸ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ مکتوبہ طالع صفت غفر اللہ تعالیٰ</p>
<p>شہر پہلے پہن میں وضو اب کرنے ہم پانی کا ذکر جانے دو پیاسے مر گئے ہم</p>	<p>کیا دیکھی ہی بٹی مٹی کے وزیر کی رونی ہے ذوالفقار جناب امیر کی</p>	<p>باندھی جو ذوالفقار شہر قلعہ گیر کی قبضہ میں آئی شان جناب امیر کی</p>

<p>۴۱۱</p> <p>بہارِ انوارِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>	<p>۴۱۲</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>	<p>۴۱۳</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>
<p>بولی نہ پاپ سر نہ مان میرے پاس ہے دلی رہے کچے مین اور تیری آس ہے</p>	<p>وہ بولی میرے واسطے کیا اور امام ہے فرمایا تازہ تہیز اور قیدِ شام ہے</p>	<p>ہمان بلا کے پانی سے ترسایا پیاس کو مارا تو پیاسا مارا مٹی کے نواسے کو</p>
<p>۴۱۴</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>	<p>۴۱۵</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>	<p>۴۱۶</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>
<p>شبہ بولے جو شیت حق ہے وہ ہونا ہی ہم کو شہید ہونا ہے اور مشکور ہونا ہی</p>	<p>بی بی کی دوا دی جان گھر آج جاتے ہیں جاتے ہیں اور محسین بھی دین ہم بلاہین</p>	<p>اکسیر طربے جناب کار سوار لانے کو اور رضہ بارگاہ کا پردہ اٹھانے کو</p>
<p>۴۱۷</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>	<p>۴۱۸</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>	<p>۴۱۹</p> <p>بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز بہارِ نازِ گلشنِ ناز</p>
<p>آیا ہونا جان ہی مجھ خستہ جان تلک بہو جگہ سے تہی آخر زان تلک</p>	<p>بابا حسین تم مجھے ہلاکے جاتے ہو صفر اکو بی تم آج تلک بان بھلائے ہو</p>	<p>یون مہربانے فروغ تھا آگے جناب کے جیسے چراغ دن و حضور آفتاب کے</p>

۴۰۰  
 جگر و کبد و دل و کمر  
 کھلے کھینے کی طرح  
 غصہ کی طرح صبح و شام

۴۰۱  
 پیران بکمال و جہان نام  
 لیکن کا تھنا نہ تھنا کا تھنا

۴۰۲  
 کیا شاہ کی شکوہ سو کر گزرتی  
 نقار آسمان جلاں میں

خط شعلہ صبح کے دست نیاز تھے  
 شمس کی بلایں لینے کو ہر دم دراز تھے

سرسکھول کر سن یہ پکاری حسین کی  
 یارب دکھانا پھر بھی سواری حسین کی

اقبال جب کاعرف ہو وہ اک غلام ہے  
 فتح و ظفر نقیبوں کی جوڑی کا نام ہے

۴۰۳  
 جراتی لہر کا مینا ہے اچھر  
 نڈر نہ آگیا تھیں تنہا کی پیر

۴۰۴  
 شہر کی سولہ گھنٹہ سے ملا  
 اور ان میں سولہ گھنٹہ کی پیر

۴۰۵  
 جواہر خاں کا تھنا جلی زین میں  
 خیرات و درود و ملاک تھنا میں

لاگو ہر خرم تھن کو درج سے  
 زہرا کا آفتاب نکلتا ہے برج سے

لشکر نے جب سلام کیا گل کے شاہ کو  
 بھیجا درود حق نے حسینی سپاہ کو

باطل کو حق نے بسمل تیغ غضب کیا  
 ایمان نے بڑھکے کفر سے جزیرہ طلب کیا

۴۰۶  
 شہنشاہ آستان و دنیا  
 خیر العین قیام و عرس علی الفلاح

۴۰۷  
 لکھنؤ کے شہنشاہ  
 دوا و دوا دوا دوا دوا دوا

۴۰۸  
 شہنشاہ و شہنشاہ  
 اور شہنشاہ و شہنشاہ

دل چرخ بندہ پوش کا اُس سے دھڑکتا تھا  
 شہلہ تودہ تھاپ ہو اُس سے دھڑکتا تھا

نفسِ سرمرگر و سواری نے کر دیا  
 شیشہ آندک کا گھل جواہر سے بھر دیا

آ آ کے مگر کہ میں برابر کھڑے ہوئے  
 نوا لکھ کے حضور بہتر کھڑے ہوئے



<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>	<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>	<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>
<p>کیا کہہ کیا یہ شکر قدرت شکوہ تھا گلشن تھا آسمان تھا دریا تھا کوہ تھا</p>	<p>غالب بلند و بخت یہ تھو دو جہان میں گردن کسند میں تھا زمین تھی کمان میں</p>	<p>فولاد پوش فروغ خدا کا دلیر تھے بے زخم کھائے جیتے تھے کفار سیر تھے</p>
<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>	<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>	<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>
<p>جیسے غلامہ چار ملک ذرا الجلال کے ویسے یہ چار غول شہ خوشمخصل کے</p>	<p>وہ خاص جان خار شہ خاص و عام تھے عبدین خواص خاص تھیں غلام تھے</p>	<p>قرنارہوئی پیادوں میں ڈوکر سواروں میں لعنت کا نقشہ مرسین دوزخ قبا لوں میں</p>
<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>	<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>	<p>مرثیہ یوں کہ تو نے جو کچھ فرمایا وہ سب میری زندگی میں بہار بن گیا ہے تو نے میری جان کو زندہ کیا</p>
<p>شہ کے حبیب رسول زمین کے تھے بلبل تھے اس جہن کے تو جہاں اس جہن کے تھے</p>	<p>کوثر سے یوں قریب تھے جیسے حسین کے قربان یاوران شہ مشرقین کے</p>	<p>حجرا کا سندھ شور مبل سے دل گیا غنا قصد آگرم بلاجل سے جل گیا</p>



<p>ان کو دیکھ کر کہنے لگا کہ اس نے اگر وہ اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>	<p>دارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس کو وہ دیکھ کر کہنے لگا کہ اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>	<p>اب اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>
<p>قدرت کے گل کھلے چین کا سنات میں نچوٹے بھول جھڑنے لگے بات بات میں</p>	<p>لازم ہے ہندو غلط کر دن ہو فاس کا یہ جمعہ آخری ہے ہماری حیات کا</p>	<p>بولی نہ رحم آیام سے نور حسین پر نویا بایر مگر نے لگے اب حسین پر</p>
<p>اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>	<p>اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>	<p>اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>
<p>مصحف ہو کیا ولاشہ بدر وحین کی ترتیل کیا ہے رتبہ شامی حسین کی</p>	<p>میں کا شقیہ علوم ہوں خالق علیم ہے داد کی زبان ہے بیان کلیم ہے</p>	<p>گھر کے ابو میں نہ میری خلل ہے ایسا نوک خیر سے زینب نکل ہے</p>
<p>اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>	<p>اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>	<p>اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے اس کے لئے لکھا ہے تو اس کے لئے</p>
<p>والشفع مرتبہ میں علی و رسول میں والآل و مریرے نانا محمد رسول میں</p>	<p>بریں جہانوں کو جہاں کیے ہوئے نقل امام کے لئے خیر سے ہوئے</p>	<p>ہشیار سخت حکم روز جزا کا ہے یاں سامنا حسین کا ہے دان خدا کا ہے</p>



<p>مرثیہ مرزا دیر          جو کچھ میں نے سنا وہ وہ جو کچھ میں نے سنا          جو کچھ میں نے سنا وہ وہ جو کچھ میں نے سنا          جو کچھ میں نے سنا وہ وہ جو کچھ میں نے سنا</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          آواز دی غلام کو تو آنکھوں پر غلام          غلام کو تو آنکھوں پر غلام          غلام کو تو آنکھوں پر غلام</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          کیا باغ میں گھوٹو کو تو نہ مارا          کیا باغ میں گھوٹو کو تو نہ مارا          کیا باغ میں گھوٹو کو تو نہ مارا</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر          یہ مرقعہ رسولوں کی پیغمبری نہیں          وہ بندہ خدا نہیں جو حیدری نہیں</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          در دا جدا مع ہے یہ در و مند ہے          کیا جانے باب تو بکھلا ہے کہ بند ہے</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          نکلا تو غرق دوستی یحییٰ میں تھا          حریف گزرتے بھر کسی جزو بدن میں تھا</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          انصاف کیلئے تشنہ ذوالفقار          انصاف کیلئے تشنہ ذوالفقار          انصاف کیلئے تشنہ ذوالفقار</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          لیکن کس لئے لگا جگر تیرا          لیکن کس لئے لگا جگر تیرا          لیکن کس لئے لگا جگر تیرا</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر          آنے لگی بہشت کی نعمت دماغ میں          حوریں بکارنے لگیں جنت کے باغ میں</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          دریا میں غسل کیجیو یا پانی نہ کیجیو          اور کیجیو تو خواہش کوثر نہ کیجیو</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          اب تو خدا کے ساتھ خدا تیری ساتھ          یہ جہان جہان ہی یہ حیدر کا ہاتھ</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر          فوج میں سے ایک بڑا بھائی          فوج میں سے ایک بڑا بھائی          فوج میں سے ایک بڑا بھائی</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام          اور پھر وہ بڑھ کر ہو گیا غلام</p>
<p>مرثیہ مرزا دیر          یوں تھر تھرا کے خاک پر چرایک گرا          گویا زمین پہ اپنی جگہ سے فلک گرا</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          سنتا ہوں پیاسا حبابِ دلہ لالان          پانی بھلا حرام ہے اب یا حلال ہے</p>	<p>مرثیہ مرزا دیر          خلعت لے لے یہ فاتح بدر و جنیں سے          رومالِ فاطمہ کا لیگا حسین سے</p>

<p>مرثیہ درست خطہ کے لئے نور خدا دیا چراغ عین کے بابائے نبی</p>	<p>مرثیہ دریابی طرح میں چرخ ازل امین کا نقشہ بھی ترسے ہزار جو کبھی کہ الہیت کی تھی یہ جاسوس جگہ خدا تھا خدا سے بڑا</p>	<p>مرثیہ پہلو بجا و نیک خدا عیب دانا پہلو بجا و نیک خدا عیب دانا پہلو بجا و نیک خدا عیب دانا پہلو بجا و نیک خدا عیب دانا</p>
<p>آقائے چوکما تھا اتر اوسکا پاتالین وہ حیدری میں ہوئے شہید جاتالین</p>	<p>کوسون کنارہ ظلم کے گرداب گر گئے غل تھا وہ رو و ذیل سما موسیٰ اتر گئے</p>	<p>لو آتا ہے وہ سامنے شاہ دلم کے لایا ہے کہ بلا میں جو سید کو گھر گئے</p>
<p>مرثیہ بان شمع در کف کلمہ شمع نور دین کی آتش اتر کا بابا</p>	<p>مرثیہ کلمہ شمع در کف کلمہ شمع نور دین کی آتش اتر کا بابا</p>	<p>مرثیہ کلمہ شمع در کف کلمہ شمع نور دین کی آتش اتر کا بابا</p>
<p>پھر یہ بخت قدم بجا وہ عین کجا حقاکہ آسمان کجا اور زمین کجا</p>	<p>خردہ دیار روشن ہے یہ جبرئیل کو پھر آگ سے علی نے نکالا خلیل کو</p>	<p>کمد و ہمارے تیرون سے سینہ بکرہ زینب نے دو دم بخشا نشانار اپنا سر کرہ</p>
<p>مرثیہ علی نقیہ کے کلمہ جادو ظلمت کے نور سے ایمان جادو</p>	<p>مرثیہ لو حالوں کا ابرو خضر علی پانی ہو چھپے تیرے خورشید کی</p>	<p>مرثیہ پانی ہو چھپے تیرے خورشید کی پانی ہو چھپے تیرے خورشید کی</p>
<p>بنت کو کس طریق سے حرم محل گیا عمر پہ ماہ چاہے وہ یوسف نکلیا</p>	<p>دولاکھ کلیان یقین اور اک نہال تھا یہ نہال فصل خدا سے نہال تھا</p>	<p>زینب کے شیریں چھوٹے سے قول کر لکار کر پہنچا دینے کو کھول کر</p>







<p>۱۴۴ تھیں اب میں نے تو کبھی باز نہیں ناگاہ آ کر غنیمت ہے اگر کیسی لگے تھیں اب میں نے تو کبھی باز نہیں ناگاہ آ کر غنیمت ہے اگر کیسی لگے</p>	<p>۱۴۵ جس کو چاہے گا تو کبھی باز نہیں ناگاہ آ کر غنیمت ہے اگر کیسی لگے تھیں اب میں نے تو کبھی باز نہیں ناگاہ آ کر غنیمت ہے اگر کیسی لگے</p>	<p>۱۴۶ جس کو چاہے گا تو کبھی باز نہیں ناگاہ آ کر غنیمت ہے اگر کیسی لگے تھیں اب میں نے تو کبھی باز نہیں ناگاہ آ کر غنیمت ہے اگر کیسی لگے</p>
<p>وہ بولی ہاتھ رکھ کے دل یاں یاں پر سوچتی ہے فاطمہ مسلم کی لاش پر</p>	<p>یالا لاکھ پیار سے پیار سے حسین کو توڑ کر کچھ پھونکے ہمارے حسین کو</p>	<p>تو نے کیا ہے خوش بسیر بو تراب کو جو تھوڑے پوتے تھانے تیری کاب کو</p>
<p>۱۴۷ تو نے کیا ہے خوش بسیر بو تراب کو جو تھوڑے پوتے تھانے تیری کاب کو</p>	<p>۱۴۸ تو نے کیا ہے خوش بسیر بو تراب کو جو تھوڑے پوتے تھانے تیری کاب کو</p>	<p>۱۴۹ تو نے کیا ہے خوش بسیر بو تراب کو جو تھوڑے پوتے تھانے تیری کاب کو</p>
<p>یہ تو بھلا بھتیجا ہے جھکوہ روتی ہے شیوہ جو مرے ہیں تو غزاوار ہوتی ہے</p>	<p>تہا نہ دان ہر اول لشکر کو روئے یاں آ کے میرے ساتھ بہتر کو دیئے</p>	<p>واجب ہے ہر جھکوہ کو عالی وقار ہو ماہجائیں اب حضور تو خادم سوار ہو</p>
<p>۱۵۰ تو نے کیا ہے خوش بسیر بو تراب کو جو تھوڑے پوتے تھانے تیری کاب کو</p>	<p>۱۵۱ تو نے کیا ہے خوش بسیر بو تراب کو جو تھوڑے پوتے تھانے تیری کاب کو</p>	<p>۱۵۲ تو نے کیا ہے خوش بسیر بو تراب کو جو تھوڑے پوتے تھانے تیری کاب کو</p>
<p>پڑے کے پیچھے روتی ہیں اماں جناب کی اور ان کے ساتھ روح رسالت آپ کی</p>	<p>احسان کبھی نہ بھولنے اہل حرم ترا بابا کے ساتھ فاتحہ دیوینے ہم ترا</p>	<p>مجھ سے بھی مہربان زیادہ بتول ہے لشت پناہ روح جناب رسول ہے</p>

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

میت در پیل فوج چهار دمو گئی  
سردنگ زرد او را که هوا زرد مو گئی

شکر تاب آه و اشک من آل عبا کی  
میر کو موافق آب و هوا کر بلا کی

خورشید کو تپ آئے اگر سنا کر  
تپ کا بخار جاسے جو یہ رخ دو کر

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطنت  
موتی درین صفت است که  
نصف انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف  
انسانیت است و نصف

سلطان شریف جو فردن با تہ آئے  
چالیس در صحن شہادت کھائے

حسین کہ نام نامی شیر احمد نسیم  
میں نزدیکی کتاب خدا میں سند نسیم

کئے میں مجددہ کام از میان کردگار کو  
رنگے میں گرد موتی نگہ دائے شہاد کو

<p>عالم دو تون کوئی تکتے ہیں تکیا جو تون کوئی تکتے ہیں تکیا تو تون کوئی تکتے ہیں تکیا تو تون کوئی تکتے ہیں تکیا</p>	<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>	<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>
<p>و دون لبون کا قند کر زبان ہے یہ جان میں سخن کی سخن انکی جان ہے</p>	<p>دیکھو بدن پارس زرہ خوش نما کی تھان سیما آب آئینہ یہ ہر قلم خدا کی شان</p>	<p>دم بھر بھی آشنا نہیں یہ غرب ترق کا دل سوہری ہوا کا ہوا خواہ برق کا</p>
<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>	<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>	<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>
<p>قامت پہ ہر رخ کی تجلی دو چند ہے خورشید حشر اک قد آدم بلند ہے</p>	<p>عنک جبکہ چار طرف دیکھ لیتے ہیں بس مخین کا غور و شرف دیکھ لیتے ہیں</p>	<p>گرمی میں آگ ہو تو یہ نرمی میں خاک ہے عیون سمٹ آئے وہاں صفا و پاک ہے</p>
<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>	<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>	<p>عالم نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا نہی کی تکتے ہیں تکیا</p>
<p>کیا لگیوں یہ ناخن پر آرق تاب ہیں وہ دس ہلال ہیں تو یہ س آفتاب ہیں</p>	<p>اتک علی سے تاب علی اس مانے میں دیکھیں ہیں چار امام بھی گھڑانے میں</p>	<p>آئینہ اسکے رخ پہ جو اہنیا در کرے یہ اوسمن اپنے سایہ سے پہلے گزر کرے</p>

<p>عالم میں یہ سپوا جو آباؤ کا پہن پہن کر کھڑے ہو اعلیٰ کے پہن پہن کر کھڑے ہو اعلیٰ کے پہن پہن کر کھڑے ہو اعلیٰ کے</p>	<p>عالم کون لاکھ شہر کی طرح تیرے لیے ایک کھنڈے کی طرح تیرے لیے ایک کھنڈے کی طرح</p>	<p>عالم غواص شمع شمع شمع غواص شمع شمع شمع غواص شمع شمع شمع</p>
<p>میدان بانون اٹھ گئے اور غریبی گئے مدا اٹھا پچھ خون نے ٹھہرے پھر گئے</p>	<p>عالم عالم کیون ہو نور حسین آفتاب پر سجدہ اچھی کیا ہے در بو تراب پر</p>	<p>عالم پانی کے نام کو نہ کہیں آبر و ملی غوط کو جوئے زخم بصد تجوی ملی</p>
<p>عالم کھنڈے کی طرح شمع شمع کھنڈے کی طرح شمع شمع کھنڈے کی طرح شمع شمع</p>	<p>عالم جھجکا کر نہ ہو کچھ دل سپاہ جھجکا کر نہ ہو کچھ دل سپاہ جھجکا کر نہ ہو کچھ دل سپاہ</p>	<p>عالم اندر سے شمع شمع شمع اندر سے شمع شمع شمع اندر سے شمع شمع شمع</p>
<p>گو مکر و حیلہ ظالموں کے آگ کل میں تھا اوسوقت بھاگنے کے سوا کچھ نہ ملین تھا</p>	<p>عالم حر کو حسین کو مبارک نہ یہ ہو ابن نہ ڈھلتے پائے کے سید نہیں ہو</p>	<p>عالم اک مدھر کو بھی یہ صفاد بھکر ہوا ہاتھ اکھڑ نہ بیخ کا ناخن بھی تر ہوا</p>
<p>عالم بے خوف نہ تھی کھانچا بادیہ نیا بادیہ بے خوف نہ تھی کھانچا بادیہ نیا بادیہ</p>	<p>عالم خون کی طرح خون کی طرح خون کی طرح خون کی طرح خون کی طرح خون کی طرح</p>	<p>عالم غواص شمع شمع شمع غواص شمع شمع شمع غواص شمع شمع شمع</p>
<p>حر کو بھی نہ دکھا تھا اس زین زین سے انسان فرشتہ بن گیا ملکر تیسرے سے</p>	<p>عالم لنک تھا یا کہ آگ کا دیا تھا جوش میں نقارے شوہیں گے کہ تابل خض میں</p>	<p>عالم یون غرق آب تیغ تک طرف تھے حد ویدر کا نام بھی بالکل ڈبوتے تھے</p>

<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>	<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>	<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>
<p>حیرت و جان فدا ہوئی قالب کھرا رہا کشتی کو غرق ہو گئی لنگر پڑا رہا</p>	<p>غل تھا کہ آج تیغ شرم دم کے ہاتھ سے پانی بھی ہاتھ دھو گیا اپنی حیات سے</p>	<p>حیرت ہو گئی کے بھی نہ گرا نہ زمین پر تن گرا نہ زمین پر سر بھجانہیں پر</p>
<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>	<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>	<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>
<p>اہل حسد کو درس اودھر آہ آہ کا خور و ملک درد اودھر واہ واہ کا</p>	<p>دم اُس دھوئین کے ساتھ ستر کو ہوا ہوا اور پیچھے پیچھے جسم بھی پونچا اور ہوا</p>	<p>سب تن و تن قدم سو قوم خاک سے اٹھا اک شوہر واہ واہ کا افلاک سے اٹھا</p>
<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>	<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>	<p>حاصل درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب درد و غم و کسب و کسب</p>
<p>ملاح مگر کا سرور والا گھر ہوا اور رہبر و عدم وہ گروہ گھر ہوا</p>	<p>تخنہ نہ کچھ ترہ کا تھا اس حسام میں ہر سو تھا بر ترہ ترہ اہل شام میں</p>	<p>سیکھ صبا کو آئی صدا آسمان سے تخم تخم کے تیر چھپتا ہو حرکی کمان سے</p>





<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>	<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>	<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>
<p>سینہ پہ بھکڑا ہوا سرا تار لگا اور سرا تار کر تری چادر تار لگا</p>	<p>لیلو قسم غریب سیر سیر کی لو تیرے کارو میں نے شہادت قبول کی</p>	<p>دل کو فور در دست ہو قصد آہ کا لیکن نہ نام لیتا ہوا اسم بھی شاہ کا</p>
<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>	<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>	<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>
<p>اقا عالم کے سایہ میں جلو بٹھاتے ہیں حیدر ریز سایہ طوبی بٹھاتے ہیں</p>	<p>نوارہ خون دل کا بہا آہ زین پر اور یا حسین کیکے گراہ زین پر</p>	<p>یہ کیکے ایسا تر یا کہ ہر زخم بھٹ گیا انکھوں کی پٹی پھر گئی اودم اٹ گیا</p>
<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>	<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>	<p>مرثیہ نوزاد میر کے لئے جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا مطلب یہ ہے کہ میر کے لئے جو شعر لکھا گیا غلامی میں لکھا گیا اور جو شعر لکھا گیا</p>
<p>بابا سو کہو پیاسی کا لشکر بھی آتا ہے پھر کھے کوزہ دو دھاتھر بھی آتا ہے</p>	<p>یون شاہ بقرار ہے مہمان کے واسطے یعقوب جیسے یوسف کنعان کے واسطے</p>	<p>اصحاب گرد لاش کے تھر شور و غین میں خمر مسکرا رہا تھا کنار حسین میں</p>

۵۴۵  
 کہتے ہیں جب قریب ہی شہر کی بارگاہ  
 مرغوش شمعہ بنارونے لگا جان نشان شاہ  
 بوجھا ز فقیون نے تو یہ بولا وہ خیر خواہ  
 کہ از روٹوری ہی جاتی ہے آہ آہ

گم زور پیاس سے مرا آقا ہے کیا کہوں  
 آقا یہ میرے تیسرا فاقہ ہے کیا کہوں

۵۴۶  
 بولے رفیق شہ کے بجا لائیں کلے ہم  
 بانی نہیں ہے اور تو سب چیز ہے ہم  
 کیا از روٹور ہے کچھ شہر پیاس کی قسم  
 وہ بولا کوئی دم کا ہے مہمان ملکیم

ہاتھوں پہ اپنے رکھ لو تن پاش پاش کو  
 نیمہ کے گرد لیکے پھر د میری لاش کو

۵۴۷  
 نہتے یہ کہتے گر کیا خفت کا دستار  
 زینب بکری ڈیوڑھی ہی ہو جو کے بیقرار  
 بن یون ترے نشان تو شہر پہ بے نشان  
 بین تیری لاش پوری آمان بھی بیکار

بس ایرو سیر حشر تھا زینب کے مین پر  
 روئی تھی یون ہی جا کے وہ لاش حسین

[illegible]

<p>علم چہ از دوزخ کو تھام کر کھڑا اور بار و بار سے جی بے یار پیار کو دروازہ بیکار صغیر کو منہ میں نہ لگا</p>	<p>علم بہشتی بیوی ازین عالم کے شہین سے سب سے بڑا از بوسہ کا تھین لے لگا مین سے کہتی تھی مینا نے غلام</p>	<p>علم کھانے سے نہ تھوڑے عین کھانے سے نہ تھوڑے عین کھانے سے نہ تھوڑے عین کھانے سے نہ تھوڑے عین</p>
<p>دیکھا کہ ہم کو جو عین سب آدھ پیسے کے مشتاق کھڑے مین</p>	<p>جان اپنی عیث تھی بیان اب ہم مین نہیں طاقت ہو کہ ہم مین</p>	<p>دختر فریقان شہ عرش نشین کی کچھ دھوکہ آتی ہے سواری شہین کی</p>
<p>علم اے غلام دوزخ کا گاہ نور تھی تھیں صد آہستہ کی میں غلام کے حلقہ میں نہ تھیں بے یار</p>	<p>علم تو نے از کما ہی جا رہی تھی تو نے از کما ہی جا رہی تھی تو نے از کما ہی جا رہی تھی تو نے از کما ہی جا رہی تھی</p>	<p>علم کے غلام فیاض و دلکش کے غلام فیاض و دلکش کے غلام فیاض و دلکش کے غلام فیاض و دلکش</p>
<p>ای اہل ملن حسین میر کیا بیٹھے ہو گھر میں گھر لٹ گیا احمد کے تواسے کا سفر میں</p>	<p>یو جہ بہ حال تھیں اس دم سے جی کی اند کرے خیر حسین ابن علی کی</p>	<p>عصہ میں کچھ دن میں حسین آئے ہیں صغیر لینے کے لیے اہل ملن جاے ہیں صغیر</p>
<p>علم ای اہل ملن حسین میر کیا بیٹھے ہو گھر میں گھر لٹ گیا احمد کے تواسے کا سفر میں</p>	<p>علم نہ تھیں دلا سارا بجا بجا نہ تھیں دلا سارا بجا بجا نہ تھیں دلا سارا بجا بجا نہ تھیں دلا سارا بجا بجا</p>	<p>علم نہ تھیں دلا سارا بجا بجا نہ تھیں دلا سارا بجا بجا نہ تھیں دلا سارا بجا بجا نہ تھیں دلا سارا بجا بجا</p>
<p>پہتا کفن بھی نہ حسین ابن علی کو کیا دے جواب اس کا قیامت میں بھی کو</p>	<p>لو گھوڑے کے اوپر علی گھر کی بلاتین مٹھ جوم کے لو جھو لے مین اصرار کی بلاتین</p>	<p>اب آمد فرزند رسول دوسرا ہے بالوں جو گھر آج بہار تو بجا ہے</p>



<p>۱۵۰ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>	<p>۱۵۱ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>	<p>۱۵۲ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>
<p>دیتی تھی ندامت ہوا دوح بھی بدو کر نریا دہن آئی ہون بھائی کی ہو کر نریا دہن آئی ہون بھائی کی ہو کر نریا دہن آئی ہون بھائی کی ہو کر نریا دہن آئی ہون بھائی کی ہو کر</p>	<p>جو حشر کہ رحلت تو میری ہوا تھا اس دن بھی وہی حشر میری ہوا تھا اس دن بھی وہی حشر میری ہوا تھا اس دن بھی وہی حشر میری ہوا تھا اس دن بھی وہی حشر میری ہوا تھا</p>	<p>اب نہ منیت غم دیدہ کی بات کر دے سجھاؤں گسٹھ سے ملاقات کر دے سجھاؤں گسٹھ سے ملاقات کر دے سجھاؤں گسٹھ سے ملاقات کر دے سجھاؤں گسٹھ سے ملاقات کر دے</p>
<p>۱۵۳ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>	<p>۱۵۴ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>	<p>۱۵۵ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>
<p>کیا وجہ سواری مری اسجا چوٹری ہے بولا کوئی صنم بیان مریوش پری ہے بولا کوئی صنم بیان مریوش پری ہے بولا کوئی صنم بیان مریوش پری ہے بولا کوئی صنم بیان مریوش پری ہے</p>	<p>وہ زین ڈھلا گھوڑا ہر زندگی کا دیکھو وہ علم آتا ہے عباس علی کا دیکھو وہ علم آتا ہے عباس علی کا دیکھو وہ علم آتا ہے عباس علی کا دیکھو وہ علم آتا ہے عباس علی کا</p>	<p>وہ کہتی ہو بھائی ہمارا گیارن میں بیواری میں ہو کے بھاؤنگی وطن میں بیواری میں ہو کے بھاؤنگی وطن میں بیواری میں ہو کے بھاؤنگی وطن میں بیواری میں ہو کے بھاؤنگی وطن میں</p>
<p>۱۵۶ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>	<p>۱۵۷ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>	<p>۱۵۸ کتنی تھاکھائی با سید الشہید کتنی تھاکھائی با سید الشہید زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار زبان گھر خاطر کا گشت کیا بار</p>
<p>میں سنتی ہوں آواز مجھے تھی صنم تم کہہ بلا میں تری ماں لیتی ہو صنم تم کہہ بلا میں تری ماں لیتی ہو صنم تم کہہ بلا میں تری ماں لیتی ہو صنم تم کہہ بلا میں تری ماں لیتی ہو صنم</p>	<p>اس نٹ کی ملکہ جلو ہے ادبی ہے یہ آتش راوے حسین ابن علی ہے یہ آتش راوے حسین ابن علی ہے یہ آتش راوے حسین ابن علی ہے یہ آتش راوے حسین ابن علی ہے</p>	<p>حسرت کوئی لشت بدیوار کھڑا تھا ہر کوچہ میں ایک پہ پہوش پڑا تھا ہر کوچہ میں ایک پہ پہوش پڑا تھا ہر کوچہ میں ایک پہ پہوش پڑا تھا ہر کوچہ میں ایک پہ پہوش پڑا تھا</p>



[illegible]

۱۶۴

مظہر سے ارشاد کیا یا دل غمناک  
لے آئے سرے مان جلنے کی دھن بھری پوٹا کر  
حاضر کیا فتنہ نے وہ پیرین صد جا کر  
نہیں تھے پوٹا کر سے کہا سر پر اڑا خاک  
پیرین خاص حسین ابن علی ہے  
تختہ ہے بھی اور نشانی بھی یہی ہے

۱۶۵

ان کے بدن کو سو گھوڑے لہو کی کھڑکے  
یہ فاطمہ کا دودھ لہو سے کہے بہا ہے  
جدید یہ کہ تیراں سے یہ ملیوں چھپا ہے  
جہاں کا بدلتا بھی یوں غزال ہوا ہے  
اور اس کے سوا حلق پہ کس تیغ چلیا ہے  
جس طرح کہ ہوا جن حسین ابن علی ہے

۱۶۶

مظہر نے وہ پوٹا کر لکھ چھپے گلائی  
اور بین کر کے لگی شمشیر کی جلائی  
اس ظلم سے مارا تھیں فائق کی مٹائی  
تہ تیغ یہ کچھ ہو گئی بیداد و سفسرین  
اور ہائے غفلت زدہ بچھی ہیں گھبرین

۱۶۷

سنتی ہوں نشانہ تجھیں۔ تیراں کا بنایا  
سنتی ہوں کہن آپ کے لاشے نے نہ پایا  
سنتی ہوں کوئی آپ کو روئے بھی نہ آیا  
سیدھے چھپی زار سے تھے غم و غم و غم  
اُس شہر میں کیا یا سے مسلمان ہیں تھے

۱۶۸

کہ شہر کو میرا کہ شہر میں تیرے ہونے  
کیا علیٰ مری شکل کو کیا میں تیرے ہونے  
نہ ہو گیا اُمت نہ خدا میں تیرے ہونے  
کیجے بھجے احسان تو کیا میں تیرے ہونے  
اُسے خسرو میں اسے شہر نہ کیا ہونے  
لکھنؤ کی مری لکھنؤ کی مری

<p>۴۱</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۲</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۳</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>پھر نہ شیر بہین وہ نہ کتا نہ بونچے قید خانے سے چھپے گورکنار سے بونچے</p>	<p>نہری صبح بڑی دھوم سے مہمانی ہے حلق پر تیغ ہر جلا دے قربانی ہے</p>	<p>بھوکھی زینٹ نہ کھین لے کر بھلاؤ گلی کھچے بیاضہ زین قاسم اکبر کے بلاؤ گلی کھچے</p>
<p>۴۴</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۵</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۶</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>اگے تھدیر کے رستہ میں نہ تدبیر چلی طوق نہ تھنے گلے نکلے تو ہنسی چلی</p>	<p>مسند میں جھٹاکے کہنے لگی آرام کرو لوڈیو لے لے کھا کھا نیکا سدا ختام کرو</p>	<p>روکے جلائے کوٹھ پویش میں ہوتی ہے کیوں سید پویش توڑ کے لیے روتی ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۸</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۹</p> <p>تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تو کہیں کہیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>آس رکھتے تھے کان پاس رسالی ہوگی یہ تھا علم سترن میں جدائی ہوگی</p>	<p>ابھی بے گورہیں باغسل کفن پایا ہے دھول پائی پر رہا کرتی ہے باسا یہ ہے</p>	<p>اکٹت سر اسیر سید دہو پویش ہو نہیں دہم ماہ محرم سے سید پویش ہو نہیں</p>



<p>۱۔ کلمہ شریف          اے کلمہ شریف جو بجاوے اور پڑھاوے          ہر کوئی دنیاوی و دینی کاموں میں کامیاب ہوگا          بانی نبی ہونے کی بنا پر اور ان کی پیروی کرنے والوں کی بنا پر          اسے بلا امر و نہی اور بلا خوف و امید پڑھنا</p>	<p>۲۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>	<p>۳۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>
<p>۴۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>	<p>۵۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>	<p>۶۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>
<p>۷۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>	<p>۸۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>	<p>۹۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>
<p>۱۰۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>	<p>۱۱۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>	<p>۱۲۔ کلمہ شریف          ہر کوئی جو اس کلمہ شریف کو پڑھے اور اس کی باتیں          اپنے دل سے کہے اور اس کی باتیں اپنے دل سے کہے          اس کی ہر بات قبول ہوگی اور اس کی ہر بات قبول ہوگی</p>

<p>۴۱</p> <p>آنقدر سوئے کہ کھلے دل سے نہ بکھر سکا آنقدر سوئے کہ کھلے دل سے نہ بکھر سکا آنقدر سوئے کہ کھلے دل سے نہ بکھر سکا آنقدر سوئے کہ کھلے دل سے نہ بکھر سکا</p>	<p>۴۲</p> <p>بہشت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی بہشت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی بہشت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی بہشت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی</p>	<p>۴۳</p> <p>خاتم الخاتم خاتم الخاتم خاتم الخاتم خاتم الخاتم خاتم الخاتم خاتم الخاتم خاتم الخاتم خاتم الخاتم</p>
<p>۴۴</p> <p>اٹھ کے عمارت نے تو جہنم کا بیان دکھلا اٹھ کے عمارت نے تو جہنم کا بیان دکھلا اٹھ کے عمارت نے تو جہنم کا بیان دکھلا اٹھ کے عمارت نے تو جہنم کا بیان دکھلا</p>	<p>۴۵</p> <p>جنت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی جنت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی جنت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی جنت میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی</p>	<p>۴۶</p> <p>نہ تو ساق میں نہ خونی نہ گندگار میں ہم نہ تو ساق میں نہ خونی نہ گندگار میں ہم نہ تو ساق میں نہ خونی نہ گندگار میں ہم نہ تو ساق میں نہ خونی نہ گندگار میں ہم</p>
<p>۴۷</p> <p>کون کا کون کا</p>	<p>۴۸</p> <p>کون کا کون کا</p>	<p>۴۹</p> <p>کون کا کون کا</p>
<p>۵۰</p> <p>نہ لکین کہنے لگے تیرے جنا آہو بچی نہ لکین کہنے لگے تیرے جنا آہو بچی نہ لکین کہنے لگے تیرے جنا آہو بچی نہ لکین کہنے لگے تیرے جنا آہو بچی</p>	<p>۵۱</p> <p>کون ہو نام نہ لکے مجھے آگاہ کرو کون ہو نام نہ لکے مجھے آگاہ کرو کون ہو نام نہ لکے مجھے آگاہ کرو کون ہو نام نہ لکے مجھے آگاہ کرو</p>	<p>۵۲</p> <p>داوا صاحب عقیل بن ابی طالب میں داوا صاحب عقیل بن ابی طالب میں داوا صاحب عقیل بن ابی طالب میں داوا صاحب عقیل بن ابی طالب میں</p>
<p>۵۳</p> <p>کون کا کون کا</p>	<p>۵۴</p> <p>کون کا کون کا</p>	<p>۵۵</p> <p>کون کا کون کا</p>
<p>۵۶</p> <p>خون میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی خون میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی خون میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی خون میں نہ تھی نہ جہنم میں نہ تھی</p>	<p>۵۷</p> <p>خاص امیر بھی و احمد مختار بھی ہیں خاص امیر بھی و احمد مختار بھی ہیں خاص امیر بھی و احمد مختار بھی ہیں خاص امیر بھی و احمد مختار بھی ہیں</p>	<p>۵۸</p> <p>رحم کر شیخ کہ سید بھی ہیں مہم بھی ہیں رحم کر شیخ کہ سید بھی ہیں مہم بھی ہیں رحم کر شیخ کہ سید بھی ہیں مہم بھی ہیں رحم کر شیخ کہ سید بھی ہیں مہم بھی ہیں</p>



<p>مرتبہ مرزا دیر کما حقہ کے لئے آقا کی وہ بیکار کا غلام اسکا میں جو بچہ کل آقا کے خالق کی یاد دلاؤ</p>	<p>مرتبہ مرزا دیر بولا عاقل کہ اگر خوب کی بخت وہ بیکار کر دیکھو کہ اس کی بخت میں نہیں ہے تو نہیں ہے جو بچہ والہ بختوں کی یاد دلاؤ</p>	<p>مرتبہ مرزا دیر کلیں اس بخت کی فانی کی بخت میں اس بخت کی فانی کی بخت کوئی بخت نہیں ہے بانی کی بخت</p>
<p>ان بیہوش کو مان دے تو کل آقا پھر اسی تیری غلامی میں بجا آقا ہوں</p>	<p>ابھیں مان بیکار کے قدموں کے تے جنت ہو حشر میں تیرے ہی مار ہو یاں لعنت ہو</p>	<p>شوق کو اور ہر اک صدمہ و اذاد کھلا پر نہ بھیا کا بخت نہ تھا سالا شاہ کھلا</p>
<p>مرتبہ مرزا دیر نہ تھا لبتا نہ فریاد نہ زاری نہ تھا لبتا نہ فریاد نہ زاری بیکار دیکھو اسکا کیا درون کی غلامی صیغہ میں نہ بیکار نہ بیکار</p>	<p>مرتبہ مرزا دیر نہ تھا لبتا نہ فریاد نہ زاری نہ تھا لبتا نہ فریاد نہ زاری بیکار دیکھو اسکا کیا درون کی غلامی صیغہ میں نہ بیکار نہ بیکار</p>	<p>مرتبہ مرزا دیر نہ تھا لبتا نہ فریاد نہ زاری نہ تھا لبتا نہ فریاد نہ زاری بیکار دیکھو اسکا کیا درون کی غلامی صیغہ میں نہ بیکار نہ بیکار</p>
<p>حلق سادات کو تلوار جو مل جاو گی قبر حیدر کی بخت میں ابھی مل جاو گی</p>	<p>بچے مرکار یا چھوٹے کو بڑے بھائی نے موت سے اسکو بھیا دوسرے تمنائی نے</p>	<p>ہاں حضرت میں کچھ بولے ہم دیکھتے ہیں ہم گئے ملے ہیں اور آپ جدا ہوئے ہیں</p>
<p>مرتبہ مرزا دیر بیکار دیکھو اسکا کیا درون کی غلامی صیغہ میں نہ بیکار نہ بیکار</p>	<p>مرتبہ مرزا دیر بیکار دیکھو اسکا کیا درون کی غلامی صیغہ میں نہ بیکار نہ بیکار</p>	<p>مرتبہ مرزا دیر بیکار دیکھو اسکا کیا درون کی غلامی صیغہ میں نہ بیکار نہ بیکار</p>
<p>کے یہ اصل دریا وہ خوش اعمال ہوا از بیک سے آجوتہ پھر سے جدا اصل ہوا</p>	<p>دیر لکھنے کی نہیں خاتمہ اک بات میں ہو سر سے پاس تو تلوار سے ہاتھ میں ہو</p>	<p>مجلو لکھنے کے گلے بارگشت ہوئی ہیں خون چیر کر چیر لکھتے ہیں اور دلی تیرے</p>

۱۰

یہ دہشتناک کار سہ گہرا اس کا بھی قلم  
لاش بھی تھی ترخہ گہی اسے واسے ستم  
وطن لاشوں کو شکر نے ببا یا باب  
بہرہ مردم آبی ہوا یا پانی ادب

دوب کر نہرین کو ترکے کنارے پہونچے  
آئی حیدر کی صدا پاس ہمارے پہونچے

۱۱

سبح برائے بنین تفکر یا کا مقدور ہے  
شکر مداحن بن قس نے کیا شور ہے  
سیر و وس کی دنیا میں ہر منظور ہے  
اب کو کلین شہر دین روضہ نور ہے

سوح ہو داخل جنت شہدائین ملکہ  
پاک ہو خاک حری خاک شفا میں ملکہ

۱۲

کبھی غریب نہ مالہ و فقر یاد کرو  
اور دل کو ہر اک حکمت سے آزاد کرو  
اگر کبر اور اضعاف کو کیا تنبیہ کرو  
بیکر کے احسان و راز یاد کرو



نغمہ نغمی در گلشن تایخ طبع عند لیب گلستان فصاحت بلبل چمنستان بلاغت افضل الامثال  
ولا قرآن مولانا محمد حامد علی انصاری صاحب افسر صحیح مطبع ہذا خلف اکبر حافظ اعلام علی انصاری  
رئیس شاہ آباد ضلع ہر دہائی شاگرد امیر الشعراء حضرت امیر بنیالی لکھنوی مدظلہ العالی تفریط کامرہ

کلام و سیر عطار و شمس	افضل خداوند کوں مکان	بخط اعلیٰ پھر بھرت چھیا	برائی مراد دل واکران
چھیا او سکے طبع میں جو پڑا	کریم النفس بخشم ذی نشن	خیاب لو لکھنور و لکھن	تیرہ یں جن کی قلم زبان
نہیں نہ نہیں نہ نہیں نہ نہیں	زمانے میں ایسا کوئی دردوان	نوائے تین کی موجود جو	تو ہون نشین او سکی کیوکر بیان
سخی و مخبری میں طرح	ہو ایسا کوئی دوسرا کہان	فقیروں نے رکھا ہر دہ تھاد	غریبوں پہ رہتا ہر دہ مرہبان
خطاب نے بیایا ہر آئی آئی	زکریا پیش بعد عزو شان	ساقب میں اگر کاشک کو	گردن بگیا سحر اسکی بیان
مطالع میں وہ آئی جاری ہے	گردن ہو کر فیض جنب عیان	میں ہو رہے شرق و غرب	ہو کھنیا با نسی پیر جوان
اد و دہ میں جو اسکا مطبع پڑا	اسے جاسب میں خورد و کلات	ملا واد و دہ کو جو انصاری	تو ہونا میں طبع اسید عیان
جو دوسرا مطبع کا پیرور	اس کی ہر ایک شاخ یہ بھی کلات	اوں کے کلام میں ہر شے	میں ہر اہم رشک باغ جنان
ہر ایک قسم کے آدمی ذی شہر	خدا کی قسم میں ہر ایک کی	کمالوں کے بنام میں ہر شے	کر کر کر کوئی بی طاقت کمان
میں کیا پیرور ہر میری مدح کیا	نظر کی ہر جگہ میں سب عیان	یہ جگہ کوں اب عار پر نام	قبول سکھو میرے نظرات جان
الہی یہ منشی بابد لا بد	یا قبال شمت ہر کامران	عدا سکھو میرا و پالان دون	ہو خواہ اس کے رہیں شادمان
دعا دیکے اب محلو لازم ہوا	جو مطلب اہلی لکھنور بیان	لکھنور مرثیہ کے نصف کا	اوں اسکی تادیو کا بیان
جناب سلامت علی و سیر	کلمہ حق سرور شاعران	تھے ہر شعر اس کے خیال کیل	طبع اللسان و فصیح البیان
یہ دونوں سیرت استاد تھے	نظر ایک پایا ہوا سب کمان	خدا نے دیا تھا وہ تیرہ یں	ہو میں ختم و نو نہ استادان
تھے مانند شیر و شکر مٹی	یہ دونوں تھے در قابل ہر کیان	ہوا در زبانی شاعران	پیر شکر کوئی پر بیگمان
یہ دونوں تھے ہر شے پر کار	پڑا اتحاد ان کے تھا و میان	اکتیں شاعران کوئی نو کھن	ہو آئی سخن میں تادیو مرہبان

کرو اسکو محمول بر اتحاد	نہ کچھ اور سمین کرو این آں	کلام انکے پتہ زبان اکی ہوا	بری مشہور انکے سار بیان
غلا انکو جنبت میں داخل کرے	طفیل خباب شہ مرسلان	چھپانکے جو مرتبہ جب بھی	خزیدہ کھنیں لگئے دیکے جان
چھپی سری جلد تین بار	اسی مطبع میں پہلے جسک بیان	تبفصیل بننے لکھا پشتر	تبھی مخدوم ماخاد مان
صاحب محمد تصدق حسین	مصححین مطبع کے وہ بگمان	بڑی نکتہ سنج اور بڑے نکتہ	بڑے مولوی اور بڑے نکتہ دان
انھوں نے طے کام میں کیے	کردن انکے بیان میں دیکھان	جو اعلاطی چھپے پہلی با	وہیں کتابوں کی غلط فہمان
ابھین مولوی نے نکالا کھن	بڑی جانفشانی اور حیران	جو تھا غیر مورد ہونے کا	غرض کھن میں لازم کہیں کھن بیان
کیا دوسرا کام اس سے بڑا	کردن اسکو بھی سبک میں بیان	کیے تھو کھن کے جہان بے حیر	کلام دیر سنہور پہ مان
مائے و حضرت نے سطور	ہوئے معترف کئے بس سچ	ہوئی ہوگی خوش روح مرزا کو	خدا جہاد انکویان اور دہان
غرض اب بھی جلد یہ پہلی بار	اسی مطبع کی شاخ میں بگمان	یسا نکاح صحیح لازم ہونے	کہ میں پیشی صاحب مرے قردان
جو کچھ ہو سکا بنے محنت کیا	جہان کچھ اب گرا یا یا دہان	جہان پر سجدہ کیا کچھ قہو	کہ ہر دم طبیعت نہیں ایکسان
نورجیٹ مطبع سے شہرہ لیا	کر دہ بھی بڑا شخص ہے نکتہ دان	خس خاں سی بن دہ شاد	اور اردو تو ہر خاص اُسکی زبان
وہ کتابوں کا رسی میں غزل	کہ کہتے ہیں جہ طرح اہل زبان	دہنشی ہر نام کا بھگوانیل	خدا کی قسم ہر بڑا بھاگوان
وہ کامل ہے تاریک گوی میں بھی	وہ اس فن میں کرنا سہا دیا	غرض جلد جسم یہ گل چھپ چکی	فطرت میں بہن بڑی خوبیان
سینا تھا انگریزی اریل کا	اٹھانہ سوری نو تو کھن میں بگمان	خیال آیا کچھ لکھوں اس طبع	کہ اس کے یاد زبان آوران
یہ ایک جتنی سیری مشکل یہ حل	یہ آئی غریبے ناگمان	کہ حامد زلفے دے اس طبع	لکھو ذکر آں رسول جہان

## خاتمہ طبع

لہذا محمد کہ یہ جلد دوسری جلد ہے مرتبہ مرزا دیر صاحب مرحوم کی جو اس سے پہلے چار مرتبہ طبع ہوا  
میں چھپی تھی اب پانچویں بار مطبع نشی نو لکھنؤ واقع لکھنؤ میں جسبیار خباب نشی نشن نرائن صاحب بھاگو  
مالک مطبع بہت نام کیسریاں سیٹھ سپرنٹنڈنٹ باہ جولائی ۱۹۲۲ء طبع ہوئی ۲

قیمت	نام کتاب
۵	جمع المسائل - اس کا مطالعہ طلباء مذہب امامیہ کو نہایت ضروری ہے اس میں تمام ضروری مسائل بیان کر دیے گئے ہیں اور اس پر مجتہدین عراق کے حواشی چڑھائے گئے ہیں مصنفہ آقا محمد حسن کسینی -
۴	حلیۃ المتقین - اس میں شرع محمدی کے مکارم و محاسن کا بیان ہے -
۱۲	دعائے جوشن صغیر و کبیر -
۱۰۲	تذکرۃ المعاد - فقہ میں بے مثل کتاب ہے سیکڑوں فوائد اس میں درج ہیں -
	<b>فقہ اہل تشیع</b>
	انارۃ البصائر و کشف السرائر - اس میں اصول دین مذہب اثنا عشری کو بدلائل بیان کیا گیا ہے از نواب شفاء الدولہ ذکار الملک سید فضل علی خان صاحب بہادر
۴	جلد دوم - بیان نبوت ہیں - (۶) جلد سوم - بیان امامت میں
۱۸	اعمال الصالحین - اس میں دعائیں مختصرہ اور مطولہ بالورہ درج ہیں از مولوی سید مصطفیٰ حسین بنظر ثانی جناب مجتہد العصر آقا حسین صاحب -
۱۱	بعد حمد ہندی نظم مختصر طور پر مسائل فقہ اہل تشیع کا بیان ہے -
۱۰۳	حلیۃ العرائس - اس میں مستند کتب سے نکاح کے ضروری مسائل منتخب کر کے درج کیے گئے ہیں
۱۰۴	احکام الائمہ - احکام ضروریہ نماز روزہ و تعقیبات بعد نماز از حاجی حسن علی صاحب -
۱۴	مواعظ جعفری - اصول و فروع دین مذہب امامیہ از سید غلام حیدر خان صاحب نقوی جاسی -
	لسان المتقین - مذہب امامیہ کی ایک جامع کتاب ہے جس میں تعقیبات نماز پنجگانہ کیفیت سجدہ شکر ادعیہ سجدہ شکر سوتے وقت کی دعائیں - روزانہ کی دعائیں - نیچے حکام کی دعائیں و دفع محتاجی - حجامت ڈاڑھی کی فضیلت کنگھی آئینہ خوشبو لگانے کی فضیلت - کھانے پینے پاخانہ کے آداب وغیرہ انگوٹھیوں کا بیان وغیرہ وغیرہ نہایت جامع کتاب ہے -
۱۰۸	سرور البشر - از منور حسن صاحب بشر اس میں مناقب حضرت علی رضی اللہ عنہما اور صفات حسنین رضی اللہ عنہما کو بیان کیا گیا ہے -

تحفۃ العوام - دو حصہ - پہلے حصے میں تمام ضروری مسائل مذہب امامیہ دوسرے میں  
نجس و حرام کا ذکر اور تسخیر قلوب و وسعت رزق وغیرہ کے اعمال کا مفید۔

تحفۃ العوام - کا غذائی -

تحفۃ الاطفال - بچوں کے لئے بہت مفید ہے اصول مذہب اثنا عشری کا بیان ہے۔  
زاد المؤمنین - اعمال عاشورہ و وضایاے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ -

جامع جعفری - جامع رضوی کا اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے نشر نہایت سلیس ہے اصل کتاب  
فقہ اثنا عشری میں نہایت معتبر و مشہور ہے جو شرائع الاسلام کا ترجمہ ہے

زاد الصالحین - جس کے چودہ حصہ ہیں آٹھ حصہ شائع ہو چکے ہیں اس میں جملہ ضروری مسائل و  
احکام شرعی مذہب امامیہ کے مع سال و اعمال وغیرہ غرضکہ ہزاروں مفید اور کارآمد باتیں درج  
ہیں ایسی مذہبی جامع کتاب آج تک زبان اردو میں شائع نہیں ہوئی اس پر چار مجتہدین  
کی توثیق کی مہرین ہیں غرضکہ قابل دید ہے۔

حصہ اول - فضیلت علم و عملیات وغیرہ۔

حصہ دوم - آداب و کیفیت طعام وغیرہ۔

حصہ سوم - مطہرات و اعمال ہر ماہ میں۔

حصہ چہارم - عقاب - ترک نماز واجبہ وغیرہ۔

حصہ پنجم - نماز عصر و تعقیبات نماز عصر میں۔

حصہ ششم - فضائل صلوات میں۔

حصہ ہفتم - نماز صبح و تعقیبات وغیرہ میں۔

حصہ ہشتم - فضیلت روز جمعہ و اعمال و نماز روز جمعہ

ترجمہ صحیفۃ الرضا ضروری احادیث کا ترجمہ ہے۔

کنوز الآخرة یعنی بعد ہندی منظوم چونکہ بعد ہندی کی زبان درست نہ تھی لہذا نظم کو صحیح کیا گیا ہے۔  
وسیلۃ النجاة - مجموعہ مسائل مذہب شیعہ از سید عطاء حسین صاحب۔

